بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

رسالہ

# سراج منیر



از تصنیف لطیف

## حضرت میرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود علیہ السلام

جسے

مینیجر بکڈپو تالیف و اشاعت قادیان نے

شائع کیا

(دسمبر ۱۹۳۶ء)

بار سوم

تعداد طبع ۱۵۰۰

# حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیس نادر تصانیف کے

## ارزاں اڈیشن

امسال بکڈپو تالیف واشاعت قادیان نے احباب جماعت کی خاطر بصرف زر کثیر مندرجہ ذیل کتابیں نہایت اہتمام سے چھپوائی ہیں۔ جن کا سائز بڑا۔ کاغذ اچھا۔ لکھائی عمدہ چھپائی اعلےٰ۔ ٹائٹل دیدہ زیب اور مجموعی ضخامت ایکہزار صفحہ۔ مگر باوجود ان خوبیوں کے ان چھوٹی بڑی بیس کتابوں کی قیمت صرف عہ/ رکھی گئی ہے۔ تاکہ دوست اپنے محبوب آقا کا علم کلام آسانی کے ساتھ خرید سکیں۔ اور اس سے خاطرخواہ فائدہ اٹھائیں۔ امید ہے۔ کہ دوست اس نادر موقعہ سے ضرور فائدہ اٹھائیں گے۔ اور کارکنان بکڈپو کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے انہیں اس قابل بنائیں گے۔ کہ وہ آئندہ بھی ایسی ہی ارزاں قیمت پر سلطان القلم کی تصانیف پبلک میں پیش کرنے کا فخر وسعادت حاصل کرسکیں۔ کتابوں کے نام درج ذیل ہیں:۔

(۱) اتمام الحجۃ (۲) اربعین کامل (۳) ضرورۃ الامام (۴) سراج منیر (۵) استفتاء اردو (۶) تحفۃ الندوہ (۷) ایک غلطی کا ازالہ (۸) تجلیات الٰہیہ (۹) احمدی اور غیر احمدی میں فرق (۱۰) آریہ دھرم (۱۱) ضیاء الحق (۱۲) چشمۂ مسیحی (۱۳) حجۃ اللہ (۱۴) نسیم دعوت (۱۵) پیغام صلح (۱۶) کشف الغطاء (۱۷) الانذار (۱۸) الندا من وحی السماء (۱۹) ریویو مباحثہ بٹالوی چکڑالوی (۲۰) حقیقۃ المہدی ؛

خاکسار

ملک فضل حسین

مینجر بکڈپو تالیف واشاعت قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم



---

# جاء الحق و زھق الباطل ان الباطل کان زھوقا

بنگرید اے قوم نشانہائے خداوند قدیر … چشم بکشا کہ بر چشم نشانے است کبیر

رو بدو آر کہ گر او بپذیر درو تافت … ورنہ این روی سیہ ہست بتر از خنزیر

چوں بتابی سر خود زان ملک ارض و سما … گر بگیرد ز غضب پس چہ پناہ ہست و ظہیر

قمر و شمس و زمین و فلک و آتش و آب … ہمہ در قبضۂ آن یار عزیزند اسیر

قدسیان جملہ بلرزند ازاں ہیبت پاک … انبیاء را دل و جاں خون و الم دامنگیر

جنت و دوزخ سوزندہ از دمے لرزند … تو چہ چیزی چہ ترا مرتبہ اے کرم حقیر

چند ایں جنگ و جدل با بخدا خواہی کرد … توبہ کن توبہ مگر در گذرد از تقصیر

من اگر در نظر یار مقامے دارم … پس چہ نقصاں ز نکوہیدن تو واز تکفیر

لعنت آن است کہ از سوئے خدا می بارد … لعنت بدگہران است یکے ہرزہ نفیر

ای برادر رہ دین است رہے بس دشوار … خاک شو خاک مگر باز کنندش اکسیر

تو ہلاکی اگر از کبر تبابی سر خویش … من از و آمدم و با تو بگویم چو نذیر

آں خدائے کہ ازو خلق و جہاں بے خبر اند … بر من او جلوہ نمود ست گر اہلی بپذیر

امابعد واضح ہو کہ اس وقت میں خدا تعالیٰ کے ایک بھاری نشان کو بیان کروں گا۔ مبارک وہ لوگ جو اُسکو غور سے پڑھیں اور پھر اس سے فائدہ اٹھائیں یقیناً یاد رکھیں۔ کہ خدا کاذب کو وہ عزت نہیں دیتا جو اس کے پاک نبیوں اور برگزیدوں کو دی جاتی ہے۔ مردار خوار کاذب کا کیا حق ہے کہ آسمان اس کے لئے نشان ظاہر کرے اور زمین اس کیلئے خارق عادت عجوبے دکھلائے

سوائے قوم کے بزرگو! اور دانشمندو! ذرہ ٹھنڈے ہو کر واقعات پر غور کرو۔ کیا یہ واقعات کاذبوں سے ملتے ہیں۔ یا سچوں سے۔ کبھی کسی نے سُنا کہ کاذب کیلئے آسمان پر نشان ظاہر ہوئے۔ کبھی کسی نے دیکھا۔ کہ کاذب اپنے منصوبوں میں صادقوں پر غالب آسکا۔ کیا کسی کو یاد ہے۔ کہ کاذب اور مفتری کو افتراء کے دن سے پچیس ۲۵ برس تک مہلت دی گئی جیسا کہ اس بندہ کو۔ کاذب یوں ملا جاتا ہے جیسے کھٹمل۔ اور ایسا نابود کیا جاتا ہے جیسا کہ ایک بلبلہ۔ اگر کاذبوں اور مفتریوں کو اتنی مدتوں تک مہلت دی جاتی اور صادقوں کے نشان ان کی تائید کیلئے ظاہر کیے جاتے۔ تو دنیا میں اندھیر پڑ جاتا اور کارخانہ الوہیت بگڑ جاتا۔ پس جب تم دیکھو کہ ایک مدعی پر بہت شور اٹھا۔ اور اُسکی مخالفت کی طرف دنیا جھک گئی۔ اور بہت آندھیاں چلیں اور طوفان آئے۔ پر اُس پر کوئی زوال نہ آیا۔ تو فی الفور سنبھل جاؤ۔ اور تقویٰ سے کام لو۔ ایسا نہ ہو کہ تم خدا سے لڑنے والے ٹھہرو۔

صادق تمہارے ہاتھ سے کبھی ہلاک نہیں ہوگا۔ اور راستباز تمہارے منصوبوں سے تباہ نہیں کیا جائے گا۔ تم بدقسمتی سے بات کو دور تک مت پہنچاؤ۔ کہ جس قدر تم سختی کرو گے۔ وہ تمہاری طرف ہی عود کریگی۔ اور جسقدر اس کی رسوائی چاہو گے وہ اُلٹ کر تم پر ہی پڑیگی۔ اے بدقسمتو! کیا تمہیں خدا پر بھی ایمان ہے یا نہیں۔ خدا تمہاری مرادوں کو اپنی مرادوں پر کیونکر مقدم رکھ لے۔ اور اس سلسلہ کو جس کا قدیم سے اُس نے ارادہ کیا ہے۔ کیونکر تمہارے لئے تباہ کر ڈالے۔ تم میں سے کون ہے جو ایک دیوانہ کے کہنے سے اپنے گھر کو مسمار کر دے۔ اور اپنے باغ کو کاٹ ڈالے۔ اور اپنے بچوں کا گلا گھونٹ دے۔ سوائے نادانو! اور خدا کی حکمتوں سے محرومو! یہ کیونکر ہو کہ تمہاری احمقانہ دعائیں منظور ہو کر خدا اپنے باغ اور اپنے گھر اور اپنے پروردہ کو نیست و نابود کر ڈالے۔ ہوش کرو اور کان رکھ کر سنو! کہ آسمان کیا کہہ رہا ہے۔ اور زمین کے وقتوں اور موسموں کو پہچانو۔ تا تمہارا بھلا ہو۔ اور تا تم خشک درخت کی طرح کاٹے نہ جاؤ۔ اور تمہاری زندگی کے دن بہت ہوں۔ بیہودہ اعتراضوں کو چھوڑ دو۔ اور ناحق کی نکتہ چینیوں سے پرہیز کرو۔ اور فاسقانہ خیالات سے اپنے تئیں بچاؤ۔ جھوٹے الزام مجھ پر مت لگاؤ کہ حقیقی طور پر نبوت کا دعویٰ کیا ہے کیا تم نے نہیں

پڑھا کہ محدث بھی ایک مُرسل ہوتا ہے۔ کیا قراءت ولا محدث کی یاد نہیں رہی۔ پھر یہ کیسی بیہودہ
نکتہ چینی ہے کہ مُرسل ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ اے نادانو ! بھلا بتلاؤ کہ جو بھیجا گیا ہے۔ اُسکو
عربی میں مُرسل یا رسول ہی کہینگے یا اور کچھ کہینگے۔ مگر یاد رکھو کہ خدا کے الہام میں اسجگہ حقیقی معنی مراد
نہیں جو صاحب شریعت سے تعلق رکھتے ہیں۔ بلکہ جو مامور کیا جاتا ہے۔ وہ مُرسل ہی ہوتا ہے۔ یہ
سچ ہے کہ وہ الہام جو خدا نے اپنے اس بندہ پر نازل فرمایا۔ اس میں اس بندہ کی نسبت نبی اور رسول
اور مُرسل کے لفظ بکثرت موجود ہیں۔ سو یہ حقیقی معنوں پر محمول نہیں ہیں۔ ولکل ان یصطلح سو
خدا کی یہ اصطلاح ہے جو اُس نے ایسے لفظ استعمال کئے۔

ہم اس بات کے قائل اور معترف ہیں۔ کہ نبوت کے حقیقی معنوں کی رو سے بعد آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نہ کوئی نیا نبی آسکتا ہے اور نہ پُرانا۔ قرآن ایسے نبیوں کے ظہور سے مانع ہے۔
مگر مجازی معنوں کی رُو سے خدا کا اختیار ہے کہ کسی ملہم کو نبی کے لفظ سے یا مُرسل کے لفظ سے یاد
کرے۔ کیا تم نے وہ حدیثیں نہیں پڑھیں۔ جن میں رسول رسول اللہ آیا ہے۔ عرب کے لوگ تو اب تک
انسان کے فرستادہ کو بھی رسول کہتے ہیں۔ پھر خدا کو کیوں یہ حرام ہو گیا۔ کہ مُرسل کا لفظ مجازی
معنوں پر بھی استعمال کرے۔ کیا قرآن میں سے فقالوا انا الیکم مرسلون بھی یاد نہیں رہا۔
انصافاً دیکھو کیا یہی تکفیر کی بنا ہے۔ اگر خدا کے حضور میں پوچھے جاؤ۔ تو بتاؤ کہ میرے کافر ٹھہرانے
کے لئے تمہارے ہاتھ میں کونسی دلیل ہے۔ بار بار کہتا ہوں۔ کہ یہ الفاظ رسول اور مُرسل اور نبی کے
میرے الہام میں میری نسبت خدا تعالیٰ کی طرف سے بیشک ہیں۔ لیکن اپنے حقیقی معنوں پر محمول نہیں
ہیں۔ اور جیسے یہ محمول نہیں۔ ایسے ہی وہ نبی کر کے پکارنا جو حدیثوں میں مسیح موعود کے لئے آیا ہے
وہ بھی اپنے حقیقی معنوں پر اطلاق نہیں پاتا۔ یہ وہ علم ہے جو خدا نے مجھے دیا ہے۔ جس نے سمجھنا ہو
سمجھ لے۔ میرے پر یہی کھولا گیا ہے۔ کہ حقیقی نبوت کے دروازے خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بکلی
بند ہیں۔ اب نہ کوئی جدید نبی حقیقی معنوں کے رُو سے آسکتا ہے اور نہ کوئی قدیم نبی۔ مگر ہمارے ظالم مخالف
ختم نبوت کے دروازوں کو پورے طور پر بند نہیں سمجھتے۔ بلکہ اُن کے نزدیک مسیح اسرائیلی نبی کے

واپس آنے کیلئے ابھی ایک کھڑکی کھلی ہے۔ پس جب قرآن کے بعد بھی ایک حقیقی نبی آگیا۔ اور وحی نبوت کا سلسلہ شروع ہوا۔ تو کہو کہ ختم نبوت کیونکر اور کیسا ہوا۔ کیا نبی کی وحی وحی نبوت کہلائے گی یا کچھ اور۔ کیا یہ عقیدہ ہے۔ کہ تمہارا فرضی مسیح وحی سے کلی بے نصیب ہو کر آئے گا؟ توبہ کرو اور خدا سے ڈرو اور حد سے مت بڑھو۔ اگر دل سخت نہیں ہو گئے۔ تو اس قدر کیوں دلیری ہے۔ کہ خواہ نخواہ ایسے شخص کو کافر بنایا جاتا ہے۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حقیقی معنوں کی رو سے خاتم الانبیاء سمجھتا ہے۔ اور قرآن کو خاتم الکتب تسلیم کرتا ہے۔ تمام نبیوں پر ایمان لاتا ہے۔ اور اہل قبلہ ہے اور شریعت کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام سمجھتا ہے۔

اے مفتری لوگو! میں نے کسی نبی کی توہین نہیں کی۔ میں نے کسی عقیدہ صحیحہ کے برخلاف نہیں کہا۔ پر اگر تم خود نہ سمجھو تو میں کیا کروں۔ تم تو قائل ہو کہ جزئی فضیلت ایک ادنیٰ شہید کو ایک بڑے نبی پر ہو سکتی ہے۔ اور یہ سچ ہے کہ میں خدا کا فضل اپنے پر مسیح سے کم نہیں دیکھتا۔ مگر یہ کفر نہیں یہ خدا کی نعمت کا شکر ہے۔ تم خدا کے اسرار کو نہیں جانتے۔ اس لئے کفر سمجھتے ہو۔ اسکو کیا کہو گے جو کہا گیا ھو افضل من بعض الانبیاء اگر میں تمہاری نظر میں کافر ہوں تو بس ایسا ہی کافر جیسا کہ ابن مریم یہودی فقیہوں کی نظر میں کافر تھا۔ میرے پاس خدا کے فضل کی اس سے بھی بڑھکر باتیں ہیں۔ مگر تم ان کی برداشت نہیں کر سکتے۔ خوب یاد رکھو کہ مجھکو کافر کہنا آسان نہیں۔ تم نے ایک بھاری بوجھ سر پہ اٹھایا ہے۔ اور تم سے ان سب باتوں کا جواب پوچھا جائے گا۔!!

اے بدقسمت لوگو! تم کہاں گرے۔ کونسی چھپی ہوئی بداعمالیاں تھیں۔ جو تمہیں پیش آگئیں۔ اگر تم میں ایک ذرہ بھی نیکی ہوتی تو خدا انہیں ضائع نہ کرتا۔ ابھی کچھ تھوڑا وقت ہے اور بہت سا ثواب کھو چکے ہو باز آجاؤ۔ کیا خدا سے اُس بیوقوف کی طرح لڑائی کرو گے۔ جو زور آور کے آگے سے نہیں ہٹ جاتا۔ یہاں تک کہ مارے پیسا جاتا اور کچلا جاتا ہے۔ اور آخر ہڈیاں چور ہو کر اور مردہ سا بنکر زمین پر گر پڑتا ہے۔ بیہودہ لڑائی سے کیا لیا اور تم کیا لو گے؟ ھٰذا وَبَعْدَ الْمَوْتِ نَحْنُ نَخَاصِم۔ بہت کچھ صوفیوں نے بھی انسانی کمالات کا اقرار کیا تھا کہ کہاں تک انسان پہنچتا ہے۔

آج وہ بھی سو گئے - اے عقلمندو! میرے کاموں سے مجھے پہچانو - اگر مجھ سے وہ کام اور وہ نشان ظاہر نہیں ہوتے جو خدا کے تائید یافتہ سے ظاہر ہونے چاہئیں تو تم مجھے مت قبول کرو - لیکن اگر ظاہر ہوتے ہیں تو اپنے تئیں دانستہ ہلاکت کے گڑھے میں مت ڈالو - بدظنیاں چھوڑ دو - بدگمانیوں سے باز آجاؤ - کہ ایک پاک کی توہین کی وجہ سے آسمان سُرخ ہو رہا ہے* - اور تم نہیں دیکھتے - اور فرشتوں کی آنکھوں سے خون ٹپک رہا ہے - اور تمہیں نظر نہیں آتا - خدا اپنے جلال میں ہے - اور در و دیوار لرزہ میں - کہاں ہے وہ عقل جو سمجھ سکتی ہے - کہاں ہیں وہ آنکھیں جو وقتوں کو پہچانتی ہیں - آسمان پر ایک حکم لکھا گیا - کیا تم اس سے ناراض ہو؟ کیا تم رب العزت سے پوچھو گے کہ تو نے ایسا کیوں کیا؟ اے نادان انسان! باز آجا کہ صاعقہ کے سامنے کھڑا ہونا تیرے لئے اچھا نہیں - !!!

اپنے ظلموں کو دیکھو - اور اپنی شوخیوں پر غور کرو - کہ خدا نے اول ایک نشان قائم کیا - اور آتھم کو دو طور کی موت دی - اول یہ کہ وہ اخفائے حق اور دروغگوئی کا ملزم ٹھہر کر اپنی صفائی کسی طور سے ثابت نہ کر سکا - نہ نالش سے نہ قسم سے نہ کسی اور ثبوت سے - دوسرے یہ کہ خدا کے وعدہ کے موافق اخفا پر اصرار کرنے کے بعد جلد فوت ہو گیا - اب بتلاؤ کہ اس پیشگوئی کی تصدیق میں تمہیں کیا مشکلات پیش آئیں؟ کیا آتھم نہیں ڈرتا رہا؟ کیا آخر وہ نہیں مر گیا؟ کیا پیشگوئی میں صاف اور صریح طور پر یہ شرط نہ تھی - کہ حق کی طرف رجوع کرنے سے موت میں تاخیر ہوگی - پھر کیا تم میں سے کوئی قسم کھا سکتا ہے - کہ آتھم پر قرائن عقلیہ کی رو سے یہ الزام قائم نہیں ہوا - کہ اس نے اپنے اقوال اور افعال اور بیہودہ عذرات سے یہ ثابت کر دیا - کہ وہ پیشگوئی کے بعد ضرور ڈرتا رہا - اور وہ اس بات کا ثبوت نہیں دے سکا - کہ کیوں اس ڈر کو جس کا اسکو خود اقرار تھا تعلیم یافتہ سانپ وغیرہ بے دلیل عذروں کی طرف منسوب کیا جائے - حالانکہ اس ثبوت کو دلوں میں جمانے کیلئے قسم اور نالش دونوں راہیں اس کے لئے کھُلی تھیں - اب بتلاؤ کیا اس نے قسم کھائی؟ کیا اس نے نالش کی؟ کیا اس نے اپنے بہتانوں کا کوئی اور ثبوت دیا؟ کچھ تو مونہہ سے کہو! کچھ تو پھوٹو! کہ اس نے

* نوٹ ایک الہام کے ظہور کیلئے جو آسمان و زمین گواہی دے رہے ہیں اس سے یہ مطلب نہیں ہے کہ کوئی مہدی خونی یا مسیح غازی ظہور کرے گا یہ تمام باتیں نافہمی کے خیال ہیں بلکہ ہم مامور ہیں کہ آسمانی نشانوں اور عقلی دلائل کیساتھ منکروں کو شرمندہ کریں اور خوارق کیساتھ ایمان کو دلوں میں اتاریں - منہ

خوف کا اقرار کر کے اور بہتان اور افترا سے سانپ وغیرہ کو اپنے خوف کی بنا قرار دیکر ان خود تراشیدہ عذرات کے ثابت کرنے کیلئے کیا کیا دلائل پیش کئے۔ اے کمبخت متعصبو! کیا تم کبھی نہیں مروگے؟ کیا وہ دن نہیں آئیگا کہ جب تم رب العالمین کے حضور میں کھڑے کئے جاؤ گے۔ اگر اسی شکل کا کوئی دنیا کا مقدمہ ہوتا اور تم اس کے اسیسر یا منصف مقرر کئے جاتے۔ تو بیشک تم ایسے شخص کو جو آتھم کیطرح اپنے عذرات کا کچھ ثبوت نہ دے سکتا جھوٹا ٹھہراتے۔ اور انسانی عدالت سے ڈر کر سچے اظہار لکھوا دیتے۔ مگر اب تم سمجھتے ہو کہ خدا تم سے دور ہے۔ اور کچھ سنتا نہیں اور مواخذہ کا دن بہت فاصلہ پر ہے۔!!!

سچ کہو کیا آتھم پاکدامن مر گیا؟ اور اپنے سر پر ہماری طرف کے کوئی الزام نہیں لے گیا؟ نہیں قسم ہے ذرا مجھے سناؤ۔ کہ کیا تم نے میرے اشتہاروں میں نہیں پڑھا۔ کہ آتھم اخفاء حق پر اصرار کرنے کے بعد جلد مر جائے گا۔ سو ایسا ہی ہوا۔ اور وہ ہمارے آخری اشتہار سے جو اتمام حجت کی طرح تھا سات ماہ کے اندر فوت ہو گیا۔ پس یہ کیسی بے ایمانی ہے۔ جو اس قوم کے خبیث طبع لوگوں نے عیسائیوں کے ساتھ ہاتھ جا ملائے۔ اور آسمانی آواز کی مخالفت کی۔ اور شیطانی آواز کے مصدق ہو گئے۔ پر یہ تو اچھا ہوا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث کو پورا کیا۔ کم بخت سعد اللہ نو مسلم اور محمد علی واعظ اب تک روئے جاتے ہیں کہ پیشگوئی پوری نہیں ہوتی۔ اے شیاطین کے گروہ تم راستی کو کب تک چھپاؤ گے؟ کیا تمہاری کوششوں سے حق نابود ہو جائیگا۔ خدا سے لڑو جس قدر لڑ سکتے ہو۔ پھر دیکھو کہ فتح کس کی ہے۔ کیونکہ حکم خواتیم پر ہے۔ اے بیحیا قوم! آتھم مقابل پر آنے سے ڈرا مگر تم نہ ڈرے۔ وہ لعنتوں کیساتھ کچلا گیا مگر مقابل پر نہ آیا۔ اس کو چار ہزار روپیہ کے انعام کا وعدہ دیا گیا۔ اس کو جرأت نہ ہوئی۔ کہ ایک قدم بھی ہماری طرف آوے۔ یہاں تک کہ قبر میں پہنچ گیا۔ وہ نالش کرنے سے بھی ڈرا۔ اور جب عیسائیوں نے اس پر زور دیا۔ تو اس نے کانوں پر ہاتھ رکھ لیا۔ تو کیا ابھی تک ثابت نہ ہوا۔ کہ وہ اپنے مقابلہ کو خلاف حق جانتا تھا۔ اور دل میں خوف بھرا ہوا تھا۔ مگر پھر بھی اخفاء حق کی وجہ سے خدا نے

اس کو نہ چھوڑا۔ اور خدا کے وعدہ کے موافق اور ٹھیک اس کے الہام کے منشاء کے مطابق وہ مر گیا۔ اور مولویوں اور عیسائیوں کا مونہہ سیاہ کر گیا۔ وہ مجھ سے عمر میں بجز چند سال کچھ زیادہ نہ تھا۔ سعد اللہ نو مسلم کی بد ذاتی ہے۔ کہ اس کو پیر فرتوت قرار دیتا ہے۔ یہ یہودی چاہتا ہے کہ کسی طرح پیشگوئی مخفی ہو جائے۔ سوائے مخالفو! بیحیائی سے جس قدر چاہو انکار کرو۔ مگر حقیقت کُھل گئی۔ اور عقلمندوں نے سمجھ لیا ہے کہ پیشگوئی نہ ایک پہلو سے بلکہ چار پہلو سے پوری ہو گئی ✣

آتھم کو اس رجوع اور خوف کا فائدہ دیا گیا جو اس سے ظہور میں آیا جیسا کہ الہامی شرط تھی اور پیشگوئی کا ایک جزو تھا۔ اور یہ رجوع پیشگوئی کو سنتے ہی اس میں پیدا ہو گیا تھا۔ کیونکہ وہ اسلامی مرتد تھا۔ اور یسوع کی خدائی کے بارے میں خود ہمیشہ کھٹکے میں رہتا تھا۔ اور تاویلیں کیا کرتا تھا۔ اور مجھ پر ابتدا سے اس کو نیک ظن تھا۔ کیونکہ وہ اس ضلع میں رہ کر میرے ابتدائی حالات سے خوب واقف تھا۔ یہ ممکن نہ تھا کہ وہ مجھے جھوٹا سمجھتا۔ اسی وجہ سے پیشگوئی کے سنانے کے وقت اس کا رنگ زرد ہو گیا تھا۔ اور اس کی حالت متغیر ہو گئی تھی۔ اور جب میں نے کہا کہ تم نے اپنی کتاب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دجال کہا ہے یہ اس کی سزا ہے جو تم کو ملیگی۔ تو اس کے مونہہ پر ہوائیاں اُڑنے لگیں۔ اور دونوں ہاتھ اس نے اپنے کانوں پر رکھے۔ گویا وہ اس وقت توبہ کر رہا تھا۔ میرے خیال میں ہے۔ کہ اُسوقت ستر آدمی کے قریب اس جلسہ نصاریٰ میں ہونگے۔ غرض اس کا رجوع نہ دیر کے بعد بلکہ اسی دم سے شروع ہو گیا تھا۔ اور اخیر میعاد تک اس نے دیوانوں کی طرح دنوں کو بسر کیا۔

اب اس سے زیادہ بد ذاتی کیا ہو گی۔ کہ باوجود ایسے صاف صاف واقعات کے پھر کہا جاتا ہے کہ پیشگوئی پوری نہیں ہوئی۔ لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ رجوع کا لفظ جو شرط میں داخل ہے۔ ایک دل کا فعل تھا جو اُسی وقت سے شروع ہو گیا تھا۔ کھلے کھلے اسلام کا شرط میں کہاں لفظ ہے۔ کیا ایک مشرک ایسی سخت پیشگوئی کے وقت مستقیم رہ سکتا تھا۔ ہر یک کو یاد رکھنا چاہئیے کہ یہ پیشگوئی اُسی دن سے شروع نہیں ہوئی۔ بلکہ براہین احمدیہ میں بارہ[۱۲] برس پہلے اسکی خبر دیگئی ہے اور ساتھ ہی لیکھرام کی پیشگوئی کی خبر تھی۔ اگر تم غور سے صفحہ (۲۳۹) اور (۲۴۰) اور (۲۴۱) براہین احمدیہ کا پڑھو تو یہ تمام نقشہ

✣ (۱) ایک پہلو یہ کہ جو الہام میں شرط تھی اس شرط کی پابندی سے آتھم کی موت میں تاخیر ہوئی (۲) یہ کہ آتھم اخفاء شہادت سے موافق الہام جلد فوت ہو گیا (۳) سوم یہ کہ عیسائیوں کی گمراہ و مولویوں کی باہمی سازش سے براہین احمدیہ کی پیشگوئی صفحہ ۲۴۱ پوری ہو گئی (۴) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی جو عیسائیوں [illegible]

تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائے گا۔ آثار سابقہ اور احادیث نبویہ میں مہدی آخر زمان کی نسبت
یہ لکھا گیا تھا۔ کہ اوائل حال میں اسکو بے دین اور کافر قرار دیا جائیگا۔ اور لوگ اس سے سخت بغض رکھینگے۔
اور مذمت کے ساتھ اس کو یاد کرینگے۔ اور دجال اور بے ایمان اور کذاب کے نام سے اس کو پکارینگے۔
اور یہ سب مولوی ہوں گے۔ اور اُسدن مولویوں سے بدتر زمین پر اس اُمت میں کوئی نہیں ہو گا۔
سو کچھ مدت ایسا ہوتا رہیگا۔ پھر خدا آسمانی نشانوں سے اس کی تائید کریگا۔ اور اس کیلئے آسمان
سے آواز آئیگی۔ کہ یہ خلیفۃ اللہ المہدی ہے۔ مگر کیا آسمان بولے گا۔ جیسا انسان بولتا ہی ؟ نہیں
بلکہ مراد یہ ہے کہ ہیبت ناک نشان ظاہر ہونگے۔ جن سے دل اور کلیجے ہل جائینگے۔ تب خدا دلوں کو
اس کی محبت کیطرف پھیر دیگا۔ اور اس کی قبولیت زمین میں پھیلا دیجائیگی۔ یہانتک کہ کسی جگہ چار آدمی
مل کر نہیں بیٹھیں گے جو اس کا ذکر محبت اور نثار کے ساتھ نہ کرتے ہوں۔ سو براہین کے یہ صفحات مذکورہ بالا
انھیں واقعات کا نقشہ کھینچ رہے ہیں۔ اول مجھ کو مخاطب کر کے فرمایا ہے۔ کہ لوگ تجھ کو گمراہ
اور جاہل اور شیطانی خیال کا آدمی خیال کریں گے۔ دُکھ دیں گے۔ اور طرح طرح کی باتیں بولیں گے
اور ٹھٹھے کرینگے۔ اور پھر فرمایا کہ میں سب ٹھٹھا کرنیوالوں کے لئے کافی ہوں گا۔ اور پھر فرمایا **قل
عندی شہادۃ من اللہ فھل انتم مومنون** یہ اسبات کیطرف اشارہ کیا کہ اُنکو نوں میں آسمانی
نشانیاں ظاہر ہونگی۔ پھر بعد اس کے صفحہ ۲۴۱ میں آتھم کی نشانی کا ذکر فرمایا۔ اور ساتھ ہی خبر دیدی۔
کہ اس نشان میں عیسائیوں اور یہودی صفت مسلمانوں کا بلوہ ہو گا۔ اور وہ مکر کرینگے اور خدا بھی مکر
کریگا۔ اور خدا کے مکر غالب آتے ہیں۔ پھر بعد اس کے فرمایا کہ ان مکروں کے بعد خدا حق کو ظاہر
کر دیگا۔ اور فتح عظیم ہوگی۔ سو لیکھرام کے واقعہ کو خدا نے فتح عظیم کر کے دکھلایا۔ اور بجز خدا کے
کیسی کے مقدور میں نہ تھا۔ کہ ایسے معرکہ کے انجام کی خبر دیتا اور غلبہ کی بشارت سناتا۔!

دوسری پیشگوئی لیکھرام کے بارے میں ہے۔ جس کی نسبت براہین کے انھیں الہامات
میں اشارہ ہی۔ اور براہین احمدیہ میں عیسائیوں کے مکر کے بعد یہ الہام لکھا ہی۔ **الفتنۃ ھھنا
فاصبر کما صبر اولوالعزم** یعنی جب وہ مکر کرینگے۔ تو ایک بڑا فتنہ برپا ہو گا۔ اور ملک میں

باطل کی حمایت میں شور پڑ جائیگا۔ اور صادق کو کاذب ٹھہرا دیا جائیگا۔ اور کاذبوں کو حق بجانب سمجھ لینگے اے آنکھوں والو! اسقدر سچائی کا خون کر کے جہنم کی آگ میں مت پڑو۔ دیکھو کس قدر عظمت اس پیشگوئی میں ہے کہ بارہ برس پہلے اس کا نقشہ کھینچ کر دکھلایا گیا ہے۔ اور اس کی نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے بھی ایک اثر منقول ہے۔ کہ عیسائیوں سے جھگڑا ہوگا۔ تب زمین سے آواز آئیگی کہ آل عیسیٰ حق پر ہے۔ اور آسمان سے آواز آئیگی۔ کہ آل محمد حق پر ہے۔ اب سچ کہو کہ ابھی ایک آواز آئی یا نہیں؟ اگر تم شرارت میں بڑھو گے تو وہ اپنی قدرت نمائی میں بڑھیگا۔ کیا کوئی ہے جو اس کو تھکا سکے؟۔

اب ہم لیکھرام کی پیشگوئی کو مفصل طور پر معہ اصل عبارات اُن کتابوں کے اس جگہ درج کرتے ہیں۔ جن میں یہ پیشگوئی موجود ہے۔ اور ناظرین کو توجہ دلاتے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ کا خوف کر کے ان مقامات کو غور سے پڑھیں اور پھر سوچیں۔ کہ کیا یہ انسان کا کام ہے۔ یا اُس خدا کا جو زمین و آسمان کا مالک اور تمام طاقتوں کا خداوند ہے۔ یاد رہے کہ جن کتابوں کی ذیل میں عبارتیں لکھی جاتی ہیں وہ تمام عبارتیں اس جگہ بعینہٖ درج کی گئی ہیں۔ ایک حرف کی زیادتی یا کمی اُن میں نہیں یہانتک کہ پیشگوئی کے سر پر کی وہ غزل جس کی ابتدا میں یہ مصرع ہے؎ عجب نوریست در جان محمدؐ۔ اس کے نیچے جو پیشگوئی کے دکھلانے کیلئے ہاتھ بنایا گیا تھا وہ ہاتھ بھی بعینہٖ اُسی موقعہ پر لگا دیا ہے تا اس رسالہ کے پڑھنے والے بکلی اس نقشہ پر مطلع ہو جائیں۔ جو لیکھرام کے مرنے سے چار برس پہلے اُس کی موت کیلئے کھینچا گیا تھا۔ اور یاد رہے کہ ہر یک شہر میں یہ کتابیں مل سکتی ہیں۔ اور کئی برسوں سے پنجاب اور ہندوستان میں شائع ہو رہی ہیں۔ جس کا جی چاہے اصل کتابوں میں دیکھ لے۔

اس جگہ ایک ضروری بات جو یاد رکھنے کے لائق ہے۔ اور جو ہماری اس کتاب کی روح اور علت غائی ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ یہ پیشگوئی ایک بڑے مقصد کے ظاہر کرنے کیلئے کی گئی تھی۔ یعنی اس بات کا ثبوت دینے کیلئے کہ آریہ مذہب بالکل باطل اور وید خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں۔ اور ہمارے سید و مولیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کے پاک رسول اور برگزیدہ نبی اور اسلام خدا تعالیٰ کی طرف سے سچا مذہب ہے۔ اور یہی بار بار لکھا گیا تھا اور اسی مقصد کے پورا

کرنے کیلئے دعائیں کی گئی تھیں۔سو اس پیشگوئی کو نری ایک پیشگوئی خیال نہیں کرنا چاہیئے۔بلکہ یہ خدا تعالےٰ کی طرف سے ہندوؤں اور مسلمانوں میں ایک آسمانی فیصلہ ہے۔کچھ مدت سے ہندوؤں میں تیزی بڑھ گئی تھی۔خاص کر کے یہ لیکھرام تو گویا اس بات پر اعتقاد نہیں رکھتا تھا۔کہ خدا بھی ہے۔ سو خدا نے ان لوگوں کو چمکتا ہوا نمونہ دکھلایا۔چاہیئے کہ ہر ایک شخص اس سے عبرت پکڑے۔ جو شخص خدا کے مقدس نبیوں کی اہانت میں زبان کھولتا ہے کبھی اس کا انجام اچھا نہیں ہو سکتا۔ لیکھرام اپنی موت سے آریوں کو ہمیشہ کیلئے عبرت کا سبق دے گیا ہے۔چاہیئے کہ ان شرارتوں سے دست بردار ہوں۔جو دیانند نے ملک میں پھیلائیں۔اور نرمی اور لطف اور سچی محبت اور تعظیم کے ساتھ اسلام کر برتاؤ کریں۔آئندہ انہیں اختیار ہے بعض احمق جو مسلمان کہلاکر آریوں کیطرف جھکے تھے اب ان کی توبہ کا وقت ہے۔انھیں دیکھنا چاہیئے۔کہ اسلام کا خدا کیسا غالب ہے۔آریوں کو اس پیشگوئی کے وقت بذریعہ چھپے ہوئے اشتہاروں کے اطلاع دیگئی تھی۔کہ اگر تمہارا دین سچا ہے اور اسلام باطل۔تو اسکی یہی نشانی ہے۔کہ اس پیشگوئی کے اثر سے اپنے وکیل لیکھرام کو بچالو۔اور جہانتک ممکن ہے۔اس کیلئے دعائیں کرو اور دعاؤں کے لئے مہلت بہت تھی۔لیکن خدا کے قہری ارادہ کو وہ لوگ بدل نہ سکے۔یقیناً سمجھنا چاہیئے کہ جو چھری لیکھرام پر چلائی گئی یہ وہی چھری تھی جو وہ کئی برس تک ہمارے سید و مولی صلی اللہ علیہ وسلم کی بے ادبی میں چلاتا رہا۔پس وہی زبان کی تیزی چھری کی شکل پر متمثل ہو کر اس کے پیٹ میں گھس گئی۔جب تک آسمان پر چھری نہ چلے زمین پر ہرگز چل نہیں سکتی۔لوگ سمجھتے ہونگے۔کہ لیکھرام اب مارا گیا۔لیکن میں تو اُسوقت سے مقتول سمجھتا تھا۔جب میرے پاس ایک فرشتہ خونی شکل میں آیا۔ اور اس نے پوچھا کہ "لیکھرام کہاں ہے" چنانچہ یہ سب مضمون ان پیشگوئیوں میں پڑھو گے۔ جو ذیل میں لکھی جاتی ہیں۔

**اوّل** (اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں پنڈت لیکھرام کی نسبت صرف اس قدر صفحہ ۴ میں پیشگوئی ہے) کہ لیکھرام صاحب پشاوری کی قضا و قدر وغیرہ کے متعلق غالباً اس رسالہ میں بقید وقت و تاریخ کچھ تحریر ہوگا۔اگر کسی صاحب پر ایسی پیشگوئی شاق گذرے تو وہ مجاز ہیں

کہ یکم مارچ ۱۸۹۳ء سے یا اس تاریخ سے جو کسی اخبار میں پہلی دفعہ یہ مضمون شائع ہو۔ ٹھیک ٹھیک دو ہفتہ کے اندر اپنی دستخطی تحریر سے مجھ کو اطلاع دیں۔ تا وہ پیشگوئی جس کے ظہور سے وہ ڈرتے ہیں۔ اندراج رسالہ سے علیحدہ رکھی جائے۔ اور موجب دل آزاری سمجھ کر کسی کو اس پر مطلع نہ کیا جائے۔ اور کسی کو اس کے وقت ظہور سے خبر نہ دی جائے۔ پھر بعد اس کے پنڈت لیکھرام کا کارڈ پہنچا۔ کہ میں اجازت دیتا ہوں۔ کہ میری موت کی نسبت پیشگوئی کی جائے مگر میعاد مقرر ہونی چاہیئے۔ پھر بعد اس کے مفصلہ ذیل الہامات ہوئے۔

**دوم۔** الہام مندرجہ رسالہ کرامات الصادقین مطبوعہ صفر ۱۳۱۱ھ ہجری

وعدنی ربی واستجاب دعائی فی رجل مفسد عدو اللہ ورسولہ المسمی لیکھرام الفشاوری واخبرنی انہ من الھالکین۔ انہ کان یسب نبی اللہ ویتکلم فی شانہ بکلمات خبیثۃ۔ فدعوت علیہ۔ فبشرنی ربی بموتہ فی ستۃ سنۃ ان فی ذالک لآیۃ للطالبین۔ یعنی خدا تعالےٰ نے ایک دشمن اللہ اور رسول کے بارے میں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں نکالتا ہے۔ اور ناپاک کلمے زبان پر لاتا ہے جسکا نام لیکھرام ہے مجھے وعدہ دیا اور میری دعا سنی۔ اور جب میں نے اس پر بددعا کی تو خدا نے مجھے بشارت دی کہ وہ چھ سال کے اندر ہلاک ہو جائیگا۔ یہ ان کیلئے نشان ہے جو سچے مذہب کو ڈھونڈتے ہیں۔

**سوم۔** الہام مندرجہ اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء مشمولہ کتاب آئینہ کمالات اسلام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

| | | | |
|---|---|---|---|
| عجب نوریست در جان محمد | عجب لعلیست در کان محمد | ز ظلمت ہا دلے آنگہ شود صاف | کہ گردد از محبان محمد |
| عجب دارم دل آں ناکساں را | کہ رو تابند از خوان محمد | ندانم ہیچ نفسے در دو عالم | کہ دارد شوکت شان محمد |
| خدا زاں سینہ بیزار است صد بار | کہ ہست از کینہ داران محمد | خدا خود سوزد آں کرم دنی را | کہ باشد از عدوان محمد |
| اگر خواہی نجات از مستی نفس | بیا در ذیل مستان محمد | اگر خواہی کہ حق گوید ثنایت | بشو از دل ثناخوان محمد |
| اگر خواہی دلیلے عاشقش باش | محمد ہست برہان محمد | سرے دارم فدائے خاک احمد | دلم ہر وقت قربان محمد |

بگیسوئے رسول اللہ کہ ہستم — نثار روئے تابان محمد
بکار دین نترسم از جہانے — کہ دارم رنگ ایمان محمد
فدا شد در رہش ہر ذرہ من — کہ دیدم حسن پنہان محمد
بدیگر دلبرے کارے ندارم — کہ ہستم کشتۂ آن محمد
دل زارم بہ پہلویم مجوئید — کہ بستیمش بدامان محمد
تو جان ما منور کردی از عشق — فدایت جانم اے جان محمد
چہ ہیبت ہا بدادند این جوانرا — کہ ناید کس بمیدان محمد
رہ مولیٰ کہ گم کردند مردم — بجو در آل و اعوان محمد

درین رہ گر کشندم ور بسوزند — نتابم رو ز ایوان محمد
بسے سہل است از دنیا بریدن — بیاد حسن و احسان محمد
دگر استاد را نامے ندانم — کہ خواندم در دبستان محمد
مرا آن گوشۂ چشمے بباید — نخواہم جز گلستان محمد
من آن خوش مرغ از مرغان قدسم — کہ دارد جا بہ بستان محمد
دریغا گر دہم صد جان درین راہ — نباشد نیز شایان محمد
الا اے دشمن نادان و بیراہ — بترس از تیغ بران محمد
الا اے منکر از شان محمد — ہم از نور نمایان محمد

کرامت گرچہ بے نام و نشان است — بیا بنگر ز غلمان محمد

# لیکھرام پشاوری کی نسبت ایک پیشگوئی

واضح ہو کہ اس عاجز نے اشتہار ۲۰۔ فروری ۱۸۸۶ء میں جو اس کتاب کے ساتھ شامل کیا گیا تھا۔ اندرمن مراد آبادی اور لیکھرام پشاوری کو اس بات کی دعوت کی تھی۔ کہ اگر وہ خواہشمند ہوں۔ تو ان کی قضا و قدر کی نسبت بعض پیشگوئیاں شائع کی جائیں۔ سو اس اشتہار کے بعد اندرمن نے تو اعراض کیا۔ اور کچھ عرصہ کے بعد فوت ہو گیا۔ لیکن لیکھرام نے بڑی دلیری سے ایک کارڈ اس عاجز کی طرف روانہ کیا۔ کہ میری نسبت جو پیشگوئی چاہو شائع کر دو میری طرف سے اجازت ہے۔ سو اس کی نسبت جب توجہ کی گئی تو اللہ جلشانہ کی طرف سے یہ الہام ہوا۔

## عِجْلٌ جَسَدٌ لَّهٗ خُوَارٌ۔ لَهٗ نَصَبٌ وَّعَذَابٌ

یعنی یہ صرف ایک بے جان گوسالہ ہے جس کے اندر سے مکروہ آواز نکل رہی ہے۔ اور اس کے لئے

ان گستاخیوں اور بدزبانیوں کے عوض میں سزا اور رنج اور عذاب مقدر ہے۔ جو ضرور اس کو مل رہیگا اور اس کے بعد آج جو ۲۰۔ فروری ۱۸۹۳ء روز دوشنبہ ہے اس عذاب کا وقت معلوم کرنے کے لئے توجہ کی گئی۔ تو خداوند کریم نے مجھ پر ظاہر کیا۔ کہ آج کی تاریخ سے جو بیس فروری ۱۸۹۳ء ہے چھ برس کے عرصہ تک یہ شخص اپنی بدزبانیوں کی سزا میں یعنی اُن بے ادبیوں کی سزا میں جو اس شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں کی ہیں عذاب شدید میں مبتلا ہو جائیگا۔ سو اب میں اس پیشگوئی کو شائع کر کے تمام مسلمانوں اور آریوں اور عیسائیوں اور دیگر فرقوں پر ظاہر کرتا ہوں۔ کہ اگر اس شخص پر چھ برس کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے کوئی ایسا عذاب نازل نہ ہوا جو معمولی تکلیفوں سے نرالا اور خارق عادت اور اپنے اندر الٰہی ہیبت رکھتا ہو۔ تو سمجھو کہ میں خدا تعالیٰ کیطرف سے نہیں اور نہ اس کی روح سے میرا یہ نطق ہے۔ اور اگر میں اس پیشگوئی میں کاذب نکلا۔ تو ہر ایک سزا کے بھگتنے کے لئے میں طیار ہوں۔ اور اس بات پر راضی ہوں کہ مجھے گلے میں رسہ ڈال کر کسی سولی پر کھینچا جائے۔ اور باوجود میرے اس اقرار کے یہ بات بھی ظاہر ہے۔ کہ کسی انسان کا اپنی پیشگوئی میں جھوٹا نکلنا خود تمام رسوائیوں سے بڑھکر رسوائی ہے۔ زیادہ اس سے کیا لکھوں۔

واضح رہے کہ اس شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سخت بے ادبیاں کی ہیں۔ جن کے تصور سے بھی بدن کانپتا ہے۔ اس کی کتابیں عجیب طور کی تحقیر اور توہین اور دشنام دہی سے بھری ہوئی ہیں۔ کون مسلمان ہے جو اُن کتابوں کو سُنے۔ اور اس کا دل اور جگر ٹکڑے ٹکڑے نہ ہو۔ با ایں ہمہ شوخی و خیرگی یہ شخص سخت جاہل ہے۔ عربی سے ذرہ مس نہیں۔ بلکہ دقیق اردو لکھنے کا بھی مادہ نہیں۔ اور یہ پیشگوئی اتفاقی نہیں۔ بلکہ اس عاجز نے خاص اسی مطلب کیلئے دعا کی جس کا یہ جواب ملا۔ اور یہ پیشگوئی مسلمانوں کے لئے بھی نشان ہے۔ کاش وہ حقیقت کو سمجھتے اور انکے دل نرم ہوتے۔ اب میں اُسی خدائے عزوجل کے نام پر ختم کرتا ہوں جس کے نام سے شروع کیا تھا۔ والحمد للہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ محمد ن المصطفیٰ افضل الرسل وخیر الوریٰ سیدنا و سید کل ما فی الارض والسماء۔ خاکسار میرزا غلام احمد از قادیان ضلع گورداسپور ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء

اب آریوں کو چاہیئے کہ سب مل کر دعا کریں کہ یہ عذاب انکے اس وکیل سے ٹل جائے۔

چہارم۔ جواب اعتراض مندرجہ ٹائٹل پیج برکات الدعا معہ خبر مندرجہ حاشیہ صفحہ ۴ ٹائٹل پیج

## نمونہ دعائے مستجاب

## انیس ہند میرٹھ اور ہماری پیشگوئی پر اعتراض

اس اخبار کا پرچہ مطبوعہ ۲۵ مارچ ۱۸۹۳ء جس میں میری اس پیشگوئی کی نسبت جو لیکھرام پشاوری کے بارے میں میں نے شائع کی تھی کچھ نکتہ چینی ہے مجھ کو ملا۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ بعض اور اخباروں پر بھی یہ کلمۃ الحق شاق گذرا ہے۔ اور حقیقت میں میرے لئے خوشی کا مقام ہے۔ کہ یوں خود مخالفوں کے ہاتھوں اس کی شہرت اور اشاعت ہو رہی ہے۔ سو میں اس وقت اس نکتہ چینی کے جواب میں صرف اس قدر لکھنا کافی سمجھتا ہوں۔ کہ جس طور اور طریق سے خدا تعالےٰ نے چاہا اسی طور سے کیا۔ میرا اس میں دخل نہیں۔ ہاں یہ سوال کہ ایسی پیشگوئی مفید نہیں ہوگی۔ اور اس میں شبہات باقی رہجائینگے اس اعتراض کی نسبت میں خوب سمجھتا ہوں کہ یہ پیش از وقت ہے۔ میں اس بات کا خود اقراری ہوں۔ اور اب پھر اقرار کرتا ہوں۔ کہ اگر جیسا کہ معترضوں نے خیال فرمایا ہے پیشگوئی کا ماحصل آخر کار یہی نکلا۔ کہ کوئی معمولی تپ آیا یا معمولی طور پر کوئی درد ہوا یا ہیضہ ہوا۔ اور پھر اصلی حالت صحت کی قائم ہوگئی۔ تو وہ پیشگوئی منصور نہیں ہوگی اور بلاشبہ ایک مکر اور فریب ہوگا۔ کیونکہ ایسی بیماریوں سے تو کوئی بھی خالی نہیں۔ ہم سب کبھی نہ کبھی بیمار ہو جاتے ہیں۔ پس اس صورت میں میں بلاشبہ اُس سزا کے لائق ٹھہروں گا جس کا ذکر میں نے کیا ہے۔ لیکن اگر پیشگوئی کا ظہور اس طور سے ہوا۔ کہ جس میں قہر الٰہی کے نشان صاف صاف اور کھلے طور پر دکھائی دیں تو پھر سمجھو کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے۔

اصل حقیقت یہ ہے۔ کہ پیشگوئی کی ذاتی عظمت اور ہیبت دنوں اور وقتوں کے مقرر کرنے کی محتاج نہیں۔ اس بارے میں تو زمانہ نزول عذاب کی ایک حد مقرر کر دینا کافی ہے۔ پھر اگر پیشگوئی فی الواقعہ ایک عظیم الشان ہیبت کے ساتھ ظہور پذیر ہو۔ تو وہ خود دلوں کو اپنی طرف کھینچ لیتی ہے۔ اور یہ سارے خیالات اور یہ تمام نکتہ چینیاں جو پیش از وقت دلوں میں پیدا ہوتی ہیں ایسی معدوم ہو جاتی ہیں۔ کہ منصف مزاج اہل الرائے ایک انفعال کے ساتھ اپنی رایوں سے رجوع کرتے ہیں۔ ماسوا

اس کے یہ عاجز بھی تو قانون قدرت کی تحت میں ہے۔ اگر میری طرف سے بنیاد اس پیشگوئی کی صرف اسی قدر ہے کہ میں نے صرف یاوہ گوئی کے طور پر چند احتمالی بیماریوں کو ذہن میں رکھ کر اور اٹکل سے کام لیکر یہ پیشگوئی شائع کی ہے۔ تو جس شخص کی نسبت یہ پیشگوئی ہے وہ بھی تو ایسا کر سکتا ہے۔ کہ انہیں اٹکلوں کی بنیاد پر میری نسبت کوئی پیشگوئی کر دے۔ بلکہ میں راضی ہوں۔ کہ بجائے چھ برس کے جو میں نے اس کے حق میں میعاد مقرر کی ہے۔ وہ میرے لئے دس برس لکھ دے۔ لیکھرام کی عمر اس وقت شاید زیادہ سے زیادہ تیس برس کی ہوگی۔ اور وہ ایک جوان قوی ہیکل عمدہ صحت کا آدمی ہے۔ اور اس عاجز کی عمر اس وقت پچاس برس سے کچھ زیادہ ہے۔ اور ضعیف اور دائم المرض اور طرح طرح کے عوارض میں مبتلا ہے۔ پھر باوجود اس کے مقابلہ میں خود معلوم ہو جائے گا۔ کہ کونسی بات انسان کی طرف سے ہے۔ اور کونسی بات خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے۔

اور معترض کا یہ کہنا کہ ایسی پیشگوئیوں کا اب زمانہ نہیں ہے ایک معمولی فقرہ ہے جو اکثر لوگ مونہہ سے بول دیا کرتے ہیں۔ میری دانست میں تو مضبوط اور کامل صداقتوں کے قبول کرنے کے لئے یہ ایک ایسا زمانہ ہے کہ شاید اس کی نظیر پہلے زمانوں میں کوئی بھی مل نہ سکے۔ ہاں اس زمانہ سے کوئی فریب اور مکر مخفی نہیں رہ سکتا۔ مگر یہ تو راستبازوں کے لئے اور بھی خوشی کا مقام ہے۔ کیونکہ جو شخص فریب اور سچ میں فرق کرنا جانتا ہے۔ وہی سچائی کی دل سے عزت کرتا ہے۔ اور بخوشی اور دوڑ کر سچائی کو قبول کر لیتا ہے۔ اور سچائی میں کچھ ایسی کشش ہوتی ہے۔ کہ وہ آپ قبول کرا لیتی ہے۔ ظاہر ہے کہ زمانہ صدہا ایسی نئی باتوں کو قبول کرتا جاتا ہے جو لوگوں کے باپ دادوں نے قبول نہیں کی تھیں۔ اگر زمانہ صداقتوں کا پیاسا نہیں۔ تو پھر کیوں ایک عظیم الشان انقلاب اس میں شروع ہے۔ زمانہ بے شک حقیقی صداقتوں کا دوست ہے نہ دشمن۔ اور یہ کہنا کہ زمانہ عقلمند ہے۔ اور سیدھے سادھے لوگوں کا وقت گذر گیا ہے۔ یہ دوسرے لفظوں میں زمانہ کی مذمت ہے۔ گویا یہ زمانہ ایک ایسا بد زمانہ ہے کہ سچائی کو واقعی طور پر سچائی پا کر پھر اس کو قبول نہیں کرتا۔ لیکن میں ہرگز قبول نہیں کروں گا۔ کہ فی الواقع ایسا ہی ہے۔ کیونکہ میں دیکھتا ہوں۔ کہ زیادہ تر میری طرف رجوع کرنیوالے اور مجھ سے فائدہ اٹھانے والے

وہی لوگ ہیں جو نو تعلیم یافتہ ہیں۔ جو بعض ان میں سے بی اے اور ایم اے تک پہنچے ہوئے ہیں۔ اور میں یہ بھی دیکھتا ہوں۔ کہ یہ نو تعلیم یافتہ لوگوں کا گروہ صداقتوں کو بڑے شوق سے قبول کرتا جاتا ہے۔ اور صرف اسی قدر نہیں بلکہ ایک نو مسلم اور تعلیم یافتہ یورپین انگریزوں کا گروہ جن کی سکونت مدراس کے احاطہ میں ہے ہماری جماعت میں شامل اور تمام صداقتوں پر یقین رکھتے ہیں۔

اب میں خیال کرتا ہوں۔ کہ میں نے وہ تمام باتیں لکھ دی ہیں۔ جو ایک خداترس آدمی کے سمجھنے کیلئے کافی ہیں۔ آریوں کا اختیار ہے کہ میرے اس مضمون پر بھی اپنی طرف سے جس طرح چاہیں حاشیے چڑھائیں مجھے اس بات پر کچھ بھی نظر نہیں۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ اس وقت اس پیشگوئی کی تعریف کرنا یا مذمت کرنا دونوں برابر ہیں۔ اگر یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے اور میں خوب جانتا ہوں کہ اسی کی طرف سے ہے تو ضرور ہیبتناک نشان کے ساتھ اس کا وقوعہ ہوگا۔ اور دلوں کو ہلا دیگا۔ اور اگر اسکی طرف سے نہیں۔ تو پھر میری ذلت ظاہر ہوگی۔ اور اگر میں اسوقت رکیک تاویلیں کروں گا۔ تو یہ اور بھی ذلت کا موجب ہوگا۔ وہ ہستی قدیم اور وہ پاک قدوس جو تمام اختیارات اپنے ہاتھ میں رکھتا ہے۔ وہ کاذب کو کبھی عزت نہیں دیتا۔ یہ بالکل غلط بات ہے کہ لیکھرام سے مجھکو کوئی ذاتی عداوت ہے۔ مجھ کو ذاتی طور پر کسی سے بھی عداوت نہیں۔ بلکہ اس شخص نے سچائی سے دشمنی کی اور ایک ایسے **کامل** اور مقدس کو جو تمام سچائیوں کا چشمہ تھا توہین سے یاد کیا۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے چاہا۔ کہ اپنے ایک پیارے کی دنیا میں عزت ظاہر کرے۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدےٰ۔

## لیکھرام پشاوری کی نسبت ایک اور خبر (مندرجہ حاشیہ ٹائٹل پیج برکات الدعا)

آج جو ۲۔ اپریل ۱۸۹۳ء مطابق ۱۴ ماہ رمضان ۱۳۱۰ھ ہے صبح کے وقت تھوڑی سی غنودگی کی حالت میں میں نے دیکھا۔ کہ میں ایک وسیع مکان میں بیٹھا ہوا ہوں۔ اور چند دوست بھی میرے پاس موجود ہیں۔ اتنے میں ایک شخص قوی ہیکل مہیب شکل گویا اس کے چہرہ پر سے خون ٹپکتا ہے میرے سامنے آکر کھڑا ہو گیا میں نے نظر اٹھا کر دیکھا تو مجھے معلوم ہوا۔ کہ وہ ایک نئی خلقت اور شمائل کا شخص ہے۔ گویا انسان نہیں ملائک شداد غلاظ میں سے ہے۔ اور اسکی ہیبت دلوں پر طاری تھی۔ اور میں اُس کو دیکھتا ہی تھا کہ اس نے مجھ سے پوچھا کہ "لیکھرام کہاں ہے۔" اور ایک اور شخص کا نام لیا کہ وہ کہاں ہے۔ تب میں نے اُسوقت سمجھا کہ یہ شخص لیکھرام اور اس دوسرے شخص کی سزا دہی کیلئے مامور کیا گیا ہے۔ مگر مجھے معلوم نہیں رہا کہ وہ دوسرا شخص کون ہے۔ ہاں یہ یقینی طور پر یاد رہا ہے۔ کہ وہ دوسرا شخص انہیں چند آدمیوں میں سے تھا جن کی نسبت میں اشتہار دے چکا ہوں اور یہ یکشنبہ کا دن اور ۴ بجے صبح کا وقت تھا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

# لیکھرام کی نسبت آریوں کے خیالات اُس کے قتل کئے جانے کے بعد

اخبار عام مطبوعہ چہارشنبہ۔ ۱۰ مارچ ۱۸۹۷ء میں میری نسبت اشارہ کر کے یہ لکھا ہے۔ کہ "ایک عیسائی ڈپٹی صاحب کی نسبت پیشگوئی فوت ہونے کی در عرصہ ایک سال مشتہر کی گئی تھی۔ اور اخباروں میں اس کی چرچا تھی۔ اور خدانخواستہ اُن ایام میں اگر ڈپٹی صاحب کے ساتھ ایسا واقعہ ہو جاتا (یعنی قتل کا واقعہ) جس کا خمیازہ لیکھراج صاحب کو بھگتنا پڑا ہے تب اور صورت تھی۔" اب ہر ایک سمجھ سکتا ہے۔ کہ ایڈیٹر صاحب کی اس تقریر کا کیا مطلب ہے۔ بس یہی مطلب ہے۔ کہ اگر ڈپٹی آتھم صاحب قتل ہو جاتے۔ تو ایڈیٹر صاحب کے خیال میں گورنمنٹ کو پیشگوئی کرنے والے کی نسبت فی الفور توجہ پیدا ہوتی اور وہ تفتیش ہوتی جواب نہیں ہے۔ غالباً اس تقریر سے ایڈیٹر صاحب کی کوئی نیت نیک ہوگی۔ مگر چونکہ وہ ایک سطحی خیال اور خلاف واقعہ سمجھ کا ایک داغ ساتھ رکھتی ہے۔ اس لئے افسوس کی جگہ ہے۔ ایڈیٹر صاحب کی تقریر سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ آتھم کی نسبت پیشگوئی پوری نہیں ہوئی۔ لیکن ہم مختصر طور پر یاد دلاتے ہیں۔ کہ وہ پیشگوئی بڑی صفائی سے پوری ہوئی۔ آتھم صاحب میرے ایک پرانے ملاقاتی تھے۔ انہوں نے ایک مرتبہ زبانی اور ایک خاص رقعہ کے ذریعہ سے بھی الحاح کیا تھا۔ کہ اگر میری نسبت کوئی پیشگوئی ہو اور وہ سچی نکلی۔ تو میں کسی قدر اپنی اصلاح کروں گا۔ سو خدا نے اُن کی نسبت یہ پیشگوئی ظاہر کی۔ کہ وہ پندرہ مہینے کے عرصہ میں ہاویہ میں گریں گے۔ مگر اس شرط سے کہ اس عرصہ میں حق کی طرف انہوں نے رجوع نہ کیا ہو۔ پس چونکہ خدا کی پیشگوئی میں ایک شرط تھی۔ اور آتھم صاحب خوفناک ہو کر اس شرط کے پابند ہو گئے تھے۔ پس ضرور تھا۔ کہ وہ اس شرط سے فائدہ اُٹھاتے۔ کیونکہ ممکن نہیں کہ خدا کی شرط پر کوئی عمل کر کے پھر اس سے نفع نہ اُٹھاوے۔ لہذا شرط کی تاثیر سے ان کی موت میں کسی قدر تاخیر ہو گئی۔ اگر کہو کہ اسکا کیا ثبوت ہے۔ کہ دل میں انہوں نے اسلام کی طرف رجوع کر لیا تھا۔ یا اُن پر اسلامی پیشگوئی کا خوف غالب آگیا تھا۔ تو جواب اس کا یہ ہے۔ کہ جب خدا نے مجھے اطلاع دی۔ کہ آتھم نے شرط سے فائدہ اُٹھایا ہے۔ اور اس کی موت میں ہم نے کچھ تاخیر ڈال دی۔ تو میں نے آتھم صاحب کو چار ہزار روپیہ انعام پر قسم کھانے کیلئے بلایا۔ کہ اگر در پردہ اسلام کی طرف رجوع نہیں کیا۔ یا اسلامی ہیبت ان کے دل پر طاری نہیں ہوئی۔ تو چاہیئے

کہ میدان میں آکر قسم کھائیں۔ یا اگر قسم نہیں تو نالش کر کے اپنے اس خوف کے وجوہ کو جس کا اُن کو اقرار ہے۔ بپایہ اثبات پہنچادیں۔ مگر انہوں نے نہ قسم کھائی نہ نالش کی۔ باوجودیکہ ان کو صاف اقرار تھا۔ کہ میں میعاد پیشگوئی کے اندر ڈرتا رہا۔ مگر اسلامی ہیبت سے نہیں۔ بلکہ تعلیم یافتہ سانپ اور حملوں وغیرہ سے۔ اور چونکہ وہ خوف کو چُھپا نہ سکے۔ اس لئے یہ بہانے بنائے اور ثبوت کچھ نہ دیا۔ اور اسی وجہ سے ان کو قسم کی طرف بُلایا گیا تھا۔ تا اگر وہ سچے ہیں تو قسم کھالیں۔ مگر باوجود چار ہزار روپیہ نقد دینے کے قسم نہ کھائی۔ نہ نالش سے اپنے ان بہتانوں کو ثابت کیا۔ یہاں تک کہ قبر میں داخل ہو گئے۔ میرے الہام میں یہ بھی تھا۔ کہ اگر آتھم سچی گواہی نہیں دے گا اور نہ قسم کھائیگا تب بھی اصرار کے **بعد جلد مرے گا**۔ چنانچہ ایسا ہی ہُوا۔ اور آتھم صاحب میرے آخری اشتہار سے سات مہینے کے اندر مر گئے۔ اور عجیب تر یہ کہ اُن کے اس تمام قصہ کی بارہ برس قبل از وقوع براہین احمدیہ کے الہامات میں خبر موجود ہے۔ دیکھو صفحہ ۲۴۱ براہین احمدیہ۔ پھر ایسی صاف اور روشن پیشگوئی کی نسبت یہ گمان کرنا کہ وہ پوری نہیں ہوئی۔ کس قدر انصاف کا خون کرنا ہے۔ کیا آتھم صاحب کی اس پیشگوئی میں کوئی شرط نہیں تھی؟ اور اگر تھی۔ تو کیا آتھم صاحب نے اپنے اقوال اور افعال سے اس شرط کا پورا ہونا ثابت نہیں کیا؟ کیا آتھم صاحب میرے اس الزام کو قبر میں ساتھ نہیں لیگئے۔ کیا انہوں نے خوف کا اقرار کر کے پھر یہ ثابت کر کے نہ دکھلایا۔ کہ وہ کسی تعلیم یافتہ سانپ وغیرہ حملوں کی وجہ سے تھا نہ اسلامی پیشگوئی کے رُعب کی وجہ سے۔ وہ ہمیشہ مباحثات کرتے تھے مگر پیشگوئی کے بعد ایسے چُپ ہوئے کہ چُپ ہونے کی حالت میں ہی گذر گئے۔

پس پیشگوئی تین طور سے پوری ہوئی۔ **اوّل** اپنی شرط کی رُو سے کہ شرط پر عمل کرنے سے اس کا فائدہ آتھم کو دیا گیا۔ **دوم** اخفائے شہادت کے بعد جو وعدہ موت تھا اس وعدہ کے رُو سے۔ **سوم** براہین احمدیہ کے اس الہام کے رو سے جو اس واقعہ سے بارہ برس پہلے ہو چکا تھا۔ اب سوچو کہ اس سے بڑھکر اگر کسی پیشگوئی میں صفائی ہوگی تو اور کیا ہوگی۔ اگر کوئی سچائی کو چھوڑ کر باتیں بنا دے۔ تو ہم اس کا مونہہ بند نہیں کر سکتے۔ لیکن آتھم کی نسبت جو الہام کے الفاظ ہیں۔ وہ ایسے صاف ہیں۔ کہ ایک حق کے طالب کو بجز ان کے ماننے کے کچھ بن نہیں پڑتا۔ اور براہین احمدیہ کا الہام جو آتھم صاحب کی نسبت ہے۔ جو بارہ برس پہلے اس پیشگوئی سے تقریباً تمام اسلامی دنیا میں شائع ہو چکا ہے۔ اس پر غور کرنیوالے تو سجدہ میں گرینگے۔

کہ کیسا عالم الغیب خدا ہے۔ جس نے پہلے سے ان تمام آئندہ واقعات اور جھگڑوں کی خبر دیدی۔

چونکہ اکثر اہل دنیا کو آج کل اُس برتر ہستی پر ایمان نہیں ہے اس لئے اُن کے خیالات بہ نسبت اس کے کہ نیک ظنی کی طرف جائیں بدظنی کی طرف زیادہ جاتے ہیں۔ یہ بالکل غلط ہے کہ گورنمنٹ نے لیکھرام کے مقدمہ میں سُستی کی ہے۔ اور آتھم کے مقدمہ میں اگر وہ قتل ہو جاتا تو سُستی نہ کرتی۔ ہم کہتے ہیں کہ بے شک یہ گورنمنٹ کا فرض ہے۔ کہ ہندو اور مسلمانوں کو دونوں آنکھوں کی طرح برابر دیکھے۔ کسی کی رعایت نہ کرے۔ جیسا کہ فی الواقعہ یہ عادل گورنمنٹ ایسا ہی کر رہی ہے۔ لیکن میں پوچھتا ہوں کہ کیا کوئی گورنمنٹ خدا سے بھی لڑ سکتی ہے۔ بے شک گورنمنٹ کا فرض ہے کہ کسی نابکار خونی کو پکڑے اس کو پھانسی دے۔ اور بدتر سے بدتر سزا کے ساتھ اسکو تنبیہہ کرے تا دوسرے عبرت پکڑیں اور ملک میں امن قائم رہے۔ اگر آتھم قتل ہو جاتا۔ تو بیشک وہ شخص پھانسی پاتا جو آتھم کا قاتل ہوتا۔ اسی طرح جب ثابت ہو گا کہ لیکھرام کا فلاں شخص قاتل ہے اور وہ گرفتار ہو گا۔ تو ایسا ہی وہ بھی پھانسی پائے گا۔ گورنمنٹ کا اس میں کیا قصور ہے؟ اور کون سی سُستی؟ کس قاتل کو آریہ صاحب کس ثبوت کے ساتھ گرفتار کرانا چاہتے ہیں۔ جس کے پکڑنے میں گورنمنٹ متامل ہے؟ لیکن گورنمنٹ خدا کی پیشگوئیوں میں دخل نہیں دے سکتی۔ جس قدر گورنمنٹ اس کی طرف توجہ کریگی۔ اسی قدر ان پیشگوئیوں کو آسمانی اور بے لوث اور پاک پائیگی۔ آخر یہ گورنمنٹ اہل کتاب ہے اور اُس خدا سے منکر نہیں ہے۔ جو پوشیدہ بھیدوں کو جانتا ہے۔ اور آنیوالے زمانہ کی ایسے طور سے خبر دے سکتا ہے کہ گویا وہ موجود ہے۔ کیا چھ سال کی میعاد بیان کرنا اور عید کے دوسرے دن کا پتہ دینا اور صورت موت۔ بیان کر دینا یہ خدا سے ہونا محال ہے؟ اگر خدا سے محال ہے۔ تو ان قیدوں کے ساتھ انسان کی اپنی پیشگوئی کیونکر ممکن ہے۔ کیا دور دراز عرصہ سے ایسی صحیح خبریں دینا انسان کا کام ہے؟ اگر ہے تو اس کی دنیا میں کوئی نظیر پیش کرو۔ گورنمنٹ کو یہ فخر ہونا چاہئے کہ اس ملک میں اور اس کے زمانہ بادشاہت میں خدا اپنے بعض بندوں سے وہ تعلق پیدا کر رہا ہے کہ جو قصّوں اور کہانیوں کے طور پر کتابوں میں لکھا ہوا ہے۔ اس ملک پر یہ رحمت ہے کہ آسمان زمین سے نزدیک ہو گیا ہے۔ ورنہ دوسرے ملکوں میں اس کی نظیر نہیں!

یہ بھی ظاہر کر دینا ضروری ہے کہ مختلف مقامات پنجاب سے کئی خط میرے پاس پہنچے ہیں۔ جن میں بعض آریہ صاحبوں کے جوشوں اور نامناسب منصوبوں کا تذکرہ ہے۔ میرے پاس وہ خط بحفاظت موجود ہیں۔ اور اس جگہ کے بعض آریوں کو میں نے وہ خط دکھلا دیے ہیں۔ چنانچہ ایک خط جو گوجرانوالہ سے

ایک معزز اور رئیس کا مجھ کو پہنچا ہے۔ اُس کا مضمون یہ ہے۔ کہ "اس جگہ دو دن تک جلسہ ماتم لیکھرام ہوتا رہا اور قاتل کے گرفتار کنندہ کے لئے ہزار روپیہ انعام قرار پایا ہے۔ اور دو سو اس کیلئے جو نشان دہی کرے۔ اور خارجاً سنا گیا ہے۔ کہ ایک خفیہ انجمن آپ کے قتل کے لئے منعقد ہوئی ہے × اور اس انجمن کے ممبر قریب قریب شہروں کے لوگ (جیسے لاہور امرتسر بٹالہ اور خاص گوجرانوالہ کے ہیں) منتخب ہوئے ہیں۔ اور تجویز یہ ہے۔ کہ بیس ہزار روپیہ چندہ ہو کر کسی شریر طامع کو اس کام کیلئے مامور کریں تا وہ موقعہ پا کر قتل کر دے ۔۔ چنانچہ دو ہزار روپیہ تک چندہ کا بندوبست ہو بھی گیا ہے۔ باقی دوسرے شہروں اور دیہات سے وصول کیا جائیگا" پھر بعد اس کے صاحب راقم لکھتے ہیں۔ کہ "اگرچہ آپ حافظ حقیقی کی حمایت میں ہیں۔ تاہم رعایت اسباب ضروری ہے۔ اور میرے نزدیک ایسے وقت میں شریر مسلمانوں سے بھی پرہیز لازم ہے۔ کیونکہ وہ طامع اور بد باطن ہیں۔ کچھ تعجب نہیں۔ کہ وہ بظاہر بیعت میں داخل ہو کر آریوں کی طمع دہی سے اس کام کے لئے جرأت کریں" پھر صاحب راقم لکھتے ہیں کہ "مجھے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ اس مشورہ قتل کے سرگروہ اس شہر کے بعض وکیل اور چند عہدہ دار سرکاری اور بعض آریہ رئیس و سرگردگان لاہور کے ہیں۔ جس قدر مجھے خبر پہنچی ہے میں نے عرض کر دیا واللہ اعلم" اور اسی کا مصدق ایک خط پنڈ دادنخان سے اور کئی اور جگہ سے پہنچے ہیں۔ اور مضمون قریب قریب ہے۔ یہ سب خط محفوظ ہیں۔ اور جس جوش کو بعض آریہ صاحبوں کے اخبار نے ظاہر کیا ہے وہ بتلا رہا ہے کہ ایسے جوش کے وقت یہ خیالات بعید نہیں ہیں۔ چنانچہ ضمیمہ اخبار پنجاب سماچار لاہور میں میری نسبت یہ چند سطریں لکھیں ہیں:- "ایک حضرت نے شاید اپنی مصنفہ کتاب موعود مسیح میں یہ پیشگوئی بھی کی۔ کہ پنڈت لیکھرام چھ سال کے عرصہ میں عید کے دن نہایت دردناک حالت میں مرے گا۔ یہ پیشگوئی اب قریب تھی کیونکہ غالباً ۱۸۹۷ء چھٹا سال تھا اور ۵ مارچ ۱۸۹۷ء آخری عید چھٹے سال کی تھی۔ علانیہ بذریعہ تحریر و تقریر کہا کرتے تھے۔ کہ پنڈت کو مار ڈالیں گے۔ اور مزید براں یہ کہ پنڈت اس عرصہ میں اور فلاں دن میں ایک دردناک حالت میں مریگا۔

---

⊕ براہین احمدیہ کا وہ الہام یعنی یا عیسیٰ انی متوفیک جو ستر و برس سے شائع ہو چکا ہے اس کے اس وقت خوب معنے کھلے یعنی یہ الہام حضرت عیسیٰ کو اس وقت بطور تسلی ہوا تھا جب یہود ان کے مصلوب کرنے کیلئے کوشش کر رہے تھے۔ اور اس جگہ بجائے یہود ہنود کوشش کر رہے ہیں۔ اور الہام کے یہ معنے ہیں کہ میں تجھے ایسی ذلیل اور لعنتی موتوں سے بچاؤں گا۔ دیکھو اس واقعہ نے عیسیٰ کا نام اس عاجز پر کیسے چسپاں کر دیا ہے۔ منہ

× یہی خبر اجمالاً پیسہ اخبار میں بھی لکھی ہے۔ منہ

کیا آریہ دھرم کے اس مخالف اور چند ایک کتب کے ایک خاص مصنف کو (یعنی اس عاجز کو) اس سازش سے کوئی تعلق نہیں ہے ؟" اس اخبار والے نے اور ایسا ہی دوسروں نے اس پیشگوئی سے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ یہ ایک منصوبہ تھا جو پیشگوئی کے طور پر مشہور کیا گیا۔ جیساکہ وہ اسی اخبار کے دوسرے صفحہ میں لکھتا ہے۔ کہ "یہ قتل کئی ایک اشخاص کی مدت کی سوچی اور سمجھی ہوئی اور پختہ سازش کا نتیجہ ہے۔" ہم اس بات کو خود مانتے اور قبول کرتے ہیں۔ کہ پیشگوئی کی تشریح میں بار بار تفہیم الہٰی سے یہی لکھا گیا تھا۔ کہ وہ ہیبت ناک طور پر ظہور میں آئیگی۔ اور نیز یہ کہ لیکھرام کی موت کسی بیماری سے نہیں ہوگی۔ بلکہ خدا کسی ایسے کو اُس پر مسلط کریگا۔ جس کی آنکھوں سے خون ٹپکتا ہوگا۔ مگر جو پنجاب سماچار دہم مارچ ۱۸۹۷ء میں الہام کے حوالہ سے عید کا دن لکھا ہے یہ اس کی غلطی ہے۔ الہام کی عبارت یہ ہے ستعرف یوم العید والعید اقرب یعنی تو اس نشان کے دن کو جو عید کی مانند ہے پہچان لے گا۔ اور عید اس نشان کے دن سے بہت قریب ہوگی۔ یہ خدا نے خبر دی ہے۔ کہ عید کا دن قتل کے دن کے ساتھ ملا ہوا ہوگا۔ اور ایسا ہی ہوا۔ عید جمعہ کو ہوئی اور شنبہ کو جو شوال ۱۳۱۴ھ کی دوسری تاریخ تھی لیکھرام قتل ہوگیا۔

سو اس تمام پیشگوئی کا ماحصل یہ ہے۔ کہ یہ ایک ہیبت ناک واقعہ ہوگا۔ جو چھ سال کے اندر وقوع میں آئے گا۔ اور وہ دن عید کے دن سے ملا ہوا ہوگا۔ یعنی دوسری شوال کی ہوگی۔

اب سوچو کیا یہ انسان کا کام ہے کہ تاریخ بتلائی گئی۔ دن بتلایا گیا۔ سبب موت بتلایا گیا۔ اور اس حادثہ کا وقوعہ ہیبت ناک طرز سے ظہور میں آنا بتلایا گیا۔ اس کا تمام نقشہ برکات الدعا کے مضمون میں کھینچکر دکھلایا گیا۔ کیا یہ کسی منصوبہ باز کا کام ہو سکتا ہے۔ کہ چھ برس پہلے ایسے صریح نشانوں کے ساتھ خبر دیدے۔ اور وہ خبر پوری ہو جائے۔ توریت گواہی دیتی ہے۔ کہ جھوٹے نبی کی پیشگوئی کبھی پوری نہیں ہو سکتی۔ خدا اس کے مقابل پر کھڑا ہو جاتا ہے تا دنیا تباہ نہ ہو۔ جیساکہ لیکھرام نے بھی ایک دنیوی چالاکی سے انہیں دنوں میں میری نسبت یہ اشتہار دیا تھا۔ کہ تم تین برس کے عرصہ تک مر جاؤ گے۔ پس کیوں وہ کسی قاتل سے سازش نہ کر سکا۔ تا اس کی بات پوری ہوتی۔

ایک اور بات سوچنے کے لائق ہے۔ کہ یہ بدگمانی کہ اُن کے کسی مُرید نے مار دیا ہوگا۔ یہ شیطانی خیال ہے۔ ہر یک دانا سمجھ سکتا ہے۔ کہ مریدوں کا مُرشد کے ساتھ ایک نازک تعلق ہوتا ہے۔ اور اعتقاد کی بناء تقوے اور طہارت اور نیکوکاری پر ہوتی ہے۔ لوگ جو کسی کے مُرید ہوتے ہیں۔ وہ اسی نیت سے مُرید ہوتے ہیں۔ کہ وہ سمجھ لیتے ہیں کہ یہ شخص باخدا اس کے

دل میں کوئی فریب اور فساد کی بات نہیں۔ پس اگر وہ ایک ایسا بدکار اور لعنتی شخص ہے۔ کہ کسی کی موت کی جھوٹی پیشگوئی اپنی طرف سے بناتا ہے۔ اور پھر جب اس کی میعاد ختم ہونے پر آتی ہے تو کسی مُرید کے آگے ہاتھ جوڑتا ہے۔ کہ اب میری عزت رکھ لے۔ اور اپنے گلے میں رسہ ڈال اور مجھے سچا کر کے دکھلا۔ اب میں منصفوں سے پوچھتا ہوں۔ کہ کیا ایسے پلید اور لعنتی انسان کا یہ چال چلن دیکھ کر اور یہ شیطانی منصوبہ سن کر کوئی مُرید اس کا معتقد رہ سکتا ہے۔ کیا وہ مُرشد کو ایک بدکار ملعون اور خاسق فاجر خیال نہیں کرے گا۔؟ اور کیا وہ اس کو یہ نہیں کہے گا کہ اے بدکار ہمارے ایمان کو خراب کرنیوالے کیا تیری پیشگوئیوں کی اصلیت یہی تھی۔ کیا تیرا یہ منشاء ہے کہ جھوٹ تو تُو بولے۔ اور رسہ دوسرے کے گلے میں پڑے اور اس طرح تیری پیشگوئی پوری ہو۔

جس قدر دنیا میں نبی اور مُرسل گذرے ہیں یا آگے مامور اور محدث ہوں۔ کوئی شخص اُن کے مُریدوں میں اس حالت میں داخل نہیں ہو سکتا تھا اور نہ ہوگا جبکہ اُنکو مکّار اور منصوبہ باز سمجھتا ہو۔ یہ رشتہ پیری مُریدی نہایت ہی نازک رشتہ ہے۔ ادنیٰ بدظنی سے اس میں فرق آجاتا ہے۔ میں نے ایک دفعہ اپنے مُریدوں کی جماعت میں دیکھا کہ بعض ان میں سے صرف اس وجہ سے میری نسبت شبہ میں پڑ گئے۔ کہ میں نے ایک عُذر بیماری سے جس کی انہیں اطلاع نہیں تھی نماز کے قعدہ التحیات میں دہنے پیر کو کھڑا نہیں رکھا تھا اتنی سی بات میں دو آدمی باتیں بنانے لگے اور شُبہات میں پڑ گئے۔ کہ یہ خلاف سُنت ہے۔ ایک مرتبہ چائے کی پیالی بائیں ہاتھ سے میں نے پکڑ لی۔ کیونکہ میرے دہنے ہاتھ کی ہڈی ٹوٹی ہوئی اور کمزور ہے۔ اسی پر بعض نے نکتہ چینی کی کہ خلاف سُنت ہے۔ اور ہمیشہ ایسا ہوتا رہتا ہے کہ بعض نو مُرید ادنے ادنے باتوں پر اپنی نافہمی سے ابتلا میں پڑ جاتے ہیں۔ اور ادنے ادنے خانگی امور تک نکتہ چینیاں شروع کر دیتے ہیں۔ جیسا کہ حضرت موسیٰ کو بھی اسی طرح تکلیف دیتے تھے۔ کیونکہ اسلام ایک ایسا مذہب ہے۔ کہ اُس کے پیرو ہر ایک انسان کے قول و فعل کو راستبازی اور تقویٰ کے پیمانہ سے ناپتے ہیں۔ اور اگر اس کے مخالف پاتے ہیں۔ تو پھر فی الفور اُس سے الگ ہو جاتے ہیں۔

سو سوچنا چاہیئے کہ یہ کیونکر ممکن ہے کہ ایسے لوگ اس بدمعاش شخص کے ساتھ وفا کر سکیں جس کا تمام کاروبار مکروں اور منصوبوں سے بھرا ہوا ہے۔ اور لوگوں کو ناحق خون کرنے کے لئے مامور

کرنا چاہتا ہے تا اس کا ناک نہ کٹے اور پیشگوئی پوری ہو۔ کوئی انسان عمداً اپنے ایمان کو برباد کرنا نہیں چاہتا۔ پھر اگر ایسی سازش میں بفرض محال کوئی مُرید شریک ہو تو تمام مُریدوں سے یہ بات کیونکر پوشیدہ رہ سکتی ہے۔ اور ظاہر ہے کہ ہماری جماعت میں بڑے بڑے معزز داخل ہیں۔ بی اے اور ایم اے اور تحصیلدار اور ڈپٹی کلکٹر اور اکسٹرا اسسٹنٹ اور بڑے بڑے تاجر۔ اور ایک جماعت علماء و فضلاء۔ تو کیا یہ تمام لُچوں اور بدمعاشوں کا گروہ ہے؟ ہم باآواز بلند کہتے ہیں۔ کہ ہماری جماعت نہایت نیک چلن اور مہذب اور پرہیزگار لوگ ہیں۔ کہاں ہے کوئی ایسا پلید اور لعنتی ہمارا مُرید جس کا یہ دعوےٰ ہو۔ کہ ہم نے اُس کو لیکھرام کے قتل کے لئے مامور کیا تھا؟ ہم ایسے مُرشد کو اور ساتھ ہی ایسے مُرید کو کتوں سے بدتر اور نہایت ناپاک زندگی والا خیال کرتے ہیں۔ کہ جو اپنے گھر سے پیشگوئیاں بنا کر پھر اپنے ہاتھ سے اپنے مکر سے اپنے فریب سے ان کے پوری ہونے کے لئے کوشش کرے اور کراوے۔

پس افسوس کہ اخبار پنجاب سماچار مطبوعہ ۱۰ - مارچ میں سازش کا الزام جو ہم پر لگایا ہے یہ کس قدر سچائی کا خون ہے۔ میں صاحب اخبار سے پوچھتا ہوں۔ کہ آپ لوگوں میں بھی بڑے بڑے اوتار گذرے ہیں۔ جیسے راجہ رامچندر صاحب اور راجہ کرشن صاحب۔ کیا آپ لوگ اُنکی نسبت یہ گمان کر سکتے ہیں کہ انہوں نے پیشگوئی کر کے پھر اپنی عزت رکھنے کے لئے ایسا حیلہ کیا ہو۔ کہ کسی اپنے چیلہ کی منت خوشامد کی ہو۔ کہ اُس کو اپنی کوشش سے پوری کر کے میری عزت رکھ لے۔ اور پھر ان کے چیلے اُن کو اچھا آدمی سمجھتے ہوں۔ ہاں یہ تو ہو سکتا ہے۔ کہ ایک بدمعاش ڈاکو کے ساتھ اور چند بدمعاش جمع ہوں اور ایسے کام خفیہ طور پر کریں۔ لیکن اس میرے مُریدوں کے سلسلے میں جس کے ساتھ مہدی موعود اور مسیح موعود ہونے کا دعویٰ بھی بڑے زور سے ہے۔ یہ حرمزدگی کے کام میلان نہیں کھا سکتے۔ ہر ایک مُرید اس بلند دعویٰ کو دیکھ کر نہایت اعلیٰ سے اعلیٰ پرہیزگاری کا نمونہ دیکھنا چاہتا ہے۔ پس کیونکر ممکن ہے کہ دعویٰ تو یہ ہو کہ میں وقت کا عیسیٰ ہوں۔ اور جھوٹی پیشگوئیوں کو اس طرح پر پورا کرنا چاہے کہ مُریدوں کے آگے ہاتھ جوڑے۔ کہ مجھ سے قصور ہو گیا۔ میری پردہ پوشی کرو جاؤ آپ مرو اور کسی طرح میری پیشگوئی سچی کرو۔ کیا ایسا مُردار ایک پاک جماعت کا مالک ہو سکتا ہے؟

کہاں ہے تمہارا پاک کانشنس اے مہذب آریو!؟ اور کہاں ہے فطرتی زیرکی اے آریہ قوم کے دانشمندو!؟ ہمارا یہ اصول ہے کہ کُل بنی نوع کی ہمدردی کرو۔ اگر ایک شخص ایک ہمسایہ ہندو کو دیکھتا ہے کہ اس کے گھر میں آگ لگ گئی۔ اور یہ نہیں اُٹھتا کہ تا آگ بجھانے میں مدد دے تو میں سچ سچ کہتا ہوں۔

کہ مجھے نہیں ہے۔ اگر ایک شخص ہمارے مُریدوں میں سے دیکھتا ہے کہ ایک عیسائی کو کوئی قتل کرتا ہے۔
اور وہ اُس کے چھڑانے کیلئے مدد نہیں کرتا۔ تو میں تمہیں بالکل درست کہتا ہوں کہ وہ ہم میں سے نہیں
ہے۔ اسلام اس قوم کے بدمعاشوں کا ذمہ وار نہیں ہے۔ بعض ایک ایک روپیہ کی لالچ پر بچوں
کا خون کر دیتے ہیں۔ ایسی وارداتیں اکثر نفسانی اغراض سے ہوا کرتی ہیں۔ اور پھر بالخصوص ہماری
جماعت جو نیکی اور پرہیزگاری سیکھنے کیلئے میرے پاس جمع ہے۔ وہ اس لئے میرے پاس نہیں آتے کہ
ڈاکوؤں کا کام مجھ سے سیکھیں۔ اور اپنے ایمان کو برباد کریں۔ میں حلفاً کہتا ہوں اور سچ کہتا ہوں کہ مجھے کسی قوم
سے دشمنی نہیں۔ ہاں جہاں تک ممکن ہے اُن کے عقائد کی اصلاح چاہتا ہوں۔ اور اگر کوئی گالیاں دے
تو ہمارا شکوہ خدا کی جناب میں ہے نہ کسی اور عدالت میں۔ اور بایں ہمہ نوع انسان کی ہمدردی ہمارا
حق ہے۔ ہم اس وقت کیونکر اور کن الفاظ سے آریہ صاحبوں کے دلوں کو تسلی دیں۔ کہ بدمعاشی کی
چالیں ہمارا طریق نہیں ہے۔ ایک انسان کی جان جانے سے تو ہم دردمند ہیں۔ اور خدا کی ایک پیشگوئی
پوری ہونے سے ہم خوش بھی ہیں۔ کیوں خوش ہیں؟ صرف قوموں کی بھلائی کے لئے۔ کاش وہ سوچیں
اور سمجھیں۔ کہ اس اعلیٰ درجہ کی صفائی کے ساتھ کئی برس پہلے خبر دینا یہ انسان کا کام نہیں ہے۔ ہمارے دل
کی اس وقت عجیب حالت ہے۔ درد بھی ہے اور خوشی بھی۔ درد اس لئے کہ اگر لیکھرام رجوع کرتا زیادہ نہیں
تو اتنا ہی کرتا۔ کہ وہ بدزبانیوں سے باز آجاتا۔ تو مجھے اللہ تعالیٰ کی قسم ہے کہ میں اس کے لئے دعا کرتا۔ اور میں
امید رکھتا تھا۔ کہ اگر وہ ٹکڑے ٹکڑے بھی کیا جاتا تب بھی زندہ ہو جاتا۔ وہ خدا جس کو میں جانتا ہوں۔
اُس سے کوئی بات انہونی نہیں۔ اور خوشی اس بات کی ہے کہ پیشگوئی نہایت صفائی سے پوری ہوئی۔
آتھم کی پیشگوئی پر بھی اس نے دوبارہ روشنی ڈالدی۔ کاش اب لوگ سوچیں اور سمجھیں اور قوموں کے
درمیان سے بغض اور کینے دور ہو جائیں۔ کیونکہ عداوت اور دشمنی کی زندگی مرنے کے قریب ہے۔

اور اگر اب بھی کسی شک کرنے والے کا شک دور نہیں ہو سکتا۔ اور مجھے اس
قتل کی سازش میں شریک سمجھتا ہے۔ جیسا کہ ہندو اخباروں نے ظاہر کیا ہے۔ تو میں ایک نیک صلاح
دیتا ہوں کہ جس سے سارا قصہ فیصلہ ہو جائے۔ اور وہ یہ ہے کہ ایسا شخص میرے سامنے قسم
کھاوے جس کے الفاظ یہ ہوں کہ "میں یقیناً جانتا ہوں کہ یہ شخص سازش قتل میں شریک یا اس کے حکم
سے واقعہ قتل ہوا ہے پس اگر یہ صحیح نہیں ہے تو اے قادر خدا ایک برس کے اندر مجھ پر وہ عذاب
نازل کر جو ہیبت ناک عذاب ہو۔ مگر کسی انسان کے ہاتھوں سے نہ ہو۔ اور نہ انسان کے منصوبوں کا اس میں کچھ دخل

منصور ہوگے **پس اگر یہ شخص** ایک برس تک میری بددعا سے بچ گیا تو میں مجرم ہوں۔ اور اس سزا کے لائق کہ ایک قاتل کے لئے ہونی چاہیئے۔ اب اگر کوئی بہادر **کلیجہ والا** آریہ ہے جو اس طور سے تمام دنیا کو شبہات سے چھڑا دے تو اس طریق کو اختیار کرے۔ یہ طریق نہایت سادہ اور راستی کا فیصلہ ہے۔ شائد اس طریق سے ہمارے مخالف مولویوں کو بھی فائدہ پہنچے۔ میں نے سچے دل سے یہ لکھا ہے۔ مگر یاد رہے کہ ایسی آزمائش کرنے والا خود قادیان میں آوے اس کا کرایہ میرے ذمہ ہوگا۔ جانبین کی تحریرات چھپ جائینگی۔ اگر خدا نے اس کو ایسے عذاب سے **ہلاک** نہ کیا جس میں انسان کے ہاتھوں کی آمیزش نہ ہو تو میں کاذب ٹھہرونگا **اور تمام دنیا گواہ رہے** کہ اس صورت میں میں اسی سزا کے لائق ٹھہرونگا جو مجرم قتل کو دینی چاہیئے ہم اس جگہ سے دوسرے مقام نہیں جا سکتے۔ مقابلہ کرنیوالے کو آپ آنا چاہیئے۔ مگر مقابلہ کرنیوالا ایک ایسا شخص ہو جو دل کا بہت بہادر اور جوان اور مضبوط ہو۔ اب بعد اس کے سخت بیحیائی ہوگی۔ کہ کوئی غائبانہ خیر کرے پر ایسے ناپاک شبہات کرے۔ میں نے طریق فیصلہ آگے رکھ دیا ہے۔ اگر میں اس کے بعد روگردان ہو جاؤں۔ تو مجھ پر خدا کی لعنت اور اگر کوئی اعتراض کرنے والا بہتانوں سے باز نہ آوے۔ اور اس طریق فیصلہ سے طالب تحقیق نہ ہو تو اس پر لعنت۔ اے شتاب کار لوگو جیسا کہ تمہارا گمان ہے مجھے کسی قوم سے عداوت نہیں۔ ہر یک نوع انسان سے ہمدردی ہے اور جہاں تک میرے بدن میں طاقت ہے۔ اس ہمدردی کے لئے مشغول ہوں۔ اور میں جیسا کہ قوموں کا ہمدرد ہوں ایسا ہی گورنمنٹ انگریزی کا شکر گذار اور سچے دل سے اس کا خیر خواہ ہوں۔ اور مفسدہ پردازوں کے عمل سے بیزار ہوں ٭

ایک اور نکتہ یاد رکھنے کے لائق ہے کہ پنڈت لیکھرام کی نسبت جو پیشگوئی کی گئی تھی اس کے وقوع سے ستر و برس پہلے براہین احمدیہ میں اس پیشگوئی کی خبر دی گئی ہے۔ جیسا کہ براہین احمدیہ کے صفحہ ۲۴۱ میں یہ الہام ہے لَنْ تَرْضٰی عَنْكَ الْیَهُوْدُ وَلَا النَّصَارٰی ۔ وَخَرَقُوْا لَهٗ بَنِیْنَ وَبَنَاتٍ بِغَیْرِ عِلْمٍ ۔ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۔ وَیَمْكُرُوْنَ وَیَمْكُرُ اللّٰهُ وَاللّٰهُ خَیْرُ الْمَاكِرِیْنَ ۔ اَلْفِتْنَةُ ٭ هٰهُنَا فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ

---

٭ حاشیہ ۔ براہین احمدیہ میں تین فتنوں کا ذکر ہے۔ اول بڑا فتنہ عیسائی پادریوں کا جنہوں نے مکاری سے تمام جہاں میں شور مچا دیا کہ آتھم کی پیشگوئی جھوٹی نکلی۔ اور یہودی صفت مولویوں اور ان کے ہم مشرب مسلمانوں کو ساتھ ملا لیا۔ دیکھو صفحہ ۲۴۱۔ دوسرا فتنہ جو دوسرے درجہ پر ہے محمد حسین بٹالوی کا فتنہ ہے جس فتنہ کی نسبت براہین کے صفحہ ۵۱۰ میں یہ لکھا ہے وَاِذْ یَمْكُرُ بِكَ الَّذِیْ كَفَرَ اَوْقِدْ لِیْ یَاهَامَانُ لَعَلِّیْ اَطَّلِعُ اِلٰی

اولوا العزم۔ قل رب ادخلنی مدخل صدق ولا تیئس من روح اللہ الا ان روح اللہ قریب۔ الا ان نصر اللہ قریب۔ یاتیک من کل فج عمیق۔ یاتون من کل فج عمیق۔ ینصرک اللہ من عندہ۔ ینصرک رجال نوحی الیھم من السماء۔ لا مبدل لکلمات اللہ۔ انا فتحنا لک فتحاً مبینا۔ یعنے پادری لوگ اور یہودی صفت مسلمان تجھ سے راضی نہیں ہونگے۔ اور خدا کے بیٹے اور بیٹیاں انہوں نے بنا رکھی ہیں۔ ان کو کہہ دے۔ کہ خدا وہی خدا ہے جو ایک ہے اور بے نیاز ہے نہ اس کا کوئی بیٹا اور نہ وہ کسی کا باپ اور نہ کوئی اس کا ہم کفو اور یہ لوگ مکر کرینگے (یہ آتھم کی ظہور پیشگوئی کی طرف اشارہ ہے) اور خدا بھی مکر کریگا کہ ان کو ذرا مہلت دیگا۔ تا اپنے جھوٹے خیالات سے خوش ہو جائیں۔ اور پھر فرمایا کہ اس وقت پادریوں اور یہود صفت مسلمانوں کی طرف سے ایک فتنہ برپا ہوگا۔ پس تو صبر کر جیسا کہ اولوالعزم نبیوں نے صبر کیا۔ اور خدا سے اپنے صدق کا ظہور مانگ یعنی دعا کر کہ پیشگوئی کے چھپانے میں جو جو پادریوں اور یہود صفت مسلمانوں نے لوگوں کو دھوکے دئے ہیں وہ دھوکے دور ہو جائیں۔ اور پھر فرمایا کہ خدا کی رحمت سے نومید نہ ہو۔ کیونکہ خدا کی رحمت

---

الہ موسیٰ۔ وانی لاظنہ من الکاذبین۔ تبت یدا ابی لھب وتب ما کان لہ ان یدخل فیھا الا خائفا۔ وما اصابک فمن اللہ الفتنۃ ھٰھنا فاصبر کما صبر اولوالعزم۔ الا انھا فتنۃ من اللہ لیحب حبا جما۔ حبا من اللہ العزیز الاکرم عطاءً غیر مجذوذ۔ یعنی وہ زمانہ یاد رکھ کہ جب ایک منکر تجھ سے مکر کرے گا۔ اور اپنے دوست ہامان کو کہے گا۔ کہ فتنہ کی آگ بھڑکا کہ میں موسیٰ کے خدا پر اطلاع پانا چاہتا ہوں۔ اور میں گمان کرتا ہوں کہ وہ جھوٹا ہے۔ ابولہب کے دونوں ہاتھ ہلاک ہو گئے۔ اور وہ آپ بھی ہلاک ہو گیا۔ اسکو نہیں چاہیئے تھا۔ کہ تکفیر اور تکذیب کے امر میں دخل دیتا مگر یہ کہ ڈرتا ہوا ان باتوں کو پوچھ لیتا کہ جو اسکو سمجھ نہیں آتی تھیں۔ اور تجھے جو کچھ پہنچے گا وہ خدا کی طرف سے ہے۔ اس جگہ ایک فتنہ ہوگا پس تجھے صبر کرنا چاہیئے جیسا کہ اولوالعزم نبی صبر کرتے رہے۔ یاد رکھ کہ وہ فتنہ خدا کی طرف سے ہوگا۔ تا وہ تجھ سے بہت ہی پیار کرے خدا کا پیار جو اللہ عزیز اکرم ہے۔ یہ وہ عطا ہے جو واپس نہیں لی جائیگی۔ اس وقت مجھے یہ سمجھ آیا ہے۔ کہ الہام میں ہامان سے مراد نذیر حسین محدث دہلوی ہے۔ کیونکہ پہلے سب سے محمد حسین اس کی طرف التجا لے گیا۔ اور یہ کہا کہ اوقد لی یا ھامان اس کا یہ مطلب ہے کہ تکفیر کی بنیاد ڈال دے۔ تا دوسرے اس کی پیروی کریں۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ نذیر حسین کی عاقبت تباہ ہے اگر توبہ کرکے نہ مرے۔ اور ممکن ہے۔ کہ ابولہب سے مراد بھی نذیر حسین ہی ہو۔ اور محمد حسین کا انجام اس آیت پر ہو۔ آمنت بالذی آمنت بہ بنو اسرائیل۔ کیونکہ بعض رویا اس عاجز کی اس تاویل کی موید ہیں۔ پس خدا کے فضل سے کچھ تعجب

اس ابتلاء کے دنوں کے بعد جلد آئیگی۔ خدا کی نصرت ہر ایک راہ سے آئیگی۔ لوگ دور دور سے تیرے پاس
آئیں گے۔ خدا نشان دکھلانے کیلئے اپنے پاس سے تیری مدد کرے گا۔ یعنی بلاواسطہ نشان دکھائے گا۔
اور نیز وہ لوگ بھی مدد کریں گے۔ جن کے دلوں پر ہم خود آسمان سے وحی نازل کرینگے یعنی بعض نشان بالواسطہ
بھی ہم ظاہر کرینگے۔ مطلب یہ کہ بعض پیشگوئیاں براہ راست ظہور میں آئینگی۔ اور بعض کے ظہور کے لئے
ایسے انسان واسطہ ٹھہر جائینگے۔ جن کے دلوں میں ہم ڈال دینگے۔ خدا کی باتیں کبھی نہیں ٹلیں گی۔ اور کوئی
نہیں جو ان کو روک سکے۔ ہم پادریوں کے مکر کے بعد ایک کھلی کھلی فتح تجھ کو دینگے۔

ان الہامات میں خدا تعالےٰ نے صاف لفظوں میں فرما دیا۔ کہ اول پادری لوگ اور بیہودہ صفت
مسلمان مکر کے رو سے ایک پیشگوئی کی حقیقت کو چھپائیں گے تا تیری سچائی چھپی رہے۔ اور ظاہر
نہ ہو۔ پھر بعد اس کے یوں ہوگا۔ کہ ہم ارادہ فرمائینگے کہ تیری سچائی ظاہر ہو اور تیری پیشگوئیوں کی حقانیت کھل
جائے۔ تب ہم دو قسم کے نشان ظاہر کریں گے۔ ایک وہ جن میں انسانوں کے افعال کا دخل نہیں جیسے مذہبی
جلسہ میں پہلے سے ظاہر کیا گیا کہ یہ مضمون تمام پر غالب رہے گا۔
اور اس پیشگوئی کے پورا کرنے میں انسانوں کا ذرہ دخل نہیں ہوگا چنانچہ ایسا ہی ہوا

---

نہیں کہ یہ متواتر تائیدوں کو دیکھکر آخر توبہ کرے اور ہامان مارا جائے۔ تیسرا فتنہ جو تیسرے درجہ پر ہے لیکھرام کی
موت کا فتنہ ہے۔ یعنی آریوں کی بدگمانیاں اور ضرر رسانی کے لئے پوشیدہ کوششیں جیسا کہ پیسہ اخبار میں
بھی اُن کے قتل کے ارادوں کا ذکر ہے۔ اور براہین احمدیہ کے صفحہ ۵۵۷ میں اس فتنہ اور اس کے ساتھ
کے نشان کی نسبت یہ الہام ہے۔ میں اپنی چمکار دکھلاؤں گا اپنی قدرت
نمائی سے تجھ کو اٹھاؤں گا۔ دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا
نے اس کو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کرے گا اور
بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کردیگا۔ الفتنۃ ھٰھنا فاصبر
کما صبر اولوا العزم فلما تجلّٰی ربّہ للجبل جعلہ دکًّا۔ یعنی اس جگہ ایک فتنہ ہوگا پس
صبر کر۔ اور جب خدا مشکلات کے پہاڑ پر تجلی کرے گا۔ تو انہیں پاش پاش کردے گا۔ یہ براہین احمدیہ کے
الہام ہیں۔ مگر اس تحریر کے وقت ابھی ایک الہام ہوا اور وہ یہ ہے۔

سلامت بر تو اے مرد سلامت

بلکہ مخالفانہ کوششیں ہوئیں۔ اور ہر ایک چاہتا تھا۔ کہ میرا مضمون غالب رہے۔ آخر پیشگوئی کے مضمون کے موافق ہمارا مضمون غالب ہُوا۔ اور دوسرے ان الہامات براہین احمدیہ میں یہ وعدہ تھا۔ کہ ہم وہ نشان ظاہر کرینگے جن میں انسانوں کے افعال کا دخل ہوگا۔ سو اس کے مطابق لیکھرام کی نسبت پیشگوئی ظہور میں آئی۔ کیونکہ یہ نشان بالواسطہ ظاہر ہُوا اور کسی نے لیکھرام کو قتل کر دیا۔ پس ظاہر ہے کہ اس پیشگوئی میں کسی انسان کے دلکو خدا نے ابھارا تا اسکو قتل کرے اور ہر ایک پہلو سے اسکو موقعہ دیا کہ تا وہ اپنا کام انجام تک پہنچاوے × پس خدا تعالیٰ نے جو فتح عظیم کے ذکر کرنے سے پہلے پیشگوئی کے ظاہر کرنے کیلئے دو مختلف فقروں کو ذکر فرمایا اول یہ کہ ینصرک اللہ من عندہ دوم یہ کہ ینصرک رجال نوحی الیہم من السماء اس تقسیم کی یہی وجہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے پادریوں کو شرمندہ کرنے کیلئے فرمایا کہ اگر تم نے ہمارے ایک نشان کو مخفی کرنا چاہا تو کیا حرج ہے ہم اسکے عوض میں دو نشان ظاہر کرینگے۔ ایک نشان جو بلا واسطہ ہمارے ہاتھ سے ہوگا اور دوسرا وہ نشان جو ایسے لوگوں کے ہاتھ سے ظہور میں آجائے گا۔ جن کے دلوں میں ہم ڈالدینگے کہ تم ایسا کرو تب فتح عظیم ہوگی۔ اب انصاف سے دیکھو اور ایمان سے نظر کرو۔ کہ یہ دونوں نشان یعنی نشان جلسہ مذاہب اور نشان موت لیکھرام ۱۷ برس بعد شائع ہونے براہین احمدیہ کے ظہور میں آئے ہیں۔ کیا یہ انسان کی طاقت ہو سکتی ہے؟

یہ بھی ظاہر ہے کہ جلسہ مذاہب سے پہلے جو اشتہار الہامی شائع کئے گئے تھے۔ ان میں صاف طور پر لکھا گیا تھا۔ کہ خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ یہ مضمون تمام مضامین پر غالب رہیگا چنانچہ ایسا ہی ہُوا۔ دیکھو اخبار سول ملٹری گزٹ اخبار آبزرور۔ مخبر دکن۔ پیسہ اخبار۔ سراج الاخبار۔ مشیر ہند۔ وزیر ہند سیالکوٹ۔ صادق الاخبار بہاولپور۔ پس یہ خدا کا بلا واسطہ فعل تھا۔ کہ ہر یک دل کی خواہش کے مخالف اُن سے اقرار کرایا کہ وہی مضمون غالب رہا۔ مگر دوسرے نشان میں قاتل کے دل میں قتل کی خواہش ڈالدی اور اس طرح پر دونوں نشان بلا واسطہ اور بالواسطہ خلق اللہ کو دکھلا کر پادریوں اور اسلامی مولویوں اور ہندوؤں کے مکر کو ایک دم میں پاش پاش کر دیا۔ اور ممکن نہ تھا کہ وہ اپنی شرارتوں سے باز آجاتے جب تک خدا ایسے کھلے کھلے نشان ظاہر نہ کرتا۔ اسی کی طرف وہ براہین احمدیہ کے صفحہ ۵۰۶ میں اشارہ فرماتا ہے اور کہتا ہے لم یکن الذین کفروا من اھل الکتاب والمشرکین منفکین حتی تاتیھم البینۃ وکان کیدھم عظیما یعنی ممکن نہ تھا کہ نصاریٰ اور مخالف مسلمان اور ہندو اپنے انکاروں سے باز آجاتے۔ جب تک اُن کو کھلا کھلا نشان نہ ملتا۔ اور ان کا مکر بہت بڑا تھا۔ پھر بعد اس کے اسی صفحہ میں فرمایا کہ اگر خدا ایسا نہ کرتا تو دنیا میں اندھیر پڑ جاتا۔ یہ لیکھرام کی طرف

× پیسہ اخبار اور مخبر گورنمنٹ میں لکھا ہے کہ لیکھرام کا ایک عورت سے ناجائز تعلق تھا یعنی اس عورت کے کسی وارث کے ہاتھ سے قتل کیا گیا۔ کیسی ذلت کی موت ہے اور اگر اسی کا نام شہادت ہے تو گویا یوں کہنا چاہیئے۔ کہ وہ کسی عورت کی نگہ کی چھری سے شہید ہو چکا تھا۔ آخر وہی چھری قہری صورت پر اس کو لگ گئی۔ اگر قتل کا سبب یہی ہے۔ تو لیکھرام کی پاک زندگی کا خوب ثبوت ہے۔ منہ

اشارہ ہے۔ کہ پادریوں نے آتھم کی پیشگوئی کو باعث اپنے اخفا کے لوگوں پر مشتبہ کر دیا تھا۔ پس اگر لیکھرام کی نسبت جو پیشگوئی تھی۔ جس کی شوخیوں نے ثابت کر دیا تھا کہ وہ رجوع کرنیوالا نہیں ایسی ہی مخفی رہ جاتی تو تمام حق خاک میں مل جاتا۔ اور نادان لوگوں کے خیالات سخت ناپاک ہو جاتے۔ اور جاہل قریب قریب دہریوں کے بن جاتے۔ سو آسمانوں اور زمینوں کے مالک نے چاہا کہ لیکھرام حق کے اظہار کا فدیہ ہو۔ اور سچے دین کی سچائی ظاہر کرنے کے لئے بطور بلیدان کے ہو جائے۔ سو وہی ہوا جو خدا نے چاہا۔ ایک انسان کے مارے جانیکی ہمدردی بجائے خود ہے۔ مگر یہ بات بہت دلوں کو تاریکی سے نکالنے والی ہے۔ کہ خدا نے جلسہ مذاہب کے نشان کے بعد ایک عظیم الشان نشان دکھلایا۔ چاہیئے کہ ہر یک روح اُس ذات کو **سجدہ** کرے جس نے ایک بندہ کی جان لے کر ہزاروں مُردوں کو زندہ کرنے کی بنیاد ڈالی۔ اور پھر اسی پیشگوئی کی طرف براہین احمدیہ کے صفحہ ۵۲۲ میں یہ الہام اشارہ فرماتا ہے کہ "**بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید و پائے محمدیان بر منار بلند تر محکم افتاد۔ پاک محمد مصطفےٰ نبیوں کا سردار۔ رب الافواج اس طرف توجہ کریگا۔** اس نشان کا مدعا یہ ہے کہ قرآن شریف خدا کی کتاب اور میرے مُنہ کی باتیں ہیں۔" پس جس عظیم الشان نشان کا اس الہام میں وعدہ ہے وہ یہی ہے۔ جس سے مطابق الہام ہذا کے اعلاء کلمہ اسلام ہوا۔ اور صفحہ ۵۵۷ براہین احمدیہ میں اسی نشان کا ذکر ہے۔ جس کا پہلا فقرہ یہ ہے کہ میں اپنی چمکار دکھلاؤں گا یعنی ایک جلالی نشان ظاہر کروں گا۔ اور سُرمہ چشم آریہ میں ایک کشف ہے جس کو گیارہ برس ہو گئے۔ جس کا ماحصل یہ ہے۔ کہ خدا نے ایک خون کا نشان دکھلایا۔ وہ خون کپڑوں پر پڑا جواب تک موجود ہے یہ خون کیا تھا وہی لیکھرام کا خون تھا۔ خدا کے آگے جھک جاؤ کہ وہ برتر اور بے نیاز ہے۔ !!!

بعض آریہ اخبار والوں نے یہ تعجب کیا کہ لیکھرام کی نسبت جو پیشگوئی کی گئی ہے۔ اور اُس کی مدت بتائی گئی۔ دن بتایا گیا۔ موت کا ذریعہ بتایا گیا۔ یہ باتیں کب ہو سکتی ہیں۔ جب تک ایک بھاری سازش اس کی بنیاد نہ ہو چنانچہ پرچہ ضمیمہ سماچار لاہور ۱۰ مارچ ۱۸۹۷ء اور ضمیمہ انیس ہند میرٹھ ۱۰ مارچ ۱۸۹۷ء نے اس بارے میں بہت زہر اُگلا ہے۔ ایڈیٹر انیس ہند اپنے پرچہ کے ۱۳ صفحہ میں لکھتا ہے۔ کہ "ہمارا ماتھا تو اسی وقت ٹھنکا تھا جب مرزا غلام احمد قادیانی نے آپکی وفات کی بابت پیشینگوئی کی تھی۔ ورنہ ان حضرت کو کیا علم غیب تھا؟" اب واضح ہو۔ کہ یہ تمام صاحب آپ اس بات کو تنقیح طلب ٹھہراتے ہیں۔ کہ کیا خدا نے اس شخص کو علم غیب دیا تھا؟ اور کیا خدا سے ایسا ہونا ممکن ہے؟ سو اس وقت ہم بطور نمونہ بعض اور پیشگوئیوں کو درج کرتے ہیں۔ تا ان **نظائر** کو دیکھ کر آریہ صاحبوں کی آنکھیں **کھُلیں**۔ اور وہ یہ ہیں۔

**اوّل** - احمد بیگ ہوشیار پوری کی موت کی پیشگوئی جس کی نسبت لکھا گیا تھا۔ کہ وہ تین برس کی میعاد میں فوت ہو جائے گا۔ اور ضرور ہے کہ اپنے مرنے سے پہلے اور مصیبتیں بھی دیکھے چنانچہ اس نے اس اشتہار کے بعد اپنے پسر کے فوت ہونے کی مصیبت دیکھی۔ اور پھر اس کی ہمشیرہ عزیزہ کی وفات کا ناگہانی واقعہ اس کی نظر کے سامنے وقوع میں آیا۔ اور بعد اس کے وہ تین سال کی میعاد کے اندر خود بمقام ہوشیار پور فوت ہو گیا۔ ✤ اب بتاؤ کہ اس کی موت میں میری طرف سے کس کے ساتھ سازش ہوئی تھی۔ کیا تپ محرقہ کے ساتھ ؟!

**دوسری** پیشگوئی شیخ مہر علی رئیس ہوشیار پور کی مصیبت کے بارے میں تھی۔ جو اس پر ناحق کے خون کا الزام لگایا گیا تھا۔ شیخ مذکور ہوشیار پور میں زندہ موجود ہے۔ اس کو پوچھو کہ کیا اس مقدمہ کے آثار ظاہر ہونے سے پہلے میں نے **اپنے خدا** سے خبر پاکر کوئی اطلاع اس کو دی ہے یا نہیں ؟

**تیسری** پیشگوئی سردار محمد حیات خان جج کی نسبت اسوقت کی گئی تھی جبکہ سردار مذکور ایک ناحق کے الزام میں ماخوذ ہو گیا تھا۔ اب پوچھنا چاہیئے۔ کہ کیا درحقیقت کوئی ایسی پیشگوئی نامبردہ کی مخلصی کے بارے میں پیش از وقت کی گئی تھی یا اب بنائی گئی ہے۔ اور مجھے یاد پڑتا ہے کہ اس پیشگوئی کا براہین میں بھی ذکر ہے۔

---

✤ اس پیشگوئی کے دو حصے تھے ایک احمد بیگ کی نسبت اور ایک اس کے داماد کی نسبت۔ اور ہر پیشگوئی کے بعض الہامات میں جو پہلے شائع ہو چکے تھے یہ شرط تھی۔ کہ توبہ اور خوف کے وقت موت میں تاخیر ڈال دی جائے گی۔ سو افسوس کہ احمد بیگ کو اس شرط سے فائدہ اٹھانا نصیب نہ ہوا۔ کیونکہ اس وقت اس کی بدقسمتی سے اس نے اور اس کے تمام عزیزوں نے پیشگوئی کو انسانی مکر اور فریب پر حمل کیا اور ٹھٹھا اور ہنسی شروع کر دی۔ اور وہ ہمیشہ ٹھٹھا اور ہنسی کرتے تھے۔ کہ پیشگوئی کے وقت نے اپنا منہ دکھلا دیا۔ اور احمد بیگ ایک محرقہ تپ کے ایک دو دن کے حملہ سے ہی اس جہان سے رخصت ہو گیا۔ تب تو ان کی آنکھیں کھل گئیں۔ اور داماد کی بھی فکر پڑی اور خوف اور توبہ اور نماز روزہ میں عورتیں لگ گئیں۔ اور مارے ڈر کے ان کے کلیجے کانپ اٹھے۔ پس ضرور تھا۔ کہ اس درجہ کے خوف کے وقت خدا اپنی شرط کے موافق عمل کرتا۔ سو وہ لوگ سخت احمق اور کاذب اور ظالم ہیں جو کہتے ہیں۔ کہ داماد کی نسبت پیشگوئی پوری نہیں ہوئی۔ بلکہ وہ بدیہی طور پر حالت موجودہ کے موافق پوری ہو گئی۔ **اور دوسرے پہلو کی انتظار ہے۔** منہ

**چوتھی** پیشگوئی سید احمد خان صاحب کے۔سی۔ایس۔آئی کی نسبت خدا تعالیٰ سے الہام پاکر اشتہار یکم فروری ۱۸۸۶ء میں کی گئی تھی۔ کہ ان کو کوئی سخت صدمہ پہنچنے والا ہے۔ اب سید احمد خان صاحب کو پوچھنا چاہیئے۔ کہ اس پیشگوئی کے بعد آپکو کوئی سخت صدمہ پہنچا ہے یا نہیں جو معمولی ہم وغم نہ ہو بلکہ وہ امر ہو۔ جو جان کو زیر و زبر کرنیوالا ہو۔

**پانچویں** پیشگوئی میں نے اپنے لڑکے **محمود** کی پیدائش کی نسبت کی تھی۔ کہ وہ اب پیدا ہوگا۔ اور اس کا نام محمود رکھا جائے گا۔ اور اس پیشگوئی کی اشاعت کے لئے سبز ورق کے اشتہار شائع کئے گئے تھے۔ جواب تک موجود ہیں۔ اور ہزاروں آدمیوں میں تقسیم ہوئے تھے۔ چنانچہ وہ لڑکا پیشگوئی کی میعاد میں پیدا ہوا اور اب نویں سال میں ہے ✤

**چھٹی** پیشگوئی **شریف** کے بارے میں جو میرا تیسرا لڑکا ہے کی گئی تھی۔ اور رسالہ نور الحق میں پیش از وقت خوب شائع ہو گئی تھی۔ چنانچہ اسکے موافق لڑکا پیدا ہوا۔ جواب خدا کے فضل سے چند روز تک دوسرے سال کو ختم کرنے والا ہے۔

**ساتویں** پیشگوئی اشتہار ۱۸۸۶ء میں لیکھرام کے بارے میں تھی۔ جو وہ قصد پنجاب سے ناکام رہیگا اور صدہا ہندو اور مسلمانوں کو عام جلسوں میں یہ پیشگوئی سنادی گئی تھی۔

**آٹھویں** پیشگوئی جلسہ مذاہب کے نتیجہ کی نسبت تھی۔ کہ اس میں میرا مضمون غالب رہیگا۔ اور یہ اشتہارات لاہور اور دوسرے مقامات میں پیش از وقت ہزارہا ہندو مسلمانوں میں تقسیم کر دئے گئے تھے۔ اب سول ملٹری کو پوچھو اور آبزرور سے سوال کرو اور مشیر ہند اور وزیر ہند اور پیسہ اخبار اور صادق الاخبار اور سراج الاخبار اور مخبر دکن کو ذرا غور سے پڑھو تا معلوم ہو کہ کس زور سے الہام الٰہی نے اپنی سچائی ظاہر کی۔

**نویں** پیشگوئی قادیان کے ایک ہندو بشمبر داس نام کے ایک فوجداری مقدمہ کے متعلق تھی۔ یعنی بشمبر داس

---

✤ بعض جاہل محض جہالت سے یہ شبہ پیش کرتے ہیں۔ کہ جب پہلے لڑکے کا اشتہار دیا تھا۔ اس وقت لڑکی کیوں پیدا ہوئی۔ مگر وہ خوب جانتے ہیں کہ اس اعتراض میں وہ سراسر خیانت کر رہے ہیں۔ اگر وہ سچے ہیں۔ تو ہمیں دکھلا دیں۔ کہ پہلے اشتہار میں یہ لکھا تھا کہ پہلے ہی حمل میں بلا واسطہ لڑکا پیدا ہو جائے گا۔ اور اگر پیدا ہونے کے لئے کوئی وقت اس اشتہار میں بتلایا نہیں گیا تھا تو کیا خدا کو اختیار نہیں تھا کہ جس وقت چاہتا اپنے وعدہ کو پورا کرتا۔ ہاں سبز اشتہار میں صریح لفظوں میں بلا توقف لڑکا پیدا ہونے کا وعدہ تھا۔ سو محمود پیدا ہو گیا۔ کس قدر یہ پیشگوئی عظیم الشان ہے۔ اگر خدا کا خوف ہے تو پاک دل کے ساتھ سوچو! منہ

بقید ایک سال مقید ہو گیا تھا۔ اور اُس کے بھائی **شرمپت** نام نے جو سرگرم آریہ ہے مجھ سے دُعا
کی التجا کی تھی۔ اور نیز پوچھا تھا کہ اس کا انجام کیا ہو گا۔ میں نے دعا کی اور کشفی نظر سے میں نے دیکھا کہ میں
اس دفتر میں گیا ہوں جہاں اس کی قید کی مثل تھی۔ میں نے اس مثل کو کھولا۔ اور برس کا لفظ کاٹ کر اس کی جگہ
چھ مہینے لکھدیا۔ اور پھر مجھے الہام الٰہی سے بتلایا گیا۔ کہ مثل چیف کورٹ سے واپس آئے گی اور برس کی جگہ
چھ مہینے رہ جائیگی لیکن بری نہیں ہوگا۔ چنانچہ میں نے یہ تمام کشفی واقعات شرمپت آریہ کو جواب تک
زندہ موجود ہے نہایت صفائی سے بتلا دئے۔ اور جب میں نے بتلایا اور بعینہ وہ باتیں ظہور میں آگئیں۔
تو اس نے میری طرف لکھا کہ آپ خدا کے نیک بندے ہو اس لئے اُس نے آپ پر غیب کی باتیں ظاہر کر دیں۔ پھر میّنے

---

نوٹ۔ پنڈت لیکھرام کا اس طرز سے مارا جانا آریہ صاحبوں کو ایک سبق دیتا ہے اور وہ یہ کہ آئندہ کسی نو مسلم کے شدھ کرنے کے لئے کوشش نہ کریں۔ اگر کوئی اسلام میں داخل ہوتا ہے تو اس کو ہونے دیں۔ آخر شدھ ہونے والے کو دیکھ لیا۔ کہ اس کا نتیجہ کیا ہوا۔ اور دوسرے اس واقعہ سے یہ بھی سبق ملتا ہے کہ آئندہ یہ خواہش نہ کریں۔ کہ کوئی دوسرا لیکھرام یعنی بدزبانیوں میں اس کا ثانی تلاش کرنا چاہیئے۔ لیکن اگر فی الواقعہ وہ بات صحیح ہے جو پیسہ اخبار اور سفیر میں لکھی گئی ہے یعنی یہ کہ اس کے قتل کا سبب صرف بدکاری ہے۔ اور یہ کام کسی غیرت مند لڑکی کے باپ یا خاوند کا ہے جیسا کہ بقول پیسہ اخبار کثرت رائے اسی طرف ہے۔ تو آئندہ نیک چلن واعظ تلاش کرنا چاہیئے۔ یا تعجب کی بات ہے کہ جس حالت میں بموجب بیان پیسہ اخبار کے زیادہ مشہور روایت یہی ہے کہ واردات قتل کا موجب کوئی ناجائز تعلق ہے تو کیوں اس طرف تحقیقات کیلئے توجہ نہیں کی جاتی۔ اور کیوں ایسے ہندوؤں کے اظہار نہیں لئے جاتے جن کے منہ سے یہ باتیں نکلیں۔ اور کیا بعید ہے کہ وہی بات ہو۔ کہ **ڈھنڈورا شہر میں لڑکا بغل میں۔ منہ**

---

نوٹ۔ بعض صاحب عیسائیوں میں سے اعتراض کرتے ہیں۔ کہ اگرچہ لیکھرام کی نسبت پیشگوئی پوری ہو گئی۔ مگر ہندوؤں نے اس کو مرنے کے بعد ذلت کی نظر سے نہیں دیکھا۔ ایسا عذر ایک عیسائی کے مُنہ سے نکلنا نہایت افسوس کی بات ہے۔ بھلا منصف بتلا دیں۔ کہ جب ہم نے پیشگوئی کے پورا ہونے کو اسلام کی سچائی کا ایک معیار ٹھہرایا تھا۔ اور خدا نے لیکھرام کو مار کر مسلمانوں کی ہندوؤں پر ڈگری کر دی تو اس حالت میں نہ صرف لیکھرام بلکہ بحیثیت مذہبی اس تمام فرقہ کی عزت میں فرق آگیا۔ رہی لاش کی عزت۔ تو لاش کا ڈاکٹر کے ہاتھ سے چیرا جانا کیا یہ عزت کی بات ہے۔ اور چال چلن کی عزت کا یہ حال ہے کہ پیسہ اخبار ۱۲ مارچ ۱۸۹۷ء میں لکھا ہے کہ "اس شخص کے مارے جانے کی مشہور روایت یہ ہے کہ یہ شخص کسی عورت سے ناجائز تعلق رکھتا تھا۔ اور یہی عام طور پر کہا جاتا اور یقین کیا جاتا ہے" فقط پس اس سے زیادہ ذلت کا اور کیا نمونہ ہو گا۔ کہ جان بھی گئی اور اکثر شہر کے لوگ اس کی وجہ بدکاری ٹھہراتے ہیں۔ منہ

---

**نوٹ**۔ ایک نشان عقلمندوں کے لئے یہ ہے۔ کہ شیخ نجفی نے چالیس دقیقہ میں نشان دکھلانے کا وعدہ کیا تھا۔ اور ہم نے یکم فروری ۱۸۹۷ء سے چالیس روز میں۔ دیکھو حاشیہ اشتہار یکم فروری ۱۸۹۷ء صفحہ ۳ جس کی عبارت یہ ہے۔ اگر نشانے از ما در میان مدت یعنی چہل روز بظہور آمد و از نشان یعنی از شیخ نجفی چیزے بظہور نیامد ہمیں دلیل بر صدق ما و کذب شاں خواہد بود۔ سو یکم فروری ۱۸۹۷ء سے ۳۱ دن تک یعنی چالیس روز کے اندر نشان موت پنڈت لیکھرام وقوع میں آگیا۔ نجفی صاحب یہ تو بتلا دیں کہ یکم فروری ۱۸۹۷ء سے آج تک کتنے دقیقے گذر گئے ہیں۔ افسوس کہ نجفی نے کسی منارہ سے گر کے بھی نہ دکھلایا۔

گر ہمیں لاف و گذاف و شیخی است + شیخ نجدی ہستہ از صد نجفی است

براہین احمدیہ میں یہ تمام الہام اور کشف شائع کر دیا۔ یہ شخص شرمپت نہایت متعصب آریہ ہے جسکو میرے خیال میں آریہ مذہب کی حمایت میں خدا کی بھی کچھ پرواہ نہیں۔ مگر بہرحال خدا نے اس کو میرا گواہ بنا دیا۔ اگر میں نے اس قصہ میں ایک ذرہ جھوٹ بولا ہے تو وہ قسم کھاکر ایک اشتہار اس مضمون کا شائع کر دے کہ میں پرمیشر کی قسم کھاکر کہتا ہوں۔ کہ یہ بیان سراسر جھوٹ ہے۔ اور اگر جھوٹ نہیں تو میرے پر ایک برس تک سخت عذاب نازل ہو* پس اگر اس پر وہ فوق العادت عذاب نازل نہ ہوا کہ خلقت بول اٹھے کہ یہ خدا کا عذاب ہے تو مجھے جس موت سے چاہو ہلاک کرو۔ اسمیں میری طرف سے یہ شرط ہے کہ انسان کے ذریعہ سے وہ عذاب نہ ہو محض بلاواسطہ آسمانی عذاب ہو۔

یہ تو ممکن ہے کہ یہ شخص قوم کی رعایت سے یونہی انکار کر دے۔ یا بغیر اس قسم پیش کردہ کے اشتہار بھی دیدے۔ کیونکہ میں نے اس قوم میں خدا کا خوف نہیں پایا۔ مگر ممکن نہیں کہ وہ قسم کھا دے اگرچہ دوسرے آریہ اُس کو ہلاک کر دیں۔ لیکن اگر قسم کھالے۔ تو خدا کی غیرت ایک بھاری نشان دکھائیگی۔ ایسا نشان دکھائے گی کہ دُنیا میں فیصلہ ہو جائے گا۔ اور زمین آسمانی نور سے بھر جائیگی۔

## دسواں نشان

یہ ہے کہ خدا نے پنڈت دیانند کے مرنے سے تین مہینے یا چار مہینے پہلے اسکی موت کی مجھ کو خبر دی اور میں نے اسی آریہ کو جس کا قبل اس سے ذکر ہو چکا ہے خبر دیدی۔ اور نیز اور کئی لوگوں کو اطلاع کی۔ چنانچہ اس الہام کے بعد عرصہ مذکورہ بالا تک پنڈت مذکور کے مرنے کی خبر آگئی۔ یہ پیشگوئی بھی براہین احمدیہ میں درج ہے۔ اگر وہ آریہ منکر ہو تو میرا وہی جواب ہے جو میں پہلے دے چکا ہوں۔

**گیارھویں** پیشگوئی یہ ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے الہام سے مجھ کو خبر دی تھی۔ کہ تجھے زبان عربی میں ایک اعجازی بلاغت و فصاحت دی گئی ہے اور اُس کا مقابلہ کوئی نہیں کریگا۔ اس پیشگوئی کی طرف براہین احمدیہ کے صفحہ ۲۳۹ میں اشارہ ہے جہاں فرمایا۔ ان ھذا الا قول البشر و اعانہ علیہ قوم اخرون۔ قل ھاتوا برھانکم ان کنتم صادقین۔ ھذا من رحمۃ ربک یتم نعمتہ علیک لیکون آیۃ للمومنین۔ یعنی مخالف کہیں گے کہ یہ تو انسان

* جو کچھ شرمپت آریہ کا قصہ بیان کیا گیا ہے اس میں ایک ذرہ مبالغہ کی آمیزش نہیں میں خدا تعالیٰ کی قسم کھاکر کہتا ہوں۔ کہ یہ بالکل سچ اور صحیح ہے۔ پس جو شخص میرے پر مبالغہ در بات کو زیادہ کر دینے کی تہمت لگا دے وہ ظلم کرتا ہے اور ظلم کا علاج وہی ہے جو میں نے لکھ دیا ہے۔ منہ

کا قول ہے۔ اور اور لوگوں نے اس کی مدد کی ہے۔ کہہ اس پر دلیل لاؤ۔ اگر تم سچے ہو یعنی مقابلہ کر کے دکھلاؤ۔ بلکہ یہ خدا کی رحمت سے ہے۔ تا وہ اپنی نعمت تیرے پر پوری کرے اور تا مومنوں کے لئے نشان ہو یعنی تیری سچائی پر یہ ایک نشان ہو گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔* اس عرصہ میں بہت سی عمدہ عمدہ کتابیں زبان عربی میں بالالتزام محاسن ادب و بلاغت و فصاحت اس عاجز نے لکھیں۔ اور مخالفین کو ان کے مقابلہ کیلئے ترغیب دلائی۔ یہاں تک کہ پانچہزار روپیہ تک انعام دینا کیا اگر وہ نظیر بنا سکیں لیکن وہ مقابل ان کتابوں کے کچھ بھی لکھ نہ سکے۔ سو اگر یہ خدا تعالیٰ کا فعل نہ ہوتا تو صدہا کتابیں مقابلہ پر لکھی جاتیں خصوصاً اس حالت میں کہ جبکہ اپنے صدق و کذب کا مدار انہیں پر رکھا گیا تھا۔ اور صاف لفظوں میں کہہ دیا گیا تھا کہ اگر وہ اس نشان کو بالمقابل کسی تالیف کے پیش کرنے سے توڑ سکیں۔ تو ہمارا دعویٰ جھوٹا ٹھہریگا۔ لیکن وہ لوگ مقابلہ سے بالکل عاجز رہے۔ اور ایسا ہی وہ پادری صاحبان جو ادنیٰ ادنیٰ جاہل مرتد کا نام مولوی رکھ دیتے ہیں۔ اس مقابلہ اور معارضہ سے ایسے عاجز ہوئے جو اس طرف انہوں نے مونہہ بھی نہیں کیا۔ اور اس پیشگوئی میں کمال یہ ہے کہ یہ ان عربی کتابوں کے وجود سے سولہ سترہ برس پہلے لکھی گئی۔ کیا انسان ایسا کر سکتا ہے۔ ؟!!

**بارھویں** پیشگوئی جو براہین احمدیہ کے صفحہ ۲۳۸ اور ۲۳۹ میں لکھی ہے **علم قرآن** ہے۔ اس پیشگوئی کا ماحصل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تجھکو علم قرآن دیا گیا ہے ایسا علم جو باطل کو نیست کرے گا۔ اور اسی پیشگوئی میں فرمایا۔ کہ دو انسان ہیں جن کو بہت ہی برکت دی گئی۔ ایک وہ **معلم** جس کا نام **محمد مصطفےٰ** صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور ایک یہ **متعلم** یعنے اس کتاب کا لکھنے والا۔ اور یہ اس آیت کی طرف بھی اشارہ ہے۔ جو قرآن شریف میں اللہ جل شانہ فرماتا ہے **و آخرین منھم لما یلحقوا بھم**۔ یعنی اس نبی کے اور شاگرد بھی ہیں جو ہنوز ظاہر نہیں ہوئے اور آخری زمانہ میں اُن کا ظہور ہو گا۔ یہ آیت **اسی عاجز** کی طرف اشارہ تھا۔ کیونکہ جیسا کہ ابھی الہام میں ذکر ہو چکا ہے۔ یہ عاجز روحانی طور پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے شاگردوں میں سے ہے۔ اور یہ پیشگوئی جو قرآنی تعلیم کی طرف اشارہ فرماتی ہے اسی کی تصدیق کے لئے کتاب کرامات الصادقین

* اسی پیشگوئی کا مؤید براہین احمدیہ کا وہ الہام ہے جہاں لکھا ہے یا احمد فاضت الرحمۃ علی شفتیک۔ یعنے اے احمد تیرے لبوں پر رحمت جاری کی گئی ہے یعنی فصاحت بلاغت۔ منہ

لکھی گئی تھی۔ جس کی طرف کسی مخالف نے رُخ نہیں کیا۔ اور مجھے اُس خدا کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ مجھے قرآن کے حقائق اور معارف کے سمجھنے میں **ہر ایک روح پر غلبہ دیا گیا ہے۔** اور اگر کوئی مولوی مخالف میرے مقابل پر آتا جیساکہ میں نے قرآنی تفسیر کے لئے بار بار انکو بلایا تو خدا انکو ذلیل اور شرمندہ کرتا۔ سو **فہم قرآن** جو مجھ کو عطا کیا گیا یہ اللہ جل شانہ کا ایک **نشان** ہے۔ میں خدا کے فضل سے امید رکھتا ہوں۔ کہ عنقریب **دنیا دیکھے گی** کہ میں اس بیان میں سچا ہوں۔ اور مولویوں کا یہ کہنا کہ قرآن کے معنے اسی قدر درست ہیں۔ جو احادیث صحیحہ سے نکل سکتے ہیں۔ اور اس سے بڑھکر بیان کرنا معصیت ہے چہ جائیکہ موجب کمال سمجھا جائے۔ یہ سراسر خیالات باطلہ ہیں۔ ہمارا یہ دعویٰ ہے۔ کہ قرآن اصلاح کامل اور تزکیہ اتم اور اکمل کے لئے آیا ہے اور وہ خود دعویٰ کرتا ہے کہ تمام کامل سچائیاں اس کے اندر ہیں۔ جیساکہ فرماتا ہے فِيهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ تو اس صورت میں ضرور ہے۔ کہ جہاں تک سلسلہ معارف علوم الٰہیہ کا ممتد ہو سکے وہاں تک قرآنی تعلیم کا بھی دامن پہنچا ہوا ہو۔ اور یہ بات صرف میں نہیں کہتا بلکہ قرآن خود اس صفت کو اپنی طرف منسوب کرتا ہے۔ اور اپنا نام اکمل الکتب رکھتا ہے۔ پس ظاہر ہے کہ اگر معارف الٰہیہ کے بارے میں کوئی حالت منتظرہ باقی ہوتی جس کا قرآن شریف نے ذکر نہیں کیا تو قرآن شریف کا حق نہیں تھا کہ وہ اپنا نام اکمل الکتب رکھتا۔ حدیثوں کو ہم اس سے زیادہ درجہ نہیں دے سکتے۔ کہ وہ بعض مقامات میں بطور تفصیل اجمالات قرآنی ہیں۔ سخت جاہل اور نااہل وہ اشخاص ہیں۔ کہ جو قرآن شریف کی تعریف اس طور سے نہیں کرتے۔ جو قرآن شریف میں موجود ہے۔ بلکہ اس کو معمولی اور کم درجہ پر لانے کیلئے کوشش کر رہے ہیں۔ غرض ایک پیشگوئی یہ بھی ہے۔ جو جناب الٰہی کی طرف سے مجھکو عطا ہوئی۔ جس کا مقابلہ کوئی مخالف نہیں کر سکا۔ اور خدا نے تمام معاندین کو ذلیل کیا۔ قرآن کے اعجازی معارف جو غیر محدود ہیں۔ اُن پر ایک یہ بھی دلیل ہے کہ ظاہر اور معمولی معنے تو ہر ایک مومن اور فاسق اور مسلم اور کافر کو معلوم ہیں۔ اور کوئی وجہ نہیں جو معلوم نہ ہوں۔ تو پھر نبیوں اور عارفوں کو ان پر کیا فوقیت ہوئی۔ اور پھر اس کے کیا معنی ہوئے کہ لَا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ۔

**تیرھویں** پیشگوئی وہ ہے جو براہین احمدیہ کے صفحہ ۲۴۱ میں لکھی گئی ہے اور وہ یہ ہے۔

الا ان نصر اللہ قریب - یاتیك من کل فج عمیق - یأتون من کل فج عمیق - یعنی خدا کی مدد تجھے دُور دُور سے پہنچے گی - اور لوگ دُور دُور سے تیرے پاس آئیں گے - چنانچہ ایسا ہی ہوا - اور ہمارے مخالف بھی جانتے ہیں - کہ ہندوستان کے کناروں تک ہمارے سلسلہ کے مددگار موجود ہیں - اور پشاور سے لے کر بمبئی اور مدراس اور کلکتہ تک لوگ دُور دُور کا سفر اُٹھا کر قادیان پہنچتے ہیں - اور یہ پیشگوئی سترہ سال کی ہے - اور اس وقت لکھی گئی تھی کہ جب اس رجوع خلائق کا نام ونشان نہ تھا - اب سوچنا چاہیئے کہ کیا یہ انسان کا فعل ہے ؟ کیا انسان اس بات پر قادر ہے کہ ایسی پوشیدہ اور نہاں در نہاں باتیں کہ ایک عمر کے بعد ظاہر ہونیوالی تھیں پہلے سے بتلا دے - ؟ !

**چودھویں** پیشگوئی جو براہین کے اسی صفحہ ۲۳۹ میں ہے یہ ہے هو الذی ارسل رسوله بالهدی ودین الحق لیظهره علی الدین کله ✤ لا مبدل لکلمات اللہ ظلموا وان اللہ علی نصرهم لقدیر - یعنی خدا وہ ہے جس نے اپنا رسول ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تاکہ اس دین کو تمام دینوں پر غالب کرے کوئی نہیں جو خدا کی باتوں کو ٹال سکے - ان پر ظلم ہُوا اور خدا ان کی مدد کرے گا - یہ آیات قرآنی الہامی پیرایہ میں اس عاجز کے حق میں ہیں - اور رسول سے مراد مامور اور فرستادہ ہے جو دین اسلام کی تائید کے لئے ظاہر ہُوا - اس پیشگوئی کا ماحصل یہ ہے کہ خدا نے جو اس مامور کو مبعوث فرمایا ہے یہ اس لئے فرمایا کہ تا اس کے ہاتھ سے دین اسلام کو تمام دینوں پر غلبہ بخشے - اور ابتدا میں ضرور ہے کہ اس مامور اور اس کی جماعت پر ظلم ہو لیکن آخر میں **فتح ہوگی** اور یہ دین اس مامور کے ذریعہ سے تمام ادیان پر غالب آجائے گا - اور دوسری تمام ملتیں بیّنہ کے ساتھ ہلاک ہو جائیں گی - دیکھو ! یہ کس قدر عظیم الشان پیشگوئی ہے اور یہ **وہی پیشگوئی** ہے - جو ابتدا سے اکثر علماء کہتے آئے ہیں کہ **مسیح موعود کے حق میں ہے اور اس کے وقت میں پوری ہوگی** - اور براہین احمدیہ میں سترہ برس سے مسیح موعود کے دعویٰ سے پہلے درج ہے - تا خدا اُن لوگوں کو شرمندہ کرے کہ جو اس عاجز کے دعویٰ کو انسان کا افترا خیال کرتے ہیں - براہین خود گواہی دیتی ہے - کہ اُس وقت اس عاجز کو اپنی نسبت مسیح موعود ہونیکا خیال بھی

✤ حدیثوں میں جو یہ پیشگوئی ہے کہ مسیح موعود کے وقت میں تمام ملتیں ہلاک ہو جائینگی مگر اسلام - اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ بجز اسلام کوئی مذہب باقی نہیں رہیگا - کیونکہ ایسا ہونا تو قرآن کے منافی ہے - اُن آیتوں میں غور کرو جہاں لکھا ہے کہ یہود و نصاریٰ قیامت تک رہینگے - بلکہ مطلب یہ ہے کہ تمام مذاہب مُردہ اور ذلیل ہو جائیں گے اور اسلام کے مقابل پر مر جائیں گے گر

نہیں تھا اور پُرانے عقیدہ پر نظر تھی۔ لیکن خدا کے الہام نے اُسی وقت گواہی دی تھی کہ تو مسیح موعود ہے۔ کیونکہ جو کچھ آثار نبویہ نے مسیح کے حق میں فرمایا تھا۔ الہام الٰہی نے اس عاجز پر جما دیا تھا۔ **یہاں تک** کہ اسی براہین احمدیہ میں نام بھی **عیسیٰ** رکھ دیا۔ چنانچہ صفحہ ۵۵۶ براہین احمدیہ میں یہ الہام موجود ہے۔ **یاعیسیٰ انی متوفیک ورافعک الی وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ ثُلّۃ من الاولین وثُلّۃ من الاٰخرین** یعنی اے عیسیٰ میں تجھے طبعی وفات دوں گا اور اپنی طرف اٹھاؤں گا۔ اور تیرے تابعین کو ان لوگوں پر غلبہ بخشوں گا۔ جو مخالف ہوں گے اور تیرے تابعین دو قسم ہوں گے پہلا گروہ اور پچھلا گروہ۔ یہ آیت حضرت مسیح پر اُس وقت نازل ہوئی تھی کہ جب ان کی جان یہودیوں کے منصوبوں سے نہایت گھبراہٹ میں تھی اور یہودی اپنی خباثت سے اُن کے مصلوب کرنے کی فکر میں تھے تا مجرمانہ موت کا داغ ان پر لگ کر توریت کی ایک آیت کے موافق ان کو ملعون ٹھہرادیں۔ کیونکہ توریت میں لکھا تھا۔ کہ جو لکڑی پر لٹکایا جائے وہ لعنتی ہے چونکہ صلیب کو جرائم پیشہ سے قدیم طریق سزادہی کی وجہ سے ایک مناسبت پیدا ہو گئی تھی اور ہر ایک خونی اور نہایت درجہ کا بدکار صلیب کے ذریعہ سے سزا پاتا تھا اس لئے خدا کی تقدیر نے راستبازوں پر صلیب کو حرام کر دیا تھا۔ تا پاک کو پلید سے مشابہت پیدا نہ ہو پس یہ عجیب بات ہے کہ کوئی نبی مصلوب نہیں ہوا۔ تا ان کی سچائی عوام کی نظر میں مشتبہ نہ ہو جائے۔

غرض اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح کو ایسے اضطراب کے زمانہ میں تسلی دی تھی۔ کہ جب یہودی ان کے مصلوب کرنے کی فکر میں تھے۔ اب جو یہ آیت براہین احمدیہ میں اس عاجز پر بطور الہام نازل ہوئی۔ تو اس میں ایک باریک اشارہ یہ ہے۔ کہ اس عاجز کو بھی ایسا واقعہ پیش آئے گا۔ کہ **لوگ قتل کرنے یا مصلوب کرانے** کے منصوبے کریں گے۔ تا یہ عاجز جرائم پیشہ کی سزا پا کر حق مشتبہ ہو جائے۔ سو اس آیت میں اللہ تعالیٰ اس عاجز کا نام عیسیٰ رکھ کر اور وفات دینے کا ذکر کر کے ایما فرماتا ہے کہ یہ منصوبے **پیش نہیں جائینگے** اور میں ان کی شرارتوں سے **محافظ**

ہوں گا - اور اسی الہام کے آگے جو صفحہ ۵۵ میں الہام ہے۔ اُس میں ظاہر فرمایا گیا کہ ایسا کب ہوگا اور اس دن کا نشان کیا ہے۔ یعنے ایسے منصوبے جو قتل کے لئے کئے جائیں گے وہ کب اور کس وقت میں ہوں گے۔ اور کن امور کا اُن سے پہلے ظاہر ہونا ضروری ہے۔ سو اسی الہام کے بعد میں جو الہام ہے۔ اس میں اس کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ **میں اپنی چمکار دکھلاؤں گا - اپنی قدرت نمائی سے تجھ کو اٹھاؤں گا** (یہ رافعک الیّ کی تفسیر ہے) **دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اُسکی سچائی ظاہر کر دے گا** - اس الہام میں اللہ تعالےٰ نے صاف لفظوں میں فرما دیا۔ کہ قتل کی سازشوں کا وقت وہ ہوگا کہ جب ایک چمکدار نشان حملہ کی صورت پر ظاہر ہوگا۔ چنانچہ اس الہام کے بعد جو عربی میں الہام ہے۔ وہ بھی اس مضمون قتل کے فتنہ کی طرف اشارہ کرتا ہے اور وہ یہ ہے الفتنة ھھنا فاصبر کما صبر اولوالعزم۔ فلما تجلّی ربه للجبل جعله دکا۔ قوة الرحمٰن لعبید اللہ الصمد۔ مقام لا تترقی العبد فیه بسعی الاعمال - ترجمہ یہ ہے کہ جب یہ چمکتا ہوا نشان ظاہر ہوگا تو اس وقت ایک فتنہ ✤ برپا ہوگا (یہ وہی فتنہ سازش قتل ہے جس کی مناسبت سے الہام مذکورہ میں اس عاجز کو یا عیسیٰ کرکے پکارا گیا تھا یعنی قتل کرنے یا مصلوب کرانے کے ارادہ کا فتنہ) اس الہام میں پہلے اس عاجز کا نام عیسیٰ رکھا گیا۔ اور پھر وعدہ کیا گیا ہے کہ میں تجھے وفات دُوں گا۔ اور وہی آیت جو قرآن شریف میں حضرت عیسیٰ کی وفات کے وعدہ

---

✤ حاشیہ۔ آریوں اور ہندوؤں نے جس قدر جابجا خفیہ جلسے اور پوشیدہ مشورے اس عاجز کے قتل کے لئے کئے ہیں۔ ان کی نسبت اب تک میرے پاس پچاس کے قریب خط پہنچے ہیں۔ بعض ان میں سے گمنام ہندوؤں کے خط ہیں۔ اور بعض معزز مسلمانوں کے خط ہیں جن کو ان مشوروں کی اطلاع ہوئی۔ اس وقت خطوط کی نقل کی اس جگہ ضرورت نہیں وہ سب میرے پاس محفوظ ہیں۔ لیکن ہندو اخباروں میں سے کچھ بطور نمونہ نقل کرتا ہوں۔ تا معلوم ہو کہ وہ ابتلاء جو یہود کی شرارتوں سے حضرت عیسیٰ کو پیش آیا تھا وہی مجھ کو پیش آگیا۔ اور اس فتنہ کے لفظ سے جو الہام الفتنة ھھنا میں پایا جاتا ہے وہی ابتلاء مراد ہے اور اسی بنا پر مع بعض دوسرے وجوہ کے اس عاجز کا نام عیسیٰ رکھا گیا۔ یہود کا فتنہ دو حصہ پر مشتمل تھا۔ ایک وہ حصہ تھا جو حضرت عیسیٰ

کے متعلق ہے اس عاجز کے حق میں الہام ہوئی یعنی یاعیسیٰ انّی متوفّیک ورافعک الیّ۔ اور جیساکہ ابھی میں لکھ چکا ہوں۔ اس بشارت کی حضرت عیسیٰ کے حق میں بھی ضرورت پڑی تھی کہ اُس وقت یہودیوں کی ہر روز کی دھمکیوں سے ان کی جان خطرہ میں تھی۔ اور یہودی لوگ ایک ایسی موت کی ان کو دھمکی دیتے تھے جس موت کو ایک مجرمانہ موت سمجھ سکتے ہیں۔ اور جس پر توریت کے رُو سے بھی راستبازی کی شان کو دھبہ لگتا ہے۔

---

کے قتل کیلئے ان کے اپنے منصوبے تھے۔ اور دوسرا دہ حصہ تھا کہ جو وہ گورنمنٹ رومیہ کو حضرت عیسیٰ کی گرفتاری اور قتل کے لئے افروختہ کرتے تھے۔ سو ان دنوں میں بھی وہی معاملہ پیش آیا۔ صرف فرق اتنا رہا کہ وہاں یہود تھے اور یہاں ہنود۔ سو پہلا حصہ جو قتل کے لئے خانگی سازشیں ہیں۔ ان کا نمونہ ایم آر بشیشر داس کے اس مضمون سے معلوم ہوتا ہے جو اس نے اخبار آفتاب ہند مطبوعہ ۱۸ مارچ ۱۸۹۷ء کے صفحہ ۵ پہلے کالم میں چھپوایا ہے۔ جس کا عنوان یہ ہے **"مرزا قادیانی خبردار"** اور پھر بعد اس کے لکھا ہے کہ "مرزا قادیانی بھی امروز فردا کا مہمان ہے بکری کی ماں کب تک خیر منا سکتی ہے۔ آج کل ہنود کے خیالات مرزا قادیانی کی نسبت بہت بگڑے ہوئے ہیں۔ پس مرزا قادیانی کو خبردار رہنا چاہیئے کہ وہ بھی بکر عید کی قربانی نہ ہو جاوے۔" اور پھر اخبار رہبر ہند لاہور ۱۵ مارچ ۱۸۹۷ء میں صفحہ ۴ پہلے کالم میں لکھا ہے۔ "کہتے ہیں کہ ہندو قادیان والے کو قتل کرائینگے۔"

اور دوسرا حصہ جو گورنمنٹ کے افروختہ کرنے کے متعلق ہے۔ اس کا اخبارات مفصلہ ذیل میں جو ہندوؤں کی طرف سے نکلے ہیں بیان ہے۔ چنانچہ اخبار پنجاب سماچار ۲۰ مارچ ۱۸۹۷ء جو ایک ہندو پرچہ لاہور سے نکلتا ہے اس طرح اپنے صفحہ پانچ میں گورنمنٹ کو افروختہ کرتا ہے۔ "سب سے اول اس خیال کو (یعنی سازش قتل کے خیال کو) پیدا کرنے والی مرزا غلام احمد قادیانی کی پیشگوئی ہے۔" پھر اسی اخبار کے صفحہ ۸ میں لکھا ہے کہ "مرزا صاحب اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ پنڈت جی کی موت دُوسری شوال کو ہونی تھی۔" یعنی پیشگوئی میں جو دوسری شوال کی طرف اشارہ تھا اور ویسا ہی وقوع میں آیا۔ تو بس یہ کافی دلیل ہے۔ کہ پیشگوئی کرنے والے کی سازش سے یہ قتل ظہور میں آیا۔ پھر یہی اخبار ۱۰ مارچ ۱۸۹۷ء کے پرچہ میں لکھتا ہے۔ "ایک حضرت نے (یعنی اس عاجز نے) اپنی مصنفہ کتاب موعود مسیحی میں یہ پیشگوئی بھی کی تھی۔ کہ پنڈت لیکھرام چھ سال کے عرصہ میں عید کے دن نہایت دردناک حالت میں مرے گا۔" اب یہ پرچہ عید کے دن کا نام لے کر گورنمنٹ کو اس بات کی طرف توجہ دلاتا ہے کہ ایسا پتہ دینا انسان کے منصوبہ پر دلالت کرتا ہے۔ مگر عید کا دن بیان کرنے میں غلطی کرتا ہے۔ الہام الٰہی میں دوسری شوال کی طرف اشارہ پایا جاتا ہے ✝۔ پھر

✝ خدا تعالیٰ نے الہام میں لیکھرام کا نام عجل جسد له خوار رکھا ہے یعنی گوسالہ سامری۔ اس میں بھی یہی اشارہ ہے کہ عید کے دنوں میں وہ ہلاک ہوگا کیونکہ توریت میں اب تک لکھا ہوا موجود ہے کہ سامری کا گوسالہ بھی عید کے دن نیست و نابود کیا گیا تھا۔ اور عید کا دوسرا دن بھی عید کے حکم میں ہے۔ منہ

اس لئے خدا تعالیٰ نے ایسے پرخطر وقت میں ایسی پلید اور لعنتی موت سے ان کو بچا لیا۔ پس اس الہام میں جو اسی آیت کے ساتھ اس عاجز کو ہؤا۔ یہ ایک نہایت لطیف پیشگوئی ہے جو آج کے دن سے سترہ برس پہلے کی گئی۔

---

بقیہ حاشیہ

اسی پرچہ کے صفحہ ۲ میں لکھتا ہے۔ "قتل کے لئے آدمی مقرر کیا گیا اودھر مصنف موعود مسیحی کی پیشگوئی بھی قریب تھی کیونکہ غالباً ۱۸۹۷ء چھٹا سال تھا۔ اور پانچ مارچ سنہ حال آخری عید چھٹے سال کی تھی"۔ اس میں جسقدر غلطیاں ہیں حاجت بیان نہیں۔ بہرحال اس تقریر سے اسکا مطلب یہ ہے کہ یہ منصوبہ مقرر کیا گیا تھا کہ عید پر یا عید کے قریب قتل کیا جائے۔ پھر اسی خیال کو قوت دینے کے لئے اسی اخبار میں لکھتا ہے کہ "یہ قتل کسی ایک شخص کی مدت کی سوچی اور سمجھی ہوئی اور پختہ سازش کا نتیجہ ہے۔ جس کی تجاویز امرتسر اور گورداسپور کے نزدیک اور اودھر دہلی اور بمبئی کے اردگرد مدت سے ہو رہی تھیں۔ کیا یہ غیر اغلب ہے کہ اس سازش کا جنم ان اشخاص سے ہؤا ہو۔ کہ جو علانیہ بذریعہ تحریر و تقریر کہا کرتے تھے کہ پنڈت کو مار ڈالینگے۔ اور مزید براں یہ کہ پنڈت اس عرصہ میں اور فلاں دن ایک دردناک حالت میں مرے گا۔ کیا آریہ دھرم کے مخالف چند ایک کتب کے ایک خاص مصنف کو اس سازش سے کوئی تعلق نہیں ہے"۔ اس میں گورنمنٹ کو یہ پرچہ یہ جتلانا چاہتا ہے کہ کیا ایسا شخص جس نے میعاد مقرر کر دی قتل کا دن بتلا دیا اور زبان سے کہتا رہا کہ فلاں دن مرے گا اس قتل کے منصوبہ میں کچھ سازش نہیں؟ پھر ایک اور اخبار جس کا نام اخبار عام ہے۔ اس کے پرچہ ۱۶۔ مارچ ۱۸۹۷ء صفحہ ۳ میں لیکھرام کے قاتل کی نسبت لکھا ہے کہ "طرح طرح کی افواہیں مشہور ہیں۔ اور قادیانی صاحب کا رویہ سب سے نرالا ہے ...... سخت افسوس سے قبول کرنا پڑتا ہے کہ مرزا قادیانی صاحب کا فرض ہے کہ جب الہام کے زور سے انھوں نے لیکھرام کے قتل کی پیشگوئی کی تھی اسی الہام کے زور سے بتلا دیں کہ قاتل اس کا کون ہے"۔ پھر ایڈیٹر اخبار عام اپنے پرچہ ۱۰۔ مارچ ۱۸۹۷ء میں لکھتا ہے کہ "اگر ڈپٹی صاحب یعنی آتھم کے ساتھ ایسا واقعہ ہو جاتا جس کا خمیازہ لیکھرام کو بھگتنا پڑا تب اور صورت تھی"۔ یعنے اس حالت میں گورنمنٹ پیشگوئی کرنے والے سے ضرور مواخذہ کرتی۔ ایسا ہی ایس ہند میرٹھ لیکھرام کے مارے جانے کی طرف اشارہ کر کے اپنے پرچہ مارچ میں لکھتا ہے کہ "ہمارا ماتھا تو اسی وقت ٹھنکا تھا کہ جب مرزا غلام احمد قادیانی نے لیکھرام کی موت کی نسبت پیشگوئی کی تھی کیا اس کو علم غیب تھا۔"

اور ایسا ہی کئی اور ہندو اخباروں نے متفرق طریقوں سے اپنے مفسدانہ خیالات کو ظاہر کیا ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ اس سے زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ پنجاب میں اُن کے ان مفسدانہ منصوبوں کا ایسا شور پڑا ہؤا ہے۔ کہ شاذ و نادر کوئی ان سے بے خبر ہوگا۔ منہ

اور یہ باوازِ بلند بتلا رہی ہے کہ وہی واقعہ اس جگہ بھی پیش آئیگا۔ اور اس عاجز کو عیسٰی کے نام سے مخاطب کرکے یہ کہنا کہ اے عیسٰی میں تجھے وفات دوں گا اور اپنی طرف اٹھاؤں گا۔ یہ درحقیقت اُس واقعہ کا نقشہ دکھلانا ہے جو حضرت عیسٰی کو پیش آیا تھا۔ اور وہ واقعہ یہ تھا کہ یہود نے اس ارادہ سے ان کو قتل کرنا چاہا تھا۔ کہ اُن کا کاذب ہونا ثابت کریں۔ اور انھوں نے یہ پہلو ہاتھ میں لیا تھا کہ ہم صلیب کے ذریعہ سے اس کو قتل کریں گے۔ اور مصلوب لعنتی ہوتا ہے۔ اور لعنت کا مفہوم یہ ہے کہ انسان بے ایمان اور خدا سے برگشتہ اور دور اور مہجور ہو۔ اور اس طرح پر اُن کا کاذب ہونا ثابت ہو جائے گا۔ اور خدا نے اُن کو تسلی دی کہ تو ایسی موت سے نہیں مریگا جس سے یہ نتیجہ نکلے۔ کہ تو لعنتی اور خدا سے دور اور مہجور ہے۔ بلکہ میں تجھے اپنی طرف اُٹھاؤں گا۔ یعنے زیادہ سے زیادہ تیرا قرب ثابت کروں گا ✣ اور یہود اپنے اس ارادہ میں نامراد رہیں گے۔ پس لفظ رفع کے مفہوم میں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے کی بھی ایک پیشگوئی مخفی تھی۔ کیونکہ جس سچائی کے زیادہ ظاہر ہونے کا وعدہ تھا۔ وہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور سے وقوع میں آئی۔ اور خدا تعالیٰ نے اپنے ایک سچے نبی کو بغیر شہادت کے نہ چھوڑا۔

غرض یہی پیشگوئی اس عاجز کی نسبت براہین احمدیہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے موجود ہے۔ اور آج سے ستر برس پہلے شائع ہو چکی ہے۔ سو یہ الہام وہی شان نزول اپنے ساتھ رکھتا ہے جو حضرت مسیح کے متعلق ہونے کی حالت میں اس کے ساتھ تھی یعنی جیسا کہ اس وقت میں یہ وحی اسی غرض سے حضرت عیسٰی پر نازل ہوئی تھی۔ کہ انکو پیش از وقت خبر دیجائے کہ تیری نسبت قتل کے منصوبے ہونگے اور میں تجھ کو بچالوں گا۔ اسی غرض سے یہ الہام بھی ہے۔ اگر فرق ہے تو صرف اتنا ہی کہ اسوقت قتل کے

---

✣ حاشیہ۔ یہ وعدہ اس عاجز کو بھی دیا گیا کہ میں تجھے وفات دوں گا۔ اور اپنی طرف اُٹھاؤں گا۔ چنانچہ اُسی آیت کو بطور الہام اس عاجز کے حق میں بھی نازل فرمایا ہے۔ جس سے ہمارے علماء رفع عنصری مراد لیتے ہیں۔ اور میں دلائل سے ثابت کر چکا ہوں کہ یہ آیت میرے حق میں الہام ہوئی ہے۔ تو اب کیا میری نسبت بھی یہ عقیدہ رکھنا چاہیئے کہ میں مع جسم عنصری آسمان کیطرف اٹھایا جاؤں گا اگر کہو کہ تمہارا الہام ثابت نہیں تو یہ عذر فضول ہوگا۔ کیونکہ جس لطیف پیشگوئی پر یہ الہام مشتمل ہے۔ وہ ظہور میں آگئی ہے پس اسی دلیل سے الہام کا سچا ہونا ثابت ہو گیا۔ منہ

منصوبے کرنیوالے یہود تھے اور اب ہنود ہیں۔ اور یہود نے حضرت مسیح کی تکذیب کے لئے یہ
پہلو سوچا تھا کہ ان کو مصلوب کرکے توریت کے رُو سے اُن کا لعنتی ہونا کُھل جائے گا۔ اور
سچا پیغمبر لعنتی نہیں ہو سکتا۔ پس اس طرح پر اُن کا جھوٹا ہونا دلوں میں جم جائے گا۔ اور ایسی ذلّت
کے ساتھ زندگی کا خاتمہ ہوکر پھر ان کا کوئی بھی نام نہیں لے گا۔ اسی ذلت کی موت کا بھاری غم
تھا جس نے تمام رات حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دعا کرنے کا جوش دیا۔ اور عین صلیب کے وقت
"ایلی ایلی لما سبقتنی" ان کے مونہہ سے کہلایا۔ ورنہ ایک نبی کو اپنی موت کا کیا غم ہو سکتا
ہے۔ یہ بہادر قوم تو موت کے غم کو پیروں کے نیچے کچلتی ہے۔ ایسا ڈر نبی کے دل کی طرف کیونکر
منسوب کرسکیں بلکہ لعنت کے فتنہ کا ڈر تھا جو ان کے دل کو کھا گیا تھا۔ آخر اس راستباز کو خدا
نے بچا لیا۔ اور براہین احمدیہ کی اس پیشگوئی میں یہ اشارہ ہے۔ کہ یہی منصوبہ تمہارے لئے ایک
قوم کرے گی۔ چنانچہ ان دنوں میں لیکھرام کی موت کے بعد ہنود نے یہی کیا اور کر رہے ہیں۔ لیکن
انھوں نے میری تکذیب کے لئے یہ دوسرا پہلو سوچا ہے کہ ممکن ہو تو اس کو بھی عید کے قریب
قریب قتل کردیں۔ اور اس طرح پر الٰہی پیشگوئی کو برباد کرکے دلوں سے اسلامی عظمت کو مٹا دیں اور لوگونکو
اس طرف توجہ دلادیں۔ کہ جیسا کہ لیکھرام ایک پیش از وقت پیشگوئی کے موافق قتل ہوگیا۔ ایسا ہی یہ
شخص بھی پیش از وقت ہماری پیشگوئی کے موافق قتل ہوگیا۔ پس اگر وہ خدا کا الہام ہو سکتا ہے تو ہماری
بات کو بھی خدا کا الہام کہنا چاہیئے۔ سو اس طرح پر دنیا میں ایک گڑبڑ پڑ جائیگی۔ اور لوگ ہندوؤں کے
ایک مردہ کے مقابل مسلمانوں کے ایک مردہ کو دیکھکر اس نتیجہ تک پہنچ جائیں گے کہ دونوں انسانی
منصوبے ہیں۔ اور اس طرح بہ آسانی اس شخص کا کاذب ہونا ثابت ہو جائے گا۔ سو یہود اور ہنود
تکذیب کے مدعا میں واحد ہیں۔ صرف جدا جدا دو پہلو ان کو سوجھے۔ پس خدا نے اسوقت سے سترہ
برس پہلے سمجھا دیا۔ کہ جیسا کہ یہود اپنے ارادہ میں ناکام رہے۔ **ہنود بھی اپنے ارادہ میں
ناکام رہینگے** اور صاف لفظوں میں سمجھا دیا۔ کہ یہ منصوبہ قتل اس وقت ہوگا۔ کہ جب ایک چمکتا
ہوا نشان حملہ کے رنگ میں ظہور میں آئے گا۔ اور اس حملہ کے بعد ایک فتنہ ہوگا اسی فتنہ کے مشابہ
جو مسیح کی نسبت ہوا تھا۔ اور پھر اسی الہام کے ساتھ عربی میں الہام ہے جس کے یہ معنی ہیں کہ خدا
مشکلات کے پہاڑ دور کر دیگا اور یہ سب رحمان کی قوت سے ہوگا۔

اور پھر اسی الہام کی تائید میں براہین احمدیہ کے صفحہ ۵۰۶ میں ایک الہام ہی جس میں

ہندوؤں اور عیسائیوں کے لئے ایک کھلے کھلے نشان کا وعدہ کیا ہے جیسا کہ فرمایا ہے لم یکن الذین کفروا من اھل الکتاب والمشرکین حتیٰ تاتیھم **البینة** وکان کیدھم عظیما۔ یعنی مشرک اور عیسائی بجز ایک کھلے کھلے نشان کے اپنی تکذیب سے باز آنے والے نہیں تھے۔ اور ان کا مکر بہت بڑا تھا۔ اور پھر فرمایا کہ اگر خدا ایسا نہ کرتا تو دنیا میں اندھیر پڑ جاتا۔ یہ وہی کھلا کھلا نشان ہے جس کو دوسری جگہ چمکار کے لفظ سے تعبیر کیا ہے جو لیکھرام کی موت کا نشان ہے اور صاف ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ نے نہایت صفائی سے اس نشان کو ظاہر کیا۔ ہے۔ کیونکہ اس پیشگوئی میں میعاد بتلائی گئی تھی۔ عید کا دوسرا دن بتلایا گیا تھا۔ اور موت بذریعہ قتل بتلائی گئی تھی۔ اور کشفی عبارت صاف بتلاتی تھی کہ موت اتوار کو ہوگی اور رات کے وقت ہوگی سو یہ ساری باتیں اسی طرح ظہور میں آ گئیں جیسا کہ پہلے کہی گئی تھیں۔ اور ہندوؤں کا سازش کا الزام اور قتل کرنے کے ارادہ کا الزام اس پیشگوئی کی صفائی پر کچھ غبار نہیں ڈال سکتا۔ کیونکہ ابھی ہم بیان کر چکے ہیں۔ کہ براہین احمدیہ میں یہ پیشگوئی موجود ہے۔ کہ اس نشان کے ظہور کے وقت ایک فتنہ ہوگا اور وہ فتنہ اس فتنہ سے مشابہ ہوگا۔ کہ جو حضرت عیسیٰ کی نسبت یہود نے اٹھایا تھا۔ یعنی یہ کہ گورنمنٹ کے ذریعہ سے مصلوب کروانے کی کوشش یا خود قتل کرنے کا منصوبہ کرنا۔

اور اس جگہ یاد رہے کہ جو کچھ ہندو اور ہمارے دوسرے مخالف اس پیشگوئی پر گرد و غبار ڈالنا چاہتے ہیں **ایسا کبھی نہیں ہوگا**۔ کیونکہ یہ خدا تعالیٰ کا فعل ہے اس لئے خدا تعالیٰ اس کو ہرگز ضائع نہیں کرے گا۔ بلکہ وہ روز بروز اس کی صفائی ظاہر کریگا۔ اور جیسے جیسے لوگوں کو یہ پیشگوئی سمجھ آتی جائیگی۔ ویسے ویسے اس کی طرف کھنچے جائینگے۔ کیا اس پیشگوئی کی عظمت کیلئے یہ کافی نہیں کہ علاوہ ان تمام تصریحات کے جو اس پیشگوئی میں موجود ہیں۔ براہین احمدیہ میں بھی سترہ برس پہلے اس واقعہ سے اس پیشگوئی کی خبر دی گئی ہے۔

**پندرھویں** پیشگوئی ڈپٹی عبداللہ آتھم کی نسبت پیشگوئی ہے جو **نہایت صفائی** سے پوری ہوگئی۔ آتھم مذکور کی نسبت پیشگوئی کے الہام میں صاف طور پر یہ **شرط** تھی۔ کہ اگر حق کی طرف رجوع کریگا تو موت میں تاخیر ڈال دیجائیگی۔ چنانچہ اس نے پیشگوئی کی میعاد میں اپنے اقوال اور افعال سے حق کی طرف رجوع کرنا ثابت کر دکھلایا۔ اس نے نہ صرف خوف کا اقرار کیا بلکہ وہ پیشگوئی کی میعاد میں اپنے گوشہ خلوت میں مردہ کی طرح پڑا رہا✠ اس عرصہ میں ایک مرتبہ اسکو بخار آگیا تو وہ روتا ہوا بولا کہ

✠ آتھم پیشگوئی کی میعاد میں جو پندرہ مہینے تھی اپنی پہلی عادتوں یعنی مباحثات اور مناظرات سے ایسا دستکش ہوگیا کہ اسکی نظیر اسکی تمام پہلی زندگی میں نہیں پائی جاتی۔ اس نے اس میعاد میں اسلام کے برخلاف ایک سطر بھی کوئی مخالفانہ مضمون نہیں نکالا۔ یہ نہایت صاف اور واضح ثبوت اس بات پر ہے کہ وہ ایام پیشگوئی میں اپنی قدیم عادتوں سے رکا رہا۔ اور وہی رجوع تھا۔ منہ

"ہائے میں بچہ آگیا" اس نے میعاد کے اندر تمام مباحثات چھوڑ دیئے - گویا اس کے مُنہ میں زبان نہ تھی - میعاد کے دنوں میں اس نے اپنی عجیب تبدیلی دکھلائی - گویا یہ وہ آتھم ہی نہیں ہے - پس اگرچہ یہ تبدیلی اور ہراس اور غم جو اس کے چہرہ سے نمایاں تھا رجوع کے لئے کافی دلیل تھی لیکن اس سے بڑھ کر اس نے یہ بھی ثبوت دے دیا کہ میں نے اس کو کہا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے اطلاع دی ہے کہ تو اس میعاد کے اندر ضرور ڈرتا رہا اور عیسائیت کے بیباکانہ طرز سے ضرور دستکش ہو کر ہیبت اسلام سے متاثر ہو گیا تھا - جو رجوع کے اقسام میں سے ایک قسم ہے - اور اگر یہ بات صحیح نہیں ہے - تو تجھے قسم کھانا چاہیئے - جس پر ہم چار ہزار روپیہ بلا توقف تجھے دیدیں گے - لیکن اس نے قسم نہ کھائی - اور نہ نالش سے اپنے ان جھوٹے الزاموں کو ثابت کیا جو اپنے خوف کی بنا ٹھہرائی تھی - یعنے یہ الزام کہ گویا ہم نے ایک سانپ تعلیم یافتہ اس کی طرف چھوڑا تھا - اور بعض مسلح سپاہی بھیجے تھے پس اس کی اس کارروائی سے صاف طور پر ثابت ہو گیا - کہ ضرور اُس نے رجوع کیا - اور الہامی عبارت میں یہ بھی تھا - کہ اگر رجوع پر قائم نہ رہے گا اور حق کو چھپائے گا تو جلد مر جائے گا - چنانچہ وہ حق کا اخفا کر کے ہمارے آخری اشتہار سے سات ماہ کے اندر فوت ہو گیا - الہام کے موافق اس کا مرنا بھی صاف گواہی دیتا ہے کہ وہ صرف رجوع کے باعث سے کچھ دنوں تک زندہ رہ سکا تھا - یہ کیسی صاف بات ہے - کہ الہام الٰہی میں آتھم کے لئے ایک زندہ رہنے کا پہلو تھا اور ایک مرنے کا پہلو - سو خدا نے پیشگوئی کے الفاظ کے مطابق دونوں پہلوؤں کو پورا کر کے دکھلا دیا - کیا زندہ رہنے کا پہلو جو شرط الہامی ہے پیچھے سے بنا دیا ہے اور پہلے الہام میں درج نہیں تھا؟ اگر ایسی ہی سمجھ ناقص ہے - تو پھر موٹے طور پر سمجھ لو کہ الہام کے لفظوں میں ہاویہ کا ذکر تھا اور ہاویہ کا کمال موت سے تعبیر کیا گیا تھا - اب سچ کہو کہ کیا آتھم پیشگوئی کی میعاد کے اندر بے چینی میں نہیں رہا جو ہاویہ کا مصداق ہی ہے؟ کیا کہہ سکتے ہو کہ وہ آرام اور تسلی سے رہا؟ کیا یہ سچ نہیں کہ وہ میعاد سے خارج ہو کر اور عیسائیت پر اصرار کر کے ہمارے آخری اشتہار سے سات ماہ کے اندر مر گیا؟ کیا دکھلا سکتے ہو کہ اب تک وہ کہیں زندہ بیٹھا ہے؟ کیا یہ ایسی باتیں ہیں جو کسی کو سمجھ نہیں آسکتیں؟ سو انکار پر اصرار اگر بے ایمانی نہیں تو اور کیا ہے؟ سچ تو یہ ہے کہ دُنیا کسی پہلو سے خوش نہیں ہو سکتی - آتھم نے نرمی اور شرم اختیار کی اور اس کا دل خوف سے بھر گیا سو خدا نے الہام کی شرط کے موافق خوف کے ایام میں اس کو مُہلت دیدی - مگر دُنیا کے لوگوں نے پھر یہی کہا - کہ

"آتھم کیوں نہیں مرا"۔ اور لیکھرام نے کچھ خوف نہ کیا اور شوخی دکھلائی اس لئے خدا تعالیٰ نے ٹھیک ٹھیک میعاد کے اندر اس کو ہلاک کیا۔ اور دنیا کے لوگوں نے کہا کہ "کیوں لیکھرام مر گیا ضرور کوئی خفیہ سازش ہوگی"۔ سو وہ جو میعاد کے اندر مرنے سے بچایا گیا اُس پر بھی مخالفوں کا شور اُٹھا۔ کہ کیوں بچایا گیا۔ اور جو میعاد کے اندر پکڑا گیا اس پر بھی شور اُٹھا کہ کیوں پکڑا گیا۔

اور جیسا کہ لیکھرام کی نسبت سترہ برس پہلے براہین احمدیہ میں خبر موجود ہے۔ ایسا ہی آتھم کی نسبت بھی براہین احمدیہ میں خبر موجود ہے۔ جو شخص براہین احمدیہ کا صفحہ ۲۴۱ غور سے پڑھے گا۔ اُسے اس بات کو ماننا پڑے گا۔ کہ درحقیقت براہین احمدیہ میں اس فتنہ نصاریٰ کی جو آتھم کی میعاد گذرنے کے بعد ظہور میں آیا خبر دی گئی ہے۔ ان باتوں پر غور کرنے سے ایک ایماندار کا ایمان قوت پاتا ہے۔ لیکن افسوس کہ ہمارے مخالف دن بدن بے ایمانی میں بڑھتے جاتے ہیں۔ نہ معلوم ان کی قسمت میں کیا لکھا ہے مولویوں کی حالت پر تو بہت ہی افسوس ہے۔ کہ انکو آثار نبویہ کے ذریعہ سے آتھم کی پیشگوئی کی نسبت خبر دی گئی تھی۔ مگر انہوں نے اس خبر کی بھی کچھ پرواہ نہیں کی۔ ایک دانشمند انسان جب براہین احمدیہ کو کھول کر صفحہ ۲۴۱ میں نصاریٰ کے ذکر اور ان کے مکر اور حق پوشی کی پیشگوئی کے بعد پھر اس الہام کو پڑھے گا الفتنة ھٰھنا فاصبر کما صبر اولوا العزم اور پھر آگے چل کر جب پانسو گیارہ صفحہ پر ایک مفتری اور بیباک مسلمان کے مکر کے بعد پھر اس الہام کو پڑھے گا الفتنة ھٰھنا فاصبر کما صبر اولوا العزم اور پھر آگے چل کر جب صفحہ ۵۵۷ میں ایک چمکتے ہوئے نشان کے ذکر کے بعد پھر اس الہام کو پڑھے گا۔ الفتنة ھٰھنا فاصبر کما صبر اولوا العزم تو ان تینوں فتنوں کے تصور سے جو صفحہ ۲۴۱۔ اور صفحہ ۵۱۱۔ اور ۵۵۷ براہین احمدیہ میں اس وقت سے سترہ برس پہلے لکھے ہوئے ہیں۔ طبعاً اس کے دل میں ایک سوال پیدا ہوگا۔ کہ یہ تین فتنے کیسے ہیں۔ جن میں سے ایک عیسائیوں سے تعلق رکھتا ہے اور ایک کسی منصوبہ باز مسلمان سے۔ اور ایک کھلے کھلے نشان کے ظہور کے وقت سے۔ اور پھر جب واقعات کی تلاش میں پڑے گا۔ تو وہ تین بھاری بلوے اس کی نظر کے سامنے آجائیں گے۔ جو ہر ایک ان میں سے فتنہ عظیم کہلانے کا مستحق ہے۔ تب خدا کا عمیق علم دیکھکر ضرور سجدہ کرے گا جس نے اس وقت یہ خبریں دیں۔ جبکہ ان تینوں فتنوں کا نام و نشان نہ تھا۔ اگر یہ تینوں فتنے چیستان کے طور پر کسی واقعات کے جاننے والے کے سامنے پیش کئے جائیں

تو فی الفور وہ جواب دے گا کہ ایک فتنہ آتھم کی پیشگوئی کے متعلق ہے۔ جو عیسائیوں اور اُن کے حامی بخیل مسلمانوں سے ظہور میں آیا۔ یعنی اُن مسلمانوں سے جن کا نام اس پیشگوئی میں یہود رکھا ہے۔ اور دوسرا فتنہ محمد حسین بٹالوی کی تکفیر کا فتنہ ہے۔ اور تیسرا وہ فتنہ ہے جو ہندوؤں کی طرف سے نشان الٰہی کے ظہور کے بعد وقوع میں آیا۔ یہ تین فتنے ہیں جو پُرشور بلوہ کی طرح ظہور میں آئے۔ جن کی خدا نے سترہ برس پہلے خبر دیدی تھی۔!!!

اس بات سے کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ ان تینوں فتنوں میں سے کوئی فتنہ بھی قومی شور وغوغا سے خالی نہ تھا۔ اور ہر ایک میں انتہائی درجہ کا جوش بھرا ہوا تھا۔ اور ہر ایک میں غیر معمولی غل غپاڑہ اُٹھا تھا۔ چنانچہ عیسائیوں کا فتنہ اس وقت وقوع میں آیا تھا جب آتھم میعاد پیشگوئی کے بعد زندہ پایا گیا۔ پادریوں کو **خوب معلوم تھا** کہ الہامی پیشگوئی میں صریح شرط تھی کہ آتھم رجوع کی حالت میں جو ایک دلی فعل ہے میعاد میں مرنے سے مستثنیٰ رکھا گیا ہے اور یہ بھی وہ خوب جانتے تھے کہ آتھم پیشگوئی کی ہیبت سے ضرور ڈرتا رہا۔ اور وہ ایام میعاد میں عیسائیت کے تعصب پر قائم نہیں رہ سکا۔ اور ان کی مجلسوں سے بھاگ کر فیروزپور کے گوشہ خلوت میں جا بیٹھا۔ اور نیز ان کو خوب معلوم تھا۔ کہ ایک دفعہ بیماری کے وقت میں اُس نے یہ بھی کہا کہ "میں پکڑا گیا"۔ اور خوب جانتے تھے کہ فطرتاً اس کی روح ڈرنے والی تھی۔ اور انہیں کما حقہ اس بات کا علم تھا۔ کہ اُس نے اپنی حرکات سے خوف ظاہر کیا۔ استقامت ظاہر نہیں کی اور پہلی وضع متعصبانہ کو ایسا بدل دیا کہ اثناء میعاد میں دین اسلام کی مخالفت میں کبھی دو سطر کا مضمون بھی کسی اخبار میں نہیں چھپوایا۔ اور نہ کوئی رسالہ نکالا۔ جیسا کہ اُس کی قدیم سے عادت تھی۔ اور نہ کسی مسلمان سے بحث کی۔ بلکہ اس طرح پر دنوں کو گذارا۔ جیسا کہ کسی نے خاموشی کا روزہ رکھا ہوا ہوتا ہے۔ اور پھر طرفہ یہ کہ چار ہزار روپیہ دینے پر بھی قسم نہ کھائی۔ اور مارٹن کلارک سر پیٹ پیٹ کر رہ گیا مگر نالش نہ کی۔ اور تعلیم یافتہ سانپ وغیرہ الزاموں کو ثابت نہ کر سکا۔ ان تمام وجوہات سے پادری صاحبوں کو یقینی علم تھا کہ وہ بزدل اور ڈرپوک نکلا۔ اور میعاد کے بعد بھی وہ اپنا قصہ یاد کر کے رویا۔ لیکن پادریوں نے خدا تعالےٰ کا خوف نہ کیا۔ اور امرت سر کے بازاروں میں اس کو لئے پھرے کہ دیکھو آتھم صاحب زندہ موجود ہیں۔ اور پیشگوئی جھوٹی نکلی۔ بہت سے بلید طبع مولوی جو نام کے مسلمان تھے اور چند نالائق اور دنیا پرست اخبار والے اُن کے ساتھ ہو گئے اور لعن طعن اور تکذیب اور

تبرا بازی میں ان کے بھائی بن بیٹھے اور بڑے جوش سے اسلام کی خفت کرائی۔ پھر کیا تھا عیسائیوں کو اور بھی موقعہ ہاتھ لگا۔ پس انہوں نے پشاور سے لے کر الہ آباد اور بمبئی اور کلکتہ اور دُور دُور کے شہروں تک نہایت شوخی سے ناچنا شروع کیا۔ اور دین اسلام پر ٹھٹھے کئے۔ اور یہ سب مولوی یہودی صفت اور اخباروں والے اُن کے ساتھ خوش خوش اور ہاتھ میں ہاتھ ملائے ہوئے تھے۔ ان پر آسمان سے خدا کی لعنت برس رہی تھی مگر ان کو نظر نہیں آتی تھی۔ اس وقت وہ غضب الٰہی کے نیچے تھے۔ مگر نفسانی جوش کے گرد و غبار سے اندھے کی طرح ہو رہے تھے۔ یہ لوگ اس وقت شیطان کی آواز کے مصدق تھے۔ اور آسمان کی آواز کی کچھ پرواہ نہ تھی۔ انہیں دنوں میں ایک بے نصیب نالائق مسلمان ایڈیٹر نے لاہور سے اپنے اخبار میں آتھم کو مخاطب کر کے اور میرا نام لے کر لکھا کہ "آتھم صاحب خلق اللہ پر احسان کریں گے اگر نالش کر کے اس شخص کو سزا دلائیں گے۔" اس نادان نے اپنے ان پُر جوش لفظوں سے مُردہ کو بلانا چاہا۔ مگر چونکہ وہ مر چکا تھا اس لئے ہل نہ سکا۔ اور خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ میں خود چاہتا تھا کہ اگر آتھم نے قسم نہیں کھائی۔ تو بارے نالش ہی کرتا۔ مگر آتھم تو مُردہ تھا زندہ خدا کی پیشگوئی کا رُعب اس کو ہلاک کر گیا تھا گو بظاہر جیتا نظر آتا تھا۔ مگر اس میں جان نہ تھی۔ میں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ اگر یہ سب لوگ اس کو ٹکڑے ٹکڑے بھی کر دیتے تب بھی وہ کبھی نالش نہ کرتا۔ اور اگر میں ایک کروڑ روپیہ بھی اسکو دیتا تو کبھی قسم نہ کھاتا۔ اس کا دل میرا قائل ہو گیا تھا اور زبان پر انکار تھا۔ اور میں خوب جانتا ہوں۔ کہ اس معاملہ میں آتھم سے زیادہ میری سچائی کا اور کوئی گواہ نہ تھا۔ غرض پادریوں نے آتھم کے معاملہ میں حق پوشی کر کے بہت شوخی کی۔ اور امرتسر سے شروع کر کے پنجاب اور ہندوستان کے بڑے بڑے شہروں میں ناچتے پھرے اور بہروپ نکالے اور ایسا شور و غوغا کیا۔ کہ ابتداء عملداری انگریزی سے آج تک اس کی کوئی نظیر نہیں مل سکتی۔ اور اس جھوٹی خوشی میں جس کے مقابل انہیں کا کانشنس اُن کے مُنہ پر طمانچے مارتا تھا بہت بُرا منہ دکھایا۔ اور گندی گالیوں سے بھرے ہوئے میری طرف خط بھیجے۔ اور وہ شور کیا اور وہ شوخی ظاہر کی کہ گویا ہزاروں فتح ان نصیب ہو گئیں۔ اور ہزاروں اشتہار چھپوائے مگر پھر بھی اتنے اور اس قدر جوش کے ساتھ **آتھم کا مردہ جنبش نہ کر سکا** اور اس جھوٹی فتح کی خوشی میں اُس نے کوئی دو ورقہ رسالہ بھی شائع نہ کیا۔ بلکہ ایک اخبار میں شائع کر دیا۔ کہ یہ تمام فتنہ اور شور و غوغا جو عیسائیوں کی طرف سے ہوا یہ میرے خلاف مرضی ہوا میں ان کے ساتھ متفق نہیں۔ اور گو سچی گواہی کو چھپایا مگر مخالفانہ تیزی اور چالاکی سے بھی چُپ رہا یہاں تک کہ الہام الٰہی کے موافق ہمارے

آخری اشتہار سے سات مہینے کے اندر فوت ہو گیا۔ غرض بڑا بھاری فتنہ یہ تھا جس میں دین اسلام پر ٹھٹھا کیا گیا۔ اور جس میں بدبخت مولویوں اور دوسرے جاہل مسلمانوں نے پادریوں کی ہاں کے ساتھ ہاں ملا کر اپنا مُنہ کالا کیا۔ اور ایک الہامی پیشگوئی کی ناحق تکذیب کی۔ اور اسلام کی سخت توہین کے مرتکب ہوئے۔ اب صفحہ ۲۴۲ براہین احمدیہ غور سے پڑھو اور انصاف کرو۔ کہ کیسی صفائی سے اس فتنہ کی اس میں خبر ہے اور کیسا صاف صاف لکھا ہے کہ اول عیسائی مکر کرینگے اور پھر صدق ظاہر ہو جائیگا۔

دوسرا فتنہ جو دوسرے درجہ پر تھا محمد حسین بٹالوی کی تکفیر کا فتنہ تھا۔ اس میں بھی عوام کا شور و غوغا پادریوں کے شور و غوغا سے کچھ کم نہ تھا۔ اسی فتنہ کی تقریب پر بمقام دہلی سات یا آٹھ ہزار کے قریب مکفر اور مکذب جامع مسجد میں میرے مقابل پر اکٹھے ہوئے تھے۔ اگر عنایت الٰہی شامل نہ ہوتی۔ تو ایک خطرناک بلوہ برپا ہو جاتا۔ غرض اس فتنہ کا بانی محمد حسین بٹالوی تھا۔ اور اس کے ساتھ نذیر حسین دہلوی تھا۔ جس کی نسبت اللہ تعالےٰ نے اس الہام میں فرمایا جو صفحہ ۵۱۱ میں درج ہے۔ تبت یدا ابی لھب وتب ما کان لہ ان یدخل فیھا الا خائفا یعنی دونوں ہاتھ ابی لہب کے ہلاک ہو گئے جن سے اُس نے فتوئی تکفیر لکھا۔ اور وہ آپ بھی ہلاک ہو گیا۔ اُس کو نہیں چاہیئے تھا کہ اس مقدمہ میں دخل دیتا مگر ڈرتا ہوا۔ یہ فتنہ بھی پشاور سے لیکر کلکتہ بمبئی۔ حیدرآباد اور تمام بلاد پنجاب اور ہندوستان میں پھیل گیا۔ اور جاہل مسلمانوں نے رافضیوں کی طرح مجھ پر لعنت بھیجنا ثواب کا موجب سمجھا۔ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات ٹوٹ گئے۔ اور بھائی بھائی سے اور بیٹا باپ سے علیحدہ ہو گیا۔ سلام ترک کیا گیا یہاں تک کہ ہماری جماعت میں سے کسی مُردہ کا جنازہ پڑھنا بھی موجب کُفر سمجھا گیا۔

تیسرا فتنہ جو تیسرے درجہ پر ہے وہ فتنہ ہے۔ جو ابؔ لیکھرام کی موت پر کُھلا کُھلا نشان ظاہر ہونے کے وقت ہندوؤں سے وقوع میں آیا۔ اور انہوں نے جہاں تک اُنکی طاقت تھی فتنہ کو انتہا تک پہنچایا۔ اور قتل کے منصوبے کئے اور کر رہے ہیں اور گورنمنٹ کو اُکسایا۔ اور اُکسا رہے ہیں ✝ اس فتنہ کے ساتھ چونکہ ایسا کھلا کھلا نشان ہے جس سے مخالفوں کے دلوں پر زلزلہ آگیا ہے اور فتح عظیم حاصل ہوئی ہے۔ اور بہت سے اندھے سوجاکھے ہوتے جاتے ہیں۔ اس لئے یہ فتنہ تیسرے درجہ پر ہے۔

یہ تین فتنے ہیں جن کا براہین احمدیہ میں آج سے سترہ برس پہلے ذکر ہے۔ اب اگر

✝ ۸۔ اپریل ۱۸۹۷ء کو صاحب ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس کی معرفت خانہ تلاشی کرائی۔ منہ

بڑے سے بڑے متعصب مسلمان، یا عیسائی یا ہندو کے سامنے یہ **کتاب براہین احمدیہ** رکھدی جائے۔ اور ان تینوں فتنوں کے مقامات اس کو دکھلائے جائیں اور حلفاً اس سے پوچھا جائے کہ یہ تینوں فتنے واقعی طور پر وقوع میں آچکے ہیں یا نہیں اور کیا یہ پیشگوئی کے طور پر **براہین احمدیہ** میں لکھے گئے تھے یا نہیں۔ اور کیا یہ **واقعات ثلثہ** جو بڑے زور شور سے ظہور میں آچکے نہیں بتلاتے اور گواہی نہیں دیتے کہ حقیقت میں **ایک فتنہ** عیسائیوں کی طرف سے بھی ہوا۔ جس میں لاکھوں انسانوں کا شور و غوغا ہوا۔ اور گروہ کے گروہ نہایت پُرجوش صورت میں بازاروں میں پھرتے تھے اور بہروپ نکالتے تھے۔ اور **دوسرا فتنہ** حقیقت میں **محمد حسین** بٹالوی کی طرف سے ہوا جس نے مسلمانوں کے خیالات کو اس عاجز کی نسبت بھڑکتی ہوئی آگ کے حکم میں کر دیا۔ اور بھائیوں کو بھائیوں اور باپوں کو بیٹوں اور دوستوں کو دوستوں سے علیحدہ کر دیا اور رشتے ناطے توڑ ڈالے۔ اور **تیسرا فتنہ** لیکھرام کی موت کے وقت اور نشان الٰہی کے ظاہر ہونے کے وقت ہندوؤں کی طرف سے ہوا۔ اس فتنہ کے جوش میں کئی معصوم بچے قتل کئے گئے۔ راولپنڈی میں قریباً چالیس آدمیوں کو زہر دیا گیا۔ اور مجھ کو قتل کی دھمکیاں دی گئیں۔ اور گورنمنٹ کو مشتعل کرنے کیلئے سعی کی گئی۔ اور آئندہ معلوم نہیں کہ کیا کچھ کریں گے*۔ اب بتلاؤ کہ کیا یہ سچ نہیں کہ جیسے **براہین احمدیہ** میں تصریح اور تفصیل کے ساتھ تین فتنوں کا ذکر کیا گیا تھا۔ وہ تینوں فتنے ظہور میں آگئے۔ کیا محمد حسین بٹالوی یا سید احمد خان صاحب کے سی ایس آئی۔ یا نذیر حسین دہلوی یا عبد الجبار غزنوی یا رشید احمد گنگوہی یا محمد بشیر بھوپالی یا غلام دستگیر قصوری یا عبد اللہ ٹونکی پروفیسر لاہور یا مولوی محمد حسن رئیس لدھیانہ **قسم** کھا سکتے ہیں کہ یہ تین فتنے جن کا ذکر پیشگوئی کے طور پر براہین احمدیہ میں کیا گیا ہے ظہور میں نہیں آگئے۔ اگر کوئی صاحب ان صاحبوں میں سے میرے الہام کی سچائی کے منکر ہیں تو کیوں خلقت کو تباہ کرتے ہیں میرے مقابل پر قسم کھا جائیں۔ کہ یہ تینوں فتنے جو براہین احمدیہ میں بطور پیشگوئی ذکر کئے گئے ہیں یہ پیشگوئیاں پوری نہیں ہوئیں۔ اور اگر پوری ہو گئی ہیں تو اے خدائے قادر اکتالیس دن تک ہم پر وہ عذاب نازل کر جو مجرموں پر نازل ہوتا ہے۔ پس اگر خدا تعالیٰ کے ہاتھ سے اور بلا واسطہ کسی انسان کے وہ عذاب جو آسمان سے اترتا اور کھا جانیوالی آگ کی طرح کذاب کو نابود کر دیتا ہے اکتالیس روز کے اندر نازل نہ ہوا تو میں جھوٹا اور میرا تمام کاروبار جھوٹا ہو گا اور میں حقیقت میں تمام لعنتوں کا مستحق ٹھہروں گا۔ اور اگر وہ کسی دوسرے شخص کی طرف سے اس قسم کی پیشگوئیاں جن کو خود بیان کرنیوالے نے اپنی تحریروں اور چھپی ہوئی کتابوں کے ذریعہ سے مخالفوں اور موافقوں میں پیش از وقت شائع کر دیا ہو اور اپنی عظمت میں میری پیشگوئیوں کے

---

* ۸- اپریل ۱۸۹۷ء کو میرے گھر کی تلاشی لی گئی منہ

مساوی ہوں اس زمانہ میں دکھادیں۔ جن میں الٰہی قوت محسوس ہو تب بھی میں جھوٹا ہو جاؤں گا۔
اور قسم کے لئے یہ ضروری ہوگا۔ کہ جو صاحب قسم کھانے پر آمادہ ہوں وہ قادیان میں آکر میرے روبرو قسم
کھادیں۔ میں کسی کے پاس نہیں جاؤں گا۔ یہ دین کا کام ہے۔ پس جو لوگ باوجود مولویت کی لاف کے اسمیں
سُستی کریں تو خود کاذب ٹھہریں گے۔ اگر میرے جیسے شخص کو جس کا نام دجّال رکھتے ہیں مغلوب کرلیں۔ تو
گویا تمام دنیا کو بدی سے چھڑا دینگے۔ اور قسم کے وقت یہ شرط نہایت ضروری ہوگی۔ کہ میں ان کی قسم سے
پہلے پورے دو گھنٹے تک عام جلسہ میں ان پیشگوئیوں کی سچائی کے دلائل ان کے سامنے
بیان کروں گا۔ تا وہ جلدی کر کے ہلاک نہ ہو جائیں۔ اور نیز ان پر حجت پوری ہو۔ اور ان کا حق نہیں
ہوگا۔ کہ بجز قسم کھانے کے ایک کلمہ بھی مُنہ پر لائیں۔ خاموشی سے دو گھنٹے تک میرے بیان کو سُنیں گے
پھر حسب نمونہ مذکورہ قسم کھا کر اپنے گھروں میں جائیں گے۔ اور یاد رہے کہ میں نے سید احمد خانصاحب
کا نام منکرین کی مد میں اس لئے لکھا ہے کہ ان کو خدا کے اُس الہام بلکہ وحی ہی بھی انکار ہے جو خدا سے
نازل ہوتی اور علم غیب کی عظمت اپنے اندر رکھتی ہے چونکہ وہ بھی عمر کی منزل کو طے کر چکے ہیں۔ میں نہیں
چاہتا کہ وہ یورپ کے کورانہ خیالات کی پیروی کر کے اس غلطی کو قبر میں لے جائیں۔ اب گو وہ متوجہ نہ ہوں۔
اور اس بات کو ٹھٹھے میں اُڑادیں۔ مگر میں نے جو تبلیغ کرنی تھی وہ کر چکا ہوں۔ میں ڈرتا ہوں کہ میں پوچھا نہ جاؤں
کہ ایک بندہ گم شدہ کو تم نے کیوں تبلیغ نہ کی۔

بعض **نادان** کہتے ہیں کہ ہر دفعہ **عذاب** اور **موت** کی پیشگوئیاں کیوں کی
جاتی ہیں۔ یہ نادان نہیں جانتے کہ ہر ایک نبی انذاری پیشگوئیاں کرتا رہا ہے۔ اگر یہ روا نہیں ہے۔
تو اس کے کیا معنے ہیں کہ **مسیح موعود کے دم سے مخالف مرینگے۔**

غرض یہ نو صاحب ہیں جو قسم کے لئے منتخب کئے گئے ہیں۔ کیونکہ ہر ایک ان میں
سے ایک جماعت اپنے ساتھ رکھتا ہے۔ پس اس کے ساتھ فیصلہ کرنیسے جماعت کا فیصلہ خود ضمنًا ہو جائیگا۔
قسم کا یہی مضمون ہوگا۔ کہ یہ پیشگوئیاں پوری نہیں ہوئیں اور پہلے سے براہین احمدیہ میں ان کا ذکر نہیں ہے۔
اس بات کو بخوبی یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اگرچہ منکرین اپنی جہالت اور نادانی سے بات بات میں تکذیب کرتے
ہیں اور ہر ایک پیشگوئی کو خلاف واقعہ قرار دیتے ہیں۔ مگر وہ تکذیب اُن کی جو ایک ہولناک فتنہ کے
رنگ میں پیدا ہوئی اور بلوہ کی حد تک پہنچ گئی۔ جس کے ساتھ ایک طوفان بے تمیزی کا اُٹھا اور خطرناک نتیجے پیدا
ہوئے۔ وہ صرف تین مرتبہ وقوع میں آئی۔ اسی کا نام براہین احمدیہ میں تین فتنہ عظیمہ رکھا گیا۔ اور کتاب یعنی براہین احمدیہ

آج کے دن سے ستر و برس پہلے تمام ملک میں بلکہ بلاد عرب اور فارس تک شائع ہو چکی ہے۔ اور یہ تین فتنے جس قوت اور عظمت سے ظہور میں آئے اور جس ہیبت ناک شور کیساتھ اس ملک کے کناروں تک انکو پھیلایا گیا یہ ایسا امر نہیں ہے جو کسی سے مخفی رہا ہو۔ بلکہ پنجاب اور ہندوستان کے مرد اور عورت اور ہندو اور مسلمان ان تینوں فتنوں کو ایسے طور سے یاد رکھتے ہیں کہ ہرگز امید نہیں کہ کبھی تذکرہ **ان فتن ثلثہ** کا صفحہ تواریخ ہیں سے مٹ سکے۔ پس جو شخص ان تینوں فتنوں کے پُر ہیبت واقعات پر اطلاع پاکر پھر براہین احمدیہ میں انکی خبر دیکھنا چاہے یا براہین احمدیہ میں ان تینوں فتنوں کی پیشگوئی پڑھکر پھر واقعات خارجیہ میں اُن کا نمونہ دیکھنا چاہے۔ تو ان دونوں صورتوں میں یقین کامل اس کو ہو جائے گا۔ کہ براہین احمدیہ میں انہیں تین فتنوں کا ذکر ہے جو ظہور میں آگئے۔ یا یوں کہو کہ جو تین فتنے ظہور خارجی میں مشاہدہ کئے گئے۔ وہ وہی تینوں ہیں۔ جو براہین احمدیہ میں پہلے سے مندرج ہیں۔ اب سوچو کہ آتھم کے متعلق جو پیشگوئی تھی جس کی نسبت عیسائیوں اور یہودی صفت مولویوں نے شور مچایا۔ اور لیکھرام کی نسبت جو پیشگوئی تھی جس کی نسبت آریوں نے طوفان برپا کیا۔ یہ دونوں کس مضبوط چٹان پر رکھی گئی ہیں۔ اے **مسلمانوں کی اولاد** حد سے بڑھتے نہ جاؤ۔ ممکن ہے کہ انسان اپنی عقل اور اپنے اجتہاد سے ایک رائے کو صحیح سمجھے اور در اصل وہ رائے غلط ہو۔ اور ممکن ہے کہ ایک شخص کو کاذب خیال کرے اور در اصل وہ سچا ہو۔ تم سے پہلے بہت لوگوں کو دھوکے لگے تم کیا چیز ہو کہ تمہیں نہ لگیں۔ پس ڈرو اور تقویٰ کی راہ اختیار کرو۔ تا امتحان میں نہ پڑو۔ میں بار بار کہتا ہوں۔ کہ اگر یہ انسان کا فعل ہوتا تو کب کا تباہ کیا جاتا۔ اور قبل اس کے جو تمہارا ہاتھ اٹھتا خدا کا ہاتھ اس کو تباہ کر دیتا دیکھو خدا فرماتا ہے **وَلَا یُظْهِرُ عَلٰی غَیْبِهٖ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ** یعنی غیب کو چنے ہوئے فرستادوں کے سوا کسی پر نہیں کھولا جاتا۔ اب سوچو اور خوب غور سے اس کتاب کو پڑھو کہ کیا وہ غیب جسکی اس آیت میں تعریف ہی کامل طور پر ہیش نہیں کیا گیا میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ جو کچھ تمہیں دکھایا گیا۔ اگر اُن اندھوں کو دکھایا جاتا جو اس صدی سے پہلے گذر گئے تو وہ اندھے نہ رہتے سو تم روشنی کو پاکر اس کو رد نہ کرو۔ خدا تمہیں روشن آنکھیں دینے کیلئے طیار ہے اور پاک دل بخشنے کیلئے مستعد ہے۔ وہ نئے طور کی اپنی ہستی تم پر ظاہر کرنا چاہتا ہے اُس کے ہاتھ ایک نیا آسمان اور نئی زمین بنانے کیلئے لمبے ہوئے ہیں سو تم مزاحمت مت کرو اور سعادت سے جلد جھک جاؤ۔ تم اپنے نفسوں پر ظلم مت کرو۔ اور اپنی ذریت کے دشمن نہ بنو تا خدا تم پر رحم کرے اور تا وہ تمہارے گناہ بخشے اور تمہارے دنوں میں برکت دے۔ دیکھو آسمان کیا کر رہا ہے اور زمین کو دیکھو کہ خدا

کھینچ رہا ہے۔ افسوس کہ تم نے **صدی** کے سر کو بھی بھلا دیا۔

## پندرھویں پیشگوئی

جو آتھم کی پیشگوئی اور لیکھرام کی پیشگوئی سے نہایت مناسبت رکھتی ہے وہ الہام ہی جو آتھم کی میعاد گذرنے کے بعد رسالہ انوار الاسلام میں شائع کیا گیا تھا وہ یہ ہے۔ **اطلع اللّٰہ علٰی ھمّہٖ وغمّہٖ ولن تجد لسنۃ اللّٰہ تبدیلا۔ ولا تعجبوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مؤمنین۔ وبعزتی وجلالی انک انت الاعلٰی۔ ونمزق الاعداء کل ممزق۔ انا نکشف السر عن ساقہ۔ یومئذ یفرح المؤمنون۔ ثلۃ من الاولین وثلۃ من الاٰخرین۔ ھٰذہ تذکرۃ فمن شاء اتخذ الٰی ربہ سبیلا۔** یعنی خدا نے دیکھا کہ آتھم کا دل ہم وغم سے بھر گیا۔ اور خدا کی سنت میں تو تبدیلی نہیں پائے گا۔ یعنی وہ ڈرنے والے دل کیلئے عذاب کی پیشگوئی کو تاخیر میں ڈالدیتا ہی یہی اس کی سنت ہے۔ اور پھر فرمایا کہ جو واقعہ پیش آیا۔ اس سے کچھ تعجب مت کرو۔ اور اگر تم ایمان پر قائم رہوگے۔ تو آخر غلبہ تمہیں کو ہوگا۔ اور مجھے میری عزت اور جلال کی قسم ہے کہ آخر تو ہی غالب ہوگا۔ اور ہم دشمنوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالیں گے ہم اسی پیشگوئی کے مخفی امور کو اس کی پنڈلی سے ننگا کر کے دکھائیں گے اُس دن مومنین خوش ہونگے پہلا گروہ بھی اور پچھلا گروہ بھی۔ یہ خدا کی طرف سے ایک یاددہانی ہے۔ سو جو چاہے قبول کرے۔ اب دیکھو کہ یہ پیشگوئی تین برس سے کچھ زیادہ عرصہ کی ہے۔ یعنی اُس وقت کی کہ جب آتھم کی میعاد کا آخری دن تھا۔ اس میں خدا تعالیٰ کا وعدہ تھا۔ کہ ہم اس پیشگوئی کا جو نادانوں پر مشتبہ ہے اسکو ہم ننگا کر کے دکھلا دینگے۔ پس اُس نے لیکھرام کے نشان کے بعد اپنے وعدہ کے موافق اُس مخفی امر کو ننگا کر کے دکھلا دیا۔ اور براہین احمدیہ کی پیشگوئیوں کو ایک آئینہ کی طرح آگے رکھدیا پس اُس کا یہ فضل اس زمانہ پر ہے جو اس نے نئی معرفت کا سرچشمہ کھولا۔ **مبارک وہ جو اس سے حصہ** لیوے۔ اور یہ جو فرمایا تھا کہ پہلا گروہ بھی اُسوقت خوش ہوگا اور پچھلا گروہ بھی۔ یہ تمام پیشگوئیاں اس وقت ظہور میں آگئیں۔ چنانچہ لیکھرام کے نشان کے ظاہر ہونے سے اہل ایمان کی قوت ایمانی بہت بڑھ گئی۔ اور ان کو وہ خوشی پہنچی جس کا اندازہ کرنا مشکل ہے۔ ہزاروں ایمانداروں پر رقت طاری ہوگئی۔ اور وجد کے جوش سے خوشی آنسوؤں کی راہ سے نکلی۔ گویا پوشیدہ خدا کو انہوں نے آنکھوں سے

دیکھ لیا یہ عجیب واقعہ پیش آیا کہ ہندو اور آریہ لیکھرام کے غم سے روئے۔ اور ایمانداروں اور صادقوں کا گروہ زیادت معرفت کی خوشی سے رویا براھین احمدیہ کے صفحہ ۲۴۲ میں جو الہامات مندرجہ ذیل ہیں جو ایک پیشگوئی تھی۔ وہ اسی نشان کے بعد کامل طور پر میں نے پوری ہوتی دیکھی۔ اور وہ یہ ہے۔ اصحاب الصُفّہ وما ادرٰنك ما اصحاب الصُفّہ ترٰی اعینہم تفیض من الدمع یصلون علیك۔ ربنا اننا سمعنا منادیًا ینادی للایمان وداعیًا الی اللہ وسراجًا منیرًا۔ املوا۔ ترجمہ۔ حجرہ کے ہم نشین۔ اور تو کیا جانتا ہے کہ کیا ہیں حجرہ کے ہمنشین۔ تو دیکھے گا کہ ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوں گے۔ تجھ پر دُرود بھیجیں گے۔ اے ہمارے خدا ہم نے ایک منادی کرنے والے کو سنا جو تیرے نام کی منادی کرتا اور لوگوں کو ایمان کی طرف بلاتا اور خدائے واحد لاشریک کی طرف دعوت کرتا ہے اور ایک چمکتا ہوا چراغ ہے۔ لکھ لو۔

اور انوار الاسلام کی مذکورہ بالا پیشگوئی میں یہ بھی صاف طور پر لکھا ہے۔ کہ اس نشان کے بعد ایک اور گروہ بھی اس جماعت کے ساتھ شامل ہو جائیگا۔ اور وہ دونوں گروہ اُس نشان پر خوش ہوں گے۔ چنانچہ یہ پیشگوئی اب پوری ہو رہی ہے۔ اور بہت مخالفوں کے انکساری خط پر خط آرہے ہیں۔ کہ ہم غلطی پر تھے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالك۔

## سولھویں پیشگوئی

براہین احمدیہ کے صفحہ ۲۲۷ میں ایک آریہ کے متعلق ایک پیشگوئی ہے جس کا نام ملاوامل ہے وہ ابھی تک بقید حیات ہے۔ یہ شخص دق کے مرض میں مبتلا ہو گیا تھا۔ ایک دن وہ میرے پاس آکر اور اپنی زندگی سے ناامید ہو کر بہت بیقراری سے رویا۔ مجھے یاد پڑتا ہے۔ کہ اس نے اس روز متوحش خواب بھی دیکھا تھا۔ جہاں تک کہ مجھے یاد ہے خواب یہ تھا کہ اس کو ایک زہریلے سانپ نے کاٹا ہے اور تمام بدن میں زہر سرایت کر گیا ہے۔ اس خواب نے اس کو نہایت غمگین کر دیا تھا۔ اور پہلے سے ایک زم تپ نے جو کھانے کے بعد تیز ہو جاتی تھی سخت گھبراہٹ میں اس کو ڈالا ہوا تھا۔ اس لئے وہ بیقراری اور قریب بایوسی کی حالت میں تھا وہ میرے پاس آکر رویا۔ اس لئے میرا دل اس کی حالت پر نرم ہوا۔ اور میں نے حضرت احدیت میں اس آریہ کے حق میں دعا کی جیسا کہ اس پہلے آریہ کے حق میں دعا کی تھی جسکا نام شرمپت ہے۔ تب مجھے یہ الہام ہوا براہین

کے صفحہ ۲۲۰ میں موجود ہے قُلنا یا نارُ کونی بَرداً وّسلاماً یعنی ہم نے تپ کی آگ کو کہا کہ سرد اور سلامتی ہو چنانچہ اسی وقت اُسکو جو موجود تھا اس الہام سے خبر دی گئی اور کئی اور لوگوں کو اطلاع دی گئی۔ کہ وہ ضرور میری دعا کی برکت سے صحت پا جائیگا۔ چنانچہ بعد اسکے ایک ہفتہ نہیں گذرا ہوگا۔ کہ وہ آریہ خدا کے فضل سے صحت پاگیا۔ اگرچہ اب آریوں کی ایسی حالت ہے کہ ان کو سچی گواہی ادا کرنا موت سے بدتر ہے۔ لیکن میں اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یہ واقعہ سراسر صحیح ہے۔ اور ایک ذرہ اس میں آمیزش مبالغہ نہیں۔ اگر ان واقعات کے مضمون کے کسی حصہ میں مجھے شک ہوتا۔ تو میں ان واقعات کو ہرگز نہ لکھتا۔ اور مبالغہ کرنا اور اپنی طرف سے زیادہ باتیں ملا دینا لعنتی انسانوں کا کام ہے۔ اور یہ دونوں واقعات شرمپت اور ملاوامل کے، ابرس سے براہین احمدیہ میں لکھے ہوئے ہیں۔ پس جو ان شبہات میں پڑتے ہیں کہ مخالفوں کیلئے ضرر رسانی کے ہی الہام ہوتے ہیں۔ وہ ان دونوں الہاموں پر غور کریں۔ کیونکہ یہ دونوں آریہ ہیں۔ ہمارا کام تمام مخلوق کی ہمدردی ہے۔ بھلا آریہ ہی کوئی مثال دیں۔ کہ انہوں نے اس قسم کی ہمدردی کسی مسلمان کی کی ہو۔ میں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ سچی محبت سے خدا کے بندوں کی خیرخواہی کرنا بجز سچے مسلمان کے کسی سے ممکن ہی نہیں۔ ہاں ریاکاری کے ساتھ ممکن ہو تو ہو۔ مگر دل کے پاک انشراح سے ٹھیک ٹھیک اصول پر قدم مار کر دوسروں کو یہ باتیں حاصل نہیں ہو سکتیں۔ مسلمان بالطبع مدارات کو چاہتے ہیں۔ اس لئے کھانے پینے میں بھی ہندوؤں سے پرہیز نہیں کرتے۔ مگر ہندوؤں میں نفرت بھی ایک بخل کی نشانی ہے۔ ہاں کسی نافرمان پر خدا کا غضب ہونا خواہ وہ مسلمان ہو یا عیسائی یا ہندو یہ اور بات ہے۔ ہمدردی کے اصول سے اس کو کچھ تعلق نہیں۔

اور میں نے جو ان دونوں آریوں کے واقعات پیش کرنے کے وقت قسم کھائی ہے۔ یہ اس لئے کہ میں باور نہیں کرتا۔ کہ وہ کم سے کم اس قدر حق پوشی کیلئے طیار ہو جائیں کہ میری نسبت یہ الزام دیں۔ کہ اس نے اصل واقعات میں کمی بیشی کر دی ہے۔ اور نیز اس لئے قسم کھائی ہے۔ کہ آجکل آریوں کو اسلام کے ساتھ ایک خاص بُغض ہے۔

اور میں دوبارہ اللہ جل شانہٗ کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ کہ ایک ذرہ ان واقعات میں تفاوت نہیں۔ خدا موجود ہے اور جھوٹے کے جھوٹ کو خوب جانتا ہے۔ اگر میں نے جھوٹ بولا ہے یا میں نے ان قصوں کو ایک ذرہ کم و بیش کر دیا ہے تو نہایت ضروری ہے کہ ایسا ظن کرنیوالا خدا کی قسم کے ساتھ اشتہار دیدے کہ میں جانتا ہوں کہ اس شخص نے جھوٹ بولا ہے یا اس نے کم و بیش کر دیا ہے اور اگر نہیں کیا۔

تو ایک سال تک اس تکذیب کا وبال مجھ پر پڑے۔ اور ابھی میں بھی قسم کھا چکا ہوں۔ پس اگر میں جھوٹا ہونگا یا میں نے ان قصوں کو کم و بیش کیا ہوگا۔ تو اس دروغگوئی اور افترا کی سزا مجھے بھگتنی پڑے گی۔ لیکن اگر میں نے پوری دیانت سے لکھا ہے اور خدا تعالیٰ جانتا ہے۔ کہ میں نے پوری دیانت سے لکھا ہے۔ تب مکذب کو خدا بے سزا نہیں چھوڑے گا یقیناً سمجھو کہ خدا ہے اور وہ ہمیشہ سچائی کی مدد کرتا ہے۔ اگر کوئی امتحان کے لئے اُٹھے تو عین مراد ہے۔ کیونکہ امتحان سے خدا ہم میں اور مخالفوں میں فیصلہ کر دیگا۔ ہمارے مخالف مولویوں کے لئے بھی یہ موقع ہے کہ ان لوگوں کو اُٹھاویں جیسا کہ آتھم کے اُٹھانے کیلئے کوشش کی تھی۔ فیصلہ ہو جانا ہر ایک کے لئے مبارک ہی۔ اس سے دنیا کو پتہ لگ جائے گا۔ کہ خدا موجود ہے اور سچوں کی دعائیں قبول کرتا ہے۔ دیانند اور لیکھرام اس کا چیلہ اس جہان سے گذر گئے۔ مگر دہریت اور بُخل اور تعصب کی بدبُو باقی چھوڑ گئے۔ اور میں چاہتا ہوں کہ وہ بدبُو دُور ہو۔ اسلئے میں اس آریہ سے بھی قسم سے فیصلہ چاہتا ہوں۔ جیسا کہ پہلے آریہ سے درخواست کی گئی ہے۔ اور میں یقیناً جانتا ہوں۔ بلکہ آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں کہ خدا راستی کا حامی ہے۔ اور راستی کے مخالف کا دشمن ہے۔ سچی بات کی گواہی دینی ایک ایماندار کے لئے مشکل نہیں۔ مگر آریوں کے لئے آج کل بہت مشکل ہے۔ غرض اگر کوئی مکذب ہو یہ آریہ ہو یا وہ آریہ۔ تو قسم کھا کر مجھ سے فیصلہ کرے۔ میں جانتا ہوں کہ وہ خدا جو ہمارا خدا ہے ایک کھا جانیوالی آگ ہے وہ جھوٹے کو کبھی نہیں چھوڑے گا۔ لیکن اگر سچا ہوگا۔ تو اُس کا کوئی نقصان نہیں۔ اب دیکھو ثبوت اسے کہتے ہیں۔ کہ دین کے دشمنوں کے حوالے سے اس بابرکت پیشگوئی کی سچائی ظاہر کی گئی ہے۔ دنیا میں اس سے زیادہ اور کیا ثبوت ہوگا۔ کہ ایسے دین کے دشمن جیسا کہ آج کل آریہ ہیں خدا کی پیشگوئیوں کی سچائی کے گواہ ہوں۔ کیا ایسی گواہیاں اور ایسے موجودہ نشان عیسائیوں کے پاس بھی ہیں۔ اگر ہیں تو ایک آدھ بطور نظیر کے پیش تو کریں۔ پس یقیناً سمجھو کہ سچا خدا وہی خدا ہے۔ جس کی طرف سے اُن تشریف لاتا ہے۔ اس کے سوا سب انسان پرستیاں یا سنگ پرستیاں ہیں۔ بیشک مسیح ابن مریم نے بھی اس چشمہ سے پانی پیا ہے جس سے ہم پیتے ہیں۔ اور بلا شبہ اُس نے بھی اُس پھل میں سے کھایا ہے۔ جس سے ہم کھاتے ہیں۔ لیکن ان باتوں کو خدائی سے کیا تعلق اور ابنیت سے کیا علاقہ ہے۔ عیسائیوں نے مسیح کو ایک مقید خدا بنانے کا ذریعہ بھی خوب نکالا۔ یعنی لعنت۔ اگر لعنت نہ ہو تو خدائی بیکار اور ابنیت لغو۔ لیکن باتفاق تمام اہل لُغت ملعون ہونے کا مفہوم یہ ہے کہ خدا سے دل برگشتہ ہو جائے۔ بے ایمان ہو جائے۔ مرتد ہو جائے۔ خدا کا دشمن ہو جائے۔

سیاہ دل ہو جائے۔ کتوں اور سوٴروں اور بندروں سے بدتر ہو جائے۔ جیسا کہ توریت بھی گواہی دے رہی ہے۔ پس کیا یہ مفہوم بھی ایک سیکنڈ کے لئے مسیح کے حق میں تجویز کر سکتے ہیں۔ کیا اس پر ایسا زمانہ آیا تھا کہ وہ خدا کا پیارا نہیں رہا تھا۔ کیا اس پر ایسا وقت آیا تھا کہ اس کا دل خدا سے برگشتہ ہو گیا تھا۔ کیا کبھی اس نے بے ایمانی کا ارادہ کیا تھا۔ کیا کبھی ایسا ہوٴا کہ وہ خدا کا دشمن اور خدا اس کا دشمن تھا۔ پس اگر ایسا نہیں ہوٴا۔ تو اُس نے اُس لعنت میں سے کیا حصہ لیا جس پر نجات کا تمام مدار ٹھہرایا گیا ہے۔ کیا توریت گواہی نہیں دیتی کہ مصلوب لعنتی ہے پس اگر مصلوب لعنتی ہوتا ہے۔ تو بیشک وہ لعنت جو عام طور پر مصلوب ہونے کا نتیجہ ہے مسیح پر پڑی ہوگی۔ لیکن لعنت کا مفہوم دنیا کے اتفاق کی رُو سے خدا سے دور ہونا اور خدا سے برگشتہ ہونا ہے فقط کسی پر مصیبت پڑنا یہ لعنت نہیں ہے بلکہ لعنت خدا سے دوری اور خدا سے نفرت اور خدا سے دشمنی ہے اور لعین لغت کی رو سے شیطان کا نام ہے۔ اب خدا کے لئے سوچو کہ کیا روا ہے کہ ایک راستباز کو خدا کا دشمن اور خدا سے برگشتہ بلکہ شیطان نام رکھا جائے اور خدا کو اس کا دشمن ٹھہرایا جائے۔ بہتر ہوتا کہ عیسائی اپنے لئے دوزخ قبول کر لیتے مگر اس برگزیدہ انسان کو ملعون اور شیطان نہ ٹھہراتے۔ ایسی نجات پر لعنت ہے۔ جو بغیر اس کے کہ راستبازوں کو بے ایمان اور شیطان قرار دیا جائے مل نہیں سکتی۔ قرآن شریف نے یہ خوب سچائی ظاہر کی کہ مسیح کو صلیبی موت سے بچا کر لعنت کی پلیدی سے بری رکھا۔ اور انجیل بھی یہی گواہی دیتی ہے۔ کیونکہ مسیح نے یونس کے ساتھ اپنی تشبیہ پیش کی ہے اور کوئی عیسائی اس سے بیخبر نہیں کہ یونس مچھلی کے پیٹ میں نہیں مرا تھا۔ پھر اگر یسوع قبر میں مردہ پڑا رہا تو مردہ کو زندہ سے کیا مناسبت اور زندہ کو مردہ سے کونسی مشابہت۔ پھر یہ بھی معلوم ہے۔ کہ یسوع نے صلیب سے نجات پاکر شاگردوں کو اپنے زخم دکھائے۔ پس اگر اس کو دوبارہ زندگی جلالی طور پر حاصل ہوئی تھی۔ تو اُس پہلی زندگی کے زخم کیوں باقی رہ گئے۔ کیا جلال میں کچھ کسر باقی رہ گئی تھی۔ اور اگر کسر رہ گئی تھی۔ تو کیونکر امید رکھیں کہ وہ زخم پھر کبھی قیامت تک مل سکیں گے۔ یہ بیہودہ قصے ہیں جن پر خدائی کا شہتیر رکھا گیا ہے۔ مگر وقت آتا ہے بلکہ آگیا۔ کہ جس طرح روئی کو دھنکا جاتا ہے اسی طرح خدا تعالےٰ ان تمام قصوں کو ذرہ ذرہ کر کے اڑا دے گا۔ افسوس کہ یہ لوگ نہیں سوچتے کہ یہ کیسا خدا تھا جس کے زخموں کیلئے مرہم بنانے کی حاجت پڑی۔ تم سُن چکے ہو کہ عیسائی اور رومی اور یہودی اور مجوسی دفتروں کی قدیم طبی کتابیں جو اب تک موجود ہیں گواہی دے رہی ہیں کہ یسوع کی چوٹوں کے لئے

ایک مرہم طیار کیا گیا تھا جس کا نام **مرہم عیسیٰ** ہے۔ جواب تک قرابادینوں میں موجود ہے۔ نہیں کہہ سکتے کہ وہ مرہم نبوت کے زمانہ سے پہلے بنایا ہوگا کیونکہ یہ مرہم حواریوں نے طیار کیا تھا۔ اور نبوت سے پہلے حواری کہاں تھے۔ یہ کبھی نہیں کہہ سکتے کہ ان زخموں کا کوئی اور باعث ہوگا نہ صلیب۔ کیونکہ نبوت کے تین برس کے عرصہ میں کوئی اور ایسا واقعہ بجز صلیب ثابت نہیں ہو سکتا۔ اور اگر ایسا دعویٰ ہو تو بار ثبوت بذمہ مدعی ہے۔ جائے شرم ہے کہ یہ **خدا** اور یہ **زخم** اور یہ **مرہم**۔ واقعی صحیح اور سچی حقیقتوں پر کہاں کوئی پردہ ڈال سکتا ہے اور کون خدا کے ساتھ جنگ کر سکتا ہے۔ ہمیشہ کیلئے **حیّ قیوم** صرف وہ اکیلا خدا ہے جو تجسم اور تحیز سے پاک اور ازلی ابدی ہے۔ اور جھوٹے خدا کیلئے اتنا ہی غنیمت ہے۔ کہ اس نے ایک ہزار نوسو برس تک اپنی خدائی کا سکہ چلا لیا۔ آگے یاد رکھو۔ کہ یہ جھوٹی خدائی بہت جلد ختم ہونے والی ہے۔ وہ دن آتے ہیں کہ عیسائیوں کے سعادت مند لڑکے سچے خدا کو پہچان لیں گے۔ اور پرانے بچھڑے ہوئے وحدہٗ لاشریک کو روتے ہوئے آملیں گے۔ یہ میں نہیں کہتا بلکہ وہ روح کہتی ہے جو میرے اندر ہے۔ جس قدر کوئی سچائی پر لڑ سکتا ہے لڑے۔ جس قدر کوئی مکر کر سکتا ہے بے شک کرے لیکن آخر ایسا ہی ہوگا۔ یہ سہل بات ہے کہ زمین و آسمان مبدل ہو جائیں۔ یہ آسان ہے کہ پہاڑ اپنی جگہ چھوڑ دیں۔ لیکن یہ وعدے مبدل نہیں ہونگے۔

## سترھویں پیشگوئی

یہ پیشگوئی وہی ہے جو براہین احمدیہ کے صفحہ ۲۳۹ میں درج ہے اور وہ یہ ہے **یتم نعمتہ علیک لیکون آیۃ للمومنین**۔ یعنی خدا اپنی نعمتیں تجھ پر پوری کریگا۔ تا وہ مومنین کے لئے نشان ہوں یعنی دنیا کی زندگی میں جو کچھ تجھے نعمتیں دی جائیں گی۔ وہ سب بطور نشان ہونگی۔ یعنی **قول** بھی نشان ہوگا۔ جیسا کہ لوگوں نے جلسہ مذاہب لاہور اور عربی کتابوں میں دیکھ لیا۔ اور **فعل** بھی نشان ہوگا جیسا کہ خدا کے فعل بطور نشان کثیر و اسطے ظہور میں آ رہے ہیں۔ اور اولاد بھی نشان ہوگی۔ جیسا کہ خدا نے نیک اور بابرکت اولاد کا وعدہ دیا اور پورا کیا۔ اور خدا کی مالی نصرت بھی نشان ہوگی۔ جیسا کہ خدا نے براہین احمدیہ میں مالی نصرت کا وعدہ دیا ہے اور وہ وعدہ اب پورا ہوا۔ اور پورب اور پچھم سے لوگ آئے۔ اور مشرق اور مغرب سے معاون پیدا ہوئے اور جیسا کہ صفحہ ۲۴۱ میں فرمایا تھا **ینصرک رجال نوحی الیہم من السماء یاتون من کل فج عمیق** یعنی وہ لوگ تیری مدد کریں گے۔ جن دلوں میں ہم آپ ڈالیں گے وہ دور دور سے اور بڑی گہری راہوں سے آئینگے۔ چنانچہ اب وہ پیشگوئی جو آج کے دن سے سترہ برس پہلے لکھی گئی تھی۔ ظہور

میں آئی کس کو معلوم تھا کہ ایسے سچے اخلاص اور محبت سے لوگ مدد میں مشغول ہو جائینگے۔ دیکھو کہاں اور کس فاصلہ پر مدراس ہے جسمیں سے خدا تعالیٰ کا ارادہ **سیٹھ عبدالرحمٰن حاجی اللہ رکھا** کو معہ اُن کے تمام عزیزوں اور دوستوں کے کھینچ لایا۔ جنھوں نے آتے ہی اخلاص اور خدمات میں وہ ترقی کی کہ صحابہ کے رنگ میں محبت پیدا کرلی۔ اور کہاں ہے بمبئی جس میں **منشی زین الدین ابراہیم** جیسے مخلص پُرجوش طیار کئے گئے اور کہاں ہے حیدرآباد دکن جس میں ایک جماعت پُرجوش مخلصوں کی طیار کی گئی کیا یہ وہی باتیں نہیں جن کی نسبت پہلے سے براہین میں خبر دی گئی تھی۔

## اٹھارھویں پیشگوئی

یہ پیشگوئی وہ ہے کہ جو براہین احمدیہ کے صفحہ ۲۴۰ میں مندرج ہے یعنی یہ **قل عندی شہادۃ من اللہ فھل انتم مؤمنون۔ قل عندی شہادۃ من اللہ فھل انتم مسلمون** یعنی کہہ میرے پاس خدا کی ایک گواہی ہے پس کیا تم اس پر ایمان لاؤ گے۔ کہہ میرے پاس خدا کی ایک گواہی ہے کیا تم اس کو قبول کرو گے۔ یہ دونوں فقرے بطور پیشگوئی کے ہیں۔ اور ایسے آسمانی نشانوں کی طرف اشارہ کر رہے ہیں جو بطور پیشگوئی کے ہوں۔ کیونکہ خدا کی گواہی نشان دکھلاتی ہے۔ چنانچہ بعد اس کے یہ گواہی دی کہ **خسوف کسوف** رمضان میں کیا جیسا کہ آثار میں **مہدی موعود** کی نشانیوں میں آچکا تھا۔ پھر دوسری گواہی خدا نے یہ دی کہ آتھم کی پیشگوئی پر عیسائیوں نے واقعات کو چھپا کر مکر کیا اور یہودی صفت مولویوں نے ان کی ہاں کے ساتھ ہاں ملائی۔ اور وہ شیطانی آواز تھی جو عیسائیوں کی حمایت میں زمین کے شیطانوں یعنی مولویوں نے دی۔ پھر خدا نے اخفائے شہادت کے آتھم کو ہلاک کیا اور اس پیشگوئی کی تصدیق کیلئے لیکھرام کے نشان کو ظاہر کیا۔ اور وہ آسمانی آواز تھی۔ جس نے شیطانی آواز کو کالعدم کر دیا۔ یہی آثار نبویہ میں پہلے سے لکھا ہوا تھا۔ جو آتھم کی پیشگوئی میں پورا ہوا۔ تیسری خدا کی گواہی وہ پیشگوئی تھی جو جلسہ مذاہب سے پہلے شائع کی گئی تھی۔ چوتھی خدا کی گواہی لیکھرام کے مارے جانے کا نشان تھا جس نے مخالفوں کی کمر توڑ دی۔ یہ پیشگوئی جن لوازم اور تصریحات کے ساتھ بیان کی گئی۔ اور شائع کی گئی تھی۔ وہ تمام لوازم ایسے تھے کہ کوئی دانا باور نہیں کر سکتا کہ ان کا انجام دینا انسان کے حد اختیار میں ہو سکتا ہے۔ کیونکہ اس میں میعاد بتلائی گئی تھی۔ دن بتلایا گیا تھا جو تاریخ بتلائی گئی تھی۔ وقت بتلایا گیا

---

جو حاشیہ خروج باب ۳۲ سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ گوسالہ سامری کے نیست و نابود کرنے کا ارادہ

اور صورت موت بتلائی گئی تھی۔ یعنی یہ کہ کس طرح سے مریگا۔ بیماری سے یا قتل سے۔ اور پیشگوئی کے اشارات یہ بھی ظاہر کرتے ہیں۔ کہ جن لوگوں نے اس گوسالہ کی ثنا خوانی کو پرستش تک پہنچایا اور سچائی کا خون کیا۔ اور اس کی تعریف میں غلو کیا۔ وہ بھی خدا تعالیٰ کی نظر میں اس قوم کی طرح ہیں جنھوں نے سامری کے گوسالہ کی پرستش کی تھی۔ اللہ تعالیٰ سورۃ الاعراف میں فرماتا ہے ان الذین اتخذوا العجل سینالھم غضبٌ من ربھم وذلۃ فی الحیوۃ الدنیا وکذالک نجزی المفترین یعنی جنھوں نے گوسالہ پرستی کی ان پر غضب کا عذاب پڑے گا اور دنیا کی زندگی میں اُن کو ذلت پہنچے گی اور اسی طرح ہم دوسرے مفتریوں کو سزا دیں گے۔ اور یہ ایک لطیف اشارہ ان گوسالہ پرستوں کی طرف بھی ہے جو اس دوسرے **گوسالہ** یعنی لیکھرام کی پرستش کرنے میں ظلم اور خونریزی کے ارادوں تک پہنچ گئے۔ خدا تعالیٰ کے علم سے کوئی شے باہر نہیں وہ خوب جانتا تھا کہ ہندو بھی لیکھرام کی پرستش کر کے اس کو گوسالہ بنا دینگے۔ اس لئے اس نے کذالک کے لفظ سے لیکھرام کے قصہ کیطرف اشارہ کر دیا۔ توریت خروج باب ۳۲ آیت ۳۵ سے ثابت ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے بنی اسرائیل پر گوسالہ پرستی کے سبب سے موت بھیجی تھی۔ یعنی ایک وبا اُن میں پڑ گئی تھی جس سے وہ مر گئے تھے۔ اور اس عذاب کی خبر کے وقت اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ جو لوگ ایمان لائینگے میں انکو نجات دونگا۔ جیسا کہ فرماتا ہے والذین عملوا السیئات ثم تابوا من بعدھا وٰامنوا ان ربک من بعدھا لغفور رحیم یعنی جنھوں نے گوسالہ پرستی کی دھن میں بُرے کام کئے پھر بعد اس کے توبہ کی اور ایمان لائے تو خدا تعالیٰ ایمان کے بعد ان کے گناہ بخش دے گا۔ اور ان پر رحم کرے گا۔ کیونکہ وہ غفور اور رحیم ہے۔

---

بقیۃ الحاشیۃ

یہود کی عید کے دن میں کیا گیا تھا۔ مگر آگ میں جلانا اور باریک پیسنا اور غبار کی مانند بنانا جیسا کہ ۶/۳۲ خروج میں لکھا ہے یہ فرصت طلب کام تھا۔ اس بڑے کام نے ضرور رات کا کچھ حصہ لیا ہوگا۔ کیونکہ حضرت موسیٰ اس وقت اُترے تھے جب گوسالہ پرستی کا میلہ خوب گرم ہو گیا تھا۔ اور یہ وقت غالباً دوپہر کے بعد ہی ہوگا۔ اور پھر کچھ عرصہ ناراضگی اور غضب میں گذرا لہذا یہ قطعی امر ہے۔ کہ سونے کا جلانا اور خاک کی طرح کرنا کچھ حصہ رات تک جو دوسرے دن میں محسوب ہوتی ہے ختم ہوا ہوگا۔ سو خدا تعالیٰ نے لیکھرام کے لئے گوسالہ سامری کا نام اختیار فرمایا۔ اس نام میں یہ بھید پوشیدہ تھا کہ عید کے دوسرے دن میں اس کی تباہی کا سامان ہوگا جیسا کہ گوسالہ سامری کا ہُوا۔ اور چونکہ گوسالہ پر کبھی چھری پھرتی ہے

اور لیکھرام کے مقدمہ میں آیت کریمہ کا یہ اشارہ ہے کہ جنھوں نے ناحق الہام کی تکذیب کی اور قتل کی سازشیں کیں اور گورنمنٹ کو قتل کے لئے بھڑکایا اور پھر بعد اس کے توبہ کی اور ایمان لائے۔ تو خدا ان پر رحم کرے گا۔ اسی مقام کے متعلق اس عاجز کو الہام ہوا ہے یا مسیح الخلق عدوانا یعنی اے خلقت کیلئے مسیح ہماری متعدی بیماریوں کے لئے توجہ کر۔ اور براہین احمدیہ کے صفحہ ۵۱۹ میں اسی کی طرف اشارہ ہے۔ جیسا کہ وہ عزاسمہ فرماتا ہے انت مبارک فی الدنیا والاخرۃ امراض الناس وبرکاتہ ان ربک فعال لما یرید یعنی تجھے دنیا اور آخرت میں برکت دی گئی ہے۔ خدا کی برکتوں کے ساتھ لوگوں کی بیماریوں کی خبرلے کہ تیرا رب جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ دیکھو یہ کس زمانہ کی خبریں ہیں اور نہ معلوم کس وقت پوری ہوں گی۔ ایک وہ وقت ہے جو دعا سے مرتے ہیں اور دوسرا وہ وقت آتا ہے جو دعا سے زندہ ہوں گے۔

## اُنیسویں پیشگوئی

یہ پیشگوئی جو براہین کے صفحہ ۲۴۰ میں ہے یہ ہے رب ارنی کیف تحی الموتی رب اغفر وارحم من السماء۔ رب لا تذرنی فرداً وانت خیر الوارثین۔ رب اصلح امۃ محمد ربنا افتح بیننا و بین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین یریدون ان یطفؤا نور اللہ بافواھھم واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون۔ اذا جاء نصر اللہ والفتح وانتھی امر الزمان الینا الیس ھذا بالحق۔ ترجمہ یعنی اے میرے رب مجھے دکھلا کہ تو کیونکر مُردوں کو زندہ کرتا ہے۔ اے میرے رب مغفرت فرما اور آسمان سے رحم کر۔ اے میرے رب مجھے اکیلا مت چھوڑ اور تو خیر الوارثین ہے۔ اے میرے رب امت محمدیہ کی اصلاح کر۔ اے ہمارے رب ہم میں اور ہماری قوم میں سچا فیصلہ کر دے۔ اور تو سب فیصلہ کرنے والوں سے بہتر ہے۔ یہ لوگ ارادہ کریں گے کہ خدا کے نور کو اپنے مُنہ کی پھونکوں سے بجھا دیں اور خدا اپنے نور کو پورا کرے گا۔ اگرچہ کافر کراہت ہی کریں۔

---

بقیہ حاشیہ: اس لئے عجل کے لفظ میں بھی جو الہام میں اختیار کیا گیا ہے یہ عربی موت مخفی ہے اور لیکھرام کی موت کی نسبت جو یہ پیشگوئی ہے کہ وہ عید کے دوسرے دن قتل کیا جائیگا اس میں الہام آلہی وہ ہی جو کتاب کرامات الصادقین کے صفحہ ۵۴ میں لکھا ہوا ہے یعنی ستعرف یوم العید والعید اقرب

جب خدا کی مدد آئیگی اور اس کی فتح نازل ہوگی۔ اور دلوں کا سلسلہ ہماری طرف رجوع کریگا۔ اور ہماری طرف آٹھریگا۔ تب کہا جائیگا کہ کیا یہ سچ نہیں تھا۔ اس تمام الہام میں یہ پیشگوئی ہے۔ کہ ضروری ہے کہ قوم مخالفت کرے اور اس سلسلہ کے نابود کرنے کیلئے پوری کوشش کرے اور ہرگز نہ چاہے کہ یہ سلسلہ قائم رہ سکے۔ لیکن خدا اس سلسلہ کو ترقی دیگا یہاں تک کہ زمانہ اسی طرف اُلٹ آئیگا اور بعد اس کے کہ لوگوں نے اکیلا چھوڑ دیا ہوگا پھر اس طرف رجوع کریں گے۔ اب دیکھو کہ یہ پیشگوئی کیسی صفائی سے پوری

اس کے پہلے کا شعر یہ ہے الا انی فی کل حرب غالبٌ ۞ فکدنی بما زورت فالحق یغلب ۞ یعنی میں ہر ایک جنگ میں غالب ہوں پس دروغ آرائی سے جسطرح چاہے مکر کر پس حق غالب ہو جائیگا۔ اور پھر دوسرے شعر میں اس شعر کی تشریح کی کہ حق کیونکر غالب ہوگا۔ اور وہ یہ ہے۔ وبشرنی ربی وقال مبشرا ۞ ستعرف یوم العید والعید اقرب ۞ یعنی میرے ربنے مجھے بشارت دی اور بشارت دیکر کہا کہ تو عنقریب عید کے دن کو یعنی خوشی کے دن کو پہچان لیگا۔ اور اُس دن سے معمولی عید بہت قریب ہوگی یعنی حق کے غالب ہونیکا وہ دن ہوگا اس لئے مومنوں کی وہ عید ہوگی۔ اور معمولی عید اس کے ملی ہوئی ہوگی۔ اور اسی شعر کی تشریح ٹائٹل پیج یعنی سرورق کے صفحہ اخیر اسی کتاب کرامات الصادقین میں لکھی ہوئی ہے اور یہی لفظ بشرنی ربی جو اس شعر کے سر پہ ہے وہاں بھی موجود ہے اور وہ یہ ہے وَ بشرنی ربی بموتہٖ فی ست سنۃٍ ان فی ذالک لَاٰیۃ للطالبین۔ یعنی خدا تعالیٰ نے مجھے بشارت دی کہ لیکھرام چھ سال کے عرصہ میں مرجائیگا اور اسی بشارت کی طرف انجام آتھم کے قصیدہ میں وہ شعر جو بماہ ستمبر ۱۸۹۶ء شیخ محمد حسین بٹالوی کو مخاطب کرکے لکھے گئے ہیں اشارہ کر رہے ہیں اور جیسا کہ تعرف کا لفظ شعر ستعرف یوم العید میں موجود ہے اس قصیدہ میں بھی محمد حسین کو مخاطب کرکے ستعرف موجود ہے۔ اور جیسا کہ وہ قصیدہ جسمیں یہ الہام ہے یعنی ستعرف العید والعید اقربُ محمد حسین کے لئے اور اس کو مخاطب کرکے لکھا گیا تھا ایسا ہی اس قصیدہ میں بھی محمد حسین بٹالوی مخاطب ہے اور وہ شعر یہ ہیں۔

| | |
|---|---|
| تب ایہا الغالی وتاتی ساعۃ | تمسّی تعض یمینک الشلّاء |
| اے غلو کرنیوالے توبہ کر کیونکہ وہ وقت آتا ہے | کہ تو اپنے خشک ہاتھ کو کاٹے گا۔ |

حاشیہ

ہوئی براہین احمدیہ کے زمانہ میں علماء کا کچھ شور و غوغا نہ تھا۔ بلکہ جو تکفیر کے فتنہ کا بانی ہے اس نے کمال ثناء و صفت سے براہین احمدیہ کا ریویو لکھا تھا۔ پھر ایک مدت دراز کے بعد تکفیر کا طوفان اُٹھا اور ایک مدت تک اپنا زور دکھلاتا رہا۔ اور اب پھر الہام الٰہی کے موافق وہ سیلاب کچھ کم ہوتا جاتا ہے اور وہ وقت آتا ہے کہ نور کی نمایاں فتح اور تاریکی کی کھلی کھلی شکست ہو۔

## بلیسویں پیشگوئی

یہ پیشگوئی براہین احمدیہ میں آتھم کی نسبت ہے جو صفحہ ۲۴۱ میں ہے اور ہم اس کو مفصل لکھ چکے ہیں اور مدت ہوئی۔ کہ آتھم صاحب اس دنیا سے کوچ کر کے اپنے ٹھکانا پر پہنچ گئے ہیں۔ ہمارے مخالفوں کو اب اس میں تو شک نہیں کہ آتھم مرگیا ہے جیسا کہ لیکھرام مرگیا ہے اور جیسا کہ احمد بیگ مرگیا ہے۔ لیکن اپنی نابینائی سے کہتے ہیں کہ آتھم میعاد کے اندر نہیں مرا۔ اے **نالائق قوم** جو شخص خدا کی وعید کے موافق مرچکا اب اُس کی میعاد غیر میعاد کی بحث کرنیکی کیا حاجت ہے بھلا دکھاؤ کہ اب وہ کہاں اور کس شہر میں بیٹھا ہے۔ تم سُن چکے ہو کہ اُس پر تو میعاد کے اندر ہی **ھاویہ** کی آنچ شروع ہوگئی تھی۔ شرط پر اس نے عمل کیا اس لئے کوئی چند روز نیم جان کی طرح بسر کئے آخر اُس آگ نے اُسکو نہ چھوڑا اور بھسم کر دیا۔

یہ خدا تعالیٰ کی غیبی قدرتوں کا ایک بھاری نمونہ ہے کہ آتھم کے قصہ کی سترہ برس پہلے

---

بقیہ حاشیہ:

تاتیک آیاتی فتعرف وجوھھا — فاصبر ولا تترک طریق حیاء
میرے نشان تیرے تک پہنچینگے پس تو انہیں شناخت کریگا — پس صبر کر اور حیا کا طریق مت چھوڑ

انی لشر الناس ان لم یأتنی — نصر من الرحمٰن للاعلاء
میں تمام مخلوقات میں سے بدتر ہوں گا — اگر خدا کی مدد مجھکو میرے بلند کرنے کیلئے نہ پہنچے

ھل تطمع الدنیا مذلۃ صادق — ھیھات ذالک تخیل السفہاء
کیا دنیا امید رکھتی ہے کہ صادق ذلیل ہو جائیگا — یہ کہاں ممکن ہے بلکہ یہ سادہ لوحوں کا خیال ہے

من ذالذی یخزی عزیز جنابہ — الارض لا تفنی شموس سماء
خدا کے عزیز کو کون ذلیل کر سکتا ہے — کیا زمین کو طاقت ہے جو آسمانی آفتاب کو فنا کرے

یاربنا افتح بیننا بکرامۃ — یا من یری قلبی ولب لحائی
اے میرے رب ایک کرامت دکھلا کر ہم میں فیصلہ کر — اے وہ خدا جو میرے دل اور میرے وجود کے مغز کو جانتا ہے

منہ

براہین احمدیہ میں خبر درج کردی گئی پہلے اس بحث کی طرف اشارہ کر دیا گیا جو توحید اور تثلیث کے بارہ میں بمقام امرتسر ہوئی تھی اور اس کے بارہ میں فرمایا کہ قل ھو اللہ احد اللہ الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد۔ پھر عیسائیوں کے اس مکر کی خبر دی گئی جو حق پوشی کے لئے میعاد گذرنے کے بعد انہوں نے کیا۔ پھر اس مکارانہ فتنہ پر اطلاع دی گئی جو عیسائیوں کی طرف سے نہایت متعصبانہ جوش کے ساتھ ظہور میں آیا۔ اور پھر آخر صدق کے ظاہر ہونے کی بشارت دی گئی اور پھر اس الہام کے ساتھ جو ص۲۴۱ میں ہے یعنی انا فتحنا لک فتحا مبینا فتح عظیم کی خوشخبری سنائی گئی۔ اب بتلاؤ کیا یہ انسان کا کام ہے۔ آنکھ کھولو اور دیکھو کہ آتھم کی پیشگوئی کیسی عظیم الشان غیب کی خبریں اپنے ساتھ رکھتی ہے۔

## اکیسویں ۲۱ پیشگوئی

یہ پیشگوئی براہین احمدیہ کے صفحہ ۲۴۱ میں درج ہے فتح الولی فتح وقربناہ نجیا۔ اشجع الناس۔ ولو کان الایمان معلقا بالثریا لنالہ۔ انار اللہ برہانہ

ترجمہ۔ فتح وہی ہے جو اس ولی کی فتح ہے اور ہم نے ہمرازی کے مقام پر اسکو قرب بخشا ہے۔ تمام لوگوں سے زیادہ بہادر ہے۔ اگر ایمان ثریا پر چلا گیا ہوتا تو یہ اس کو وہاں سے لے آتا خدا اس کے برہان کو روشن کرے گا۔

## بائیسویں ۲۲ پیشگوئی

یہ پیشگوئی بھی براہین احمدیہ ص۲۴۱ میں ہے اور وہ یہ ہے کہ انک باعیننا یرفع اللہ ذکرک ویتم نعمتہ علیک فی الدنیا والاخرۃ تو ہماری آنکھوں کے سامنے ہے خدا تیرا ذکر اونچا کر دیگا۔ اور خدا اپنی نعمتیں دنیا اور آخرت میں تیرے پر پوری کر دیگا۔ اور یہ جو فرمایا کہ تیرا ذکر اونچا کر دیگا اس کے یہ معنی ہیں کہ دنیا اور دین کے خاص لوگ تعریف کے ساتھ تیرا ذکر کریں گے۔ اور اونچے مرتبوں والے تیری ثنا میں مشغول ہونگے۔ اب کیا تعجب نہیں۔ کہ جو شخص کافر اور حقیر شمار کیا جاتا ہے۔ اور دجال اور بے ایمان کہا جاتا ہے اس کا انجام یہ ہو۔ کہ دین اور دنیا کے بلند مراتب والے سچے دل سے اسکی تعریفیں کرینگے۔

## تیئیسویں ۲۳ پیشگوئی

یہ پیشگوئی براہین کے ص۲۴۲ میں مرقوم ہے انی رافعک الی۔ والقیت علیک محبۃ منی

وبشر الذین اٰمنوا ان لھم قدم صدق عند ربھم - واتل علیھم ما اوحی الیک من ربک ولا تصعر لخلق اللہ ولا تسئم من الناس۔

ترجمہ میں تجھے اپنی طرف اٹھاؤں گا - اور میں اپنی طرف کے محبت تیرے پر ڈالونگا - یعنی بعد اس کے کہ لوگ دشمنی اور بغض کرینگے یکدفعہ محبت کی طرف لوٹائے جائینگے - جیسا کہ یہی مہدی موعود کے نشانوں میں سے ہے اور پھر فرمایا کہ جو لوگ تیرے پر ایمان لائیں گے انکو خوشخبری دے کہ وہ اپنے رب کے نزدیک قدم صدق رکھتے ہیں - اور جو میں تیرے پر وحی نازل کرتا ہوں تو اُنکو سُنا خلق اللہ سے منہ مت پھیر اور ان کی ملاقات سے مت تھک - اور اس کے بعد الہام ہوا **ووسع مکانک** یعنے اپنے مکان کو وسیع کرلے - اس پیشگوئی میں صاف فرمادیا کہ وہ دن آتا ہے کہ ملاقات کرنے والوں کا بہت ہجوم ہو جائے گا - یہاں تک کہ ہر ایک کا تجھ سے ملنا مشکل ہو جائیگا - پس تو اُس وقت ملال ظاہر نہ کرنا - اور لوگوں کی ملاقات سے تھک نہ جانا - سبحان اللہ یہ کس شان کی پیشگوئی ہے اور آج سے ۱۷ برس پہلے اُس وقت بتلائی گئی ہے - کہ جب میری مجلس میں شاید دو تین آدمی آتے ہوں گے اور وہ بھی کبھی کبھی - اس سے کیسا علم غیب خدا کا ثابت ہوتا ہے۔

## چوبیسویں[۲۴] پیشگوئی

یہ پیشگوئی براہین احمدیہ کے صفحہ ۴۸۹ میں ہے اور وہ یہ ہے انت وجیہ فی حضرتی اخترتک لنفسی - انت منی بمنزلۃ توحیدی وتفریدی فحان ان تعان وتعرف بین الناس - یعنی تو میری جناب میں وجیہ ہے - میں نے تجھے چُن لیا - تو مجھ سے ایسا ہے جیسے میری توحید اور تفرید - پس وہ وقت آگیا جو تیری مدد کی جائیگی اور تو لوگوں میں مشہور کیا جائے گا - یہ اس وقت کی پیشگوئی ہے - کہ اس چھوٹے سے گاؤں میں بھی بہتیرے ایسے تھے جو مجھ سے ناواقف تھے - اور اب جو اس پیشگوئی پر ۱۷ برس گذر گئے تو پیشگوئی کے مفہوم کے مطابق اس عاجز کی شہرت اُس حد تک پہنچ گئی ہے کہ اس ملک کے غیر قوموں کے بچے اور عورتیں بھی اس عاجز سے بے خبر نہیں ہونگی - جس شخص کو ان دونوں زمانوں کی خبر ٭ ہوگی - کہ وہ وقت کیا تھا اور اب کیا ہے - تو بلا اختیار اس کی رُوح بول اُٹھیگی - کہ یہ عظیم الشان علم غیب انسانی طاقتوں سے ایسا بعید ہے - کہ جیسا کہ ایک مکھی کی طاقت سے ایک قوی ہیکل ہاتھی کا کام

---

٭ نوٹ - اس خاکسار سراج الحق جمالی نے خدا کے فضل سے دونوں زمانے دیکھے اور ایمان میں ترقی ہوئی - اور خدا سے دعا ہے کہ آگے کو پورا کمال و ترقی اس امام برحق اور معصوم کی دکھلاوے اور اس صادق کی معیت میں رکھ کر ایمان کو بڑھاوے - (جمالی)

## پچیسویں پیشگوئی ۲۵

یہ پیشگوئی براہین احمدیہ کے صفحہ ۴۹۰ میں موجود ہے اور وہ یہ ہے سبحان اللہ تبارک وتعالیٰ زاد مجدک ینقطع اٰباءک ویبدء منک ترجمہ۔ پاک ہے وہ خدا جو مبارک اور بلند ہے تیری بزرگی کو اُس نے زیادہ کیا اب یوں ہوگا کہ تیرے باپ دادا کا نام منقطع ہو جائیگا اور اُن کا ذکر مستقل طور پر کوئی نہیں کریگا۔ اور خدا تیرے وجود کو تیرے خاندان کی بنیاد ٹھہرائے گا۔

اس پیشگوئی میں دو وعدے ہیں (۱) اوّل یہ کہ خدا لائق اور اچھی اولاد اس خاندان میں پیدا کریگا۔ اور دوسرے یہ کہ تمام شرف اور مجد کا ابتدا اس عاجز کو ٹھہرا دیا جائیگا۔ اور وہ پیشگوئی جو ایک مبارک لڑکے کیلئے کیگئی تھی۔ وہ الہام بھی درحقیقت اسی الہام کا ایک شعبہ ہے۔ اس وقت نادانوں نے شور مچایا تھا۔ کہ پیشگوئی کے قریب زمانہ میں لڑکا پیدا نہیں ہوا بلکہ لڑکی پیدا ہوئی۔ یہ تمام شور اس لئے تھا کہ یہ نادان خیال کرتے تھے کہ پیشگوئی کا بلا فاصلہ پورا ہونا ضروری ہے۔ اور الہامات میں خدا تعالیٰ کی یہ غرض نہیں ہوتی۔ بلکہ اگر ہزار لڑکی پیدا ہوکر بھی پھر اُن صفات کا لڑکا پیدا ہوا تو بھی کہا جائیگا کہ پیشگوئی پوری ہوئی۔ ہاں اگر الہام الٰہی میں بلا فاصلہ کا لفظ موجود ہوتا۔ تو تب اس لفظ کی رعایت سے پیشگوئی کا ظہور میں آنا ضروری ہوتا۔

## چھبیسویں پیشگوئی ۲۶

چھبیسویں پیشگوئی براہین احمدیہ کے صفحہ ۴۹۱ میں یہ ہے وماکان اللہ لیترک حتّٰی یمیز الخبیث من الطیب واللہ غالب علٰی امرہٖ ولکنّ اکثر الناس لایعلمُون۔ ترجمہ۔ خدا تجھے نہیں چھوڑیگا۔ جب تک پاک اور پلید میں فرق نہ کرلے۔ اور خدا اپنے امر پر غالب ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

## ستائیسویں پیشگوئی ۲۷

یہ پیشگوئی براہین احمدیہ کے صفحہ ۴۹۲ میں ہے۔ اور وہ یہ ہے اردت ان استخلف فخلقت اٰدم یعنی میں نے خلیفہ بنانے کا ارادہ کیا سو میں نے آدم کو پیدا کیا۔ اور دوسرے مقام میں اسی کی تشریح میں یہ الہام ہے وقالوا اتجعل فیھا من یفسد فیھا قال انی اعلم مالا تعلمون یعنی لوگوں نے کہا کہ کیا تو ایسے آدمی کو خلیفہ بناتا ہے جو زمین پر فساد برپا کرے گا

خدا نے کہا کہ میں اس میں وہ چیز جانتا ہوں جس کی تمہیں خبر نہیں۔ جیسا کہ دوسرے الہام میں اسی براہین میں فرمایا ہے انت منی بمنزلۃ لا یعلمہا الخلق یعنی تو مجھ سے اُس مقام پر ہے جس کی دنیا کو خبر نہیں۔ اب ظاہر ہے کہ یہ پیشگوئی تو سترہ سال سے براہین احمدیہ میں شائع ہو چکی اور جس فتنہ کی طرف یہ پیشگوئی اشارہ کرتی ہے۔ وہ سالہا سال بعد میں ظہور میں آیا چنانچہ مولویوں نے اس عاجز کو مفسد ٹھہرایا۔ کفر کے فتوے لکھے گئے۔ نذیر حسین دہلوی نے (علیہ ما یستحقہ) تکفیر کی بنیاد ڈالی۔ اور محمد حسین بٹالوی نے کفار مکہ کی طرح یہ خدمت اپنے ذمہ لے کر تمام مشاہیر اور غیر مشاہیر سے کفر کے فتوے اس پر لکھوائے۔ اور جیسا کہ الہام الٰہی سے ظاہر ہوتا ہے۔ براہین احمدیہ میں پہلے سے خبر دی گئی تھی کہ ایسے فتوے لکھے جائیں گے۔ اور آثار نبویہ میں بھی ایسا ہی آیا تھا کہ اس مہدی موعود پر کفر کا فتوی لگایا جائیگا۔ سو وہ سب لکھا ہوا پورا ہوا۔

## اٹھائیسویں پیشگوئی ٢٨

یہ پیشگوئی براہین احمدیہ کے صفحہ ٤٩٦ میں ہے اور وہ یہ ہے یحیی الدین و یقیم الشریعۃ
یا آدم اسکن انت و زوجک الجنۃ۔ یا مریم اسکن انت و زوجک الجنۃ
یا احمد اسکن انت و زوجک الجنۃ۔ نفخت فیک من لدنی روح الصدق۔

ترجمہ۔ دین کو زندہ کرے گا اور شریعت کو قائم کریگا۔ اے آدم تو اور تیرا زوج بہشت میں داخل ہو جاؤ۔ اے مریم تو اور تیرا زوج بہشت میں داخل ہو جاؤ۔ اے احمد تو اور تیرا زوج بہشت میں داخل ہو جاؤ۔ میں نے اپنے پاس سے صدق کی روح تجھ میں پھونکی۔ یہ ایک عظیم الشان پیشگوئی ہے۔ اور تین ناموں سے تین واقعات آئندہ کی طرف اشارہ ہے۔ جن کو عنقریب لوگ معلوم کریں گے اور اس الہام میں جو لفظ لدن کا ذکر ہے۔ اس کی شرح کشفی طور پر یوں معلوم ہوئی۔ کہ ایک فرشتہ خواب میں کہتا ہے کہ یہ مقام لدن جہاں تجھے پہنچایا گیا یہ وہ مقام ہے جہاں ہمیشہ بارشیں ہوتی رہتی ہیں۔ اور ایک دم بھی بارش نہیں تھمتی۔

## انتیسویں پیشگوئی ٢٩

یہ وہ پیشگوئی ہے جو براہین احمدیہ کے صفحہ ٥٠٦ میں درج ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ لم یکن الذین کفروا من اھل الکتاب والمشرکین منفکین حتی تاتیہم البینۃ اور پھر فرمایا کہ

اگر خدا ایسا نہ کرتا تو دنیا میں اندھیر پڑ جاتا - یہ خدا کے ایک ایسے نشان کی طرف اشارہ ہے جو دنیا کو ہلاک ہونے سے بچا لیگا - اور الہام کے یہ معنی ہیں کہ ممکن نہ تھا کہ اہل کتاب اور ہندو اپنے تعصب اور عداوت سے باز آجاتے جب تک میں ایک کھلا کھلا نشان ان کو نہ دیتا - اور اگر میں ایسا نہ کرتا تو دنیا میں اندھیر پڑ جاتا اور حق مشتبہ ہو جاتا -

## تیئسویں پیشگوئی

یہ وہ پیشگوئی ہے جو براہین احمدیہ کے ص۵۱۵ میں درج ہے - اور وہ یہ ہے انا فتحنا لك فتحا مبینا لیغفر لك الله ما تقدم من ذنبك وما تأخر - یعنی ایک کھلی کھلی فتح ہم تجھ کو دیں گے تا ہم تیرے اگلے پچھلے گناہ بخشدیں - یہ استعارہ اپنی رضامندی ظاہر کرنے کے لئے بیان فرمایا ہے - مثلاً ایک آقا اپنے کسی غلام سے ایسے حکیمانہ طور سے وقت بسر کرتا ہے جو نادان خیال کرتے ہیں کہ وہ اس پر ناراض ہے تب اُس آقا کی غیرت جوش مارتی ہے - اور اُس غلام کی سرفرازی کیلئے کوئی ایسا کام کرتا ہے - کہ گویا اُس نے اُس کے اگلے پچھلے تمام گناہ بخش دئے ہیں یعنی ایسی رضامندی ظاہر کرتا ہے - کہ لوگوں کو یقین ہو جاتا ہے کہ ایسا مہربان اس پر کبھی ناراض نہیں ہوگا - یہ عظیم الشان پیشگوئی ہے -

پھر اس کے بعد اسی صفحہ میں ایک تصویر دکھلائی گئی ہے - اور وہ تصویر اس عاجز کی ہے سبز پوشاک ہے اور تصویر نہایت رعبناک ہے - جیسے سپہ سالار مسلح فتحیاب اور دائیں بائیں تصویر کے یہ لکھا ہے - حجة الله القادر - سلطان احمد مختار - اور تاریخ یہ لکھی ہے سوموار کا روز انیسویں ذی الحجہ سنہ ۱۳۰۰ھ مطابق ۲۲ - اکتوبر سنہ ۱۸۸۳ء اور ششم کاتک سمت ۱۹۴۰ بکرم - یہ تمام عبارت براہین کے ص۵۱۵ اور ص۵۱۶ میں موجود ہے - یہ کشف بتلا رہا ہے کہ ہتھیار کے ذریعہ سے ایک نشان ظاہر ہوگا سو لیکھرام کا نشان اسی طرح وقوع میں آیا - پھر اس کے بعد ص۵۱۶ میں یہ الہامی عبارت ہے الیس الله بکاف عبده - فبرأه الله مما قالوا - وكان عند الله وجيها فلما تجلى ربه للجبل جعله دكا والله موهن كيد الكافرين - ولنجعله اية للناس و رحمة منا وكان امرا مقضيا - یعنی کیا خدا اپنے بندہ کو کافی نہیں ہے - پس خدا نے اس کو اس الزام سے بری کیا جو کافروں نے اُس پر لگایا - اور وہ خدا کے نزدیک وجیہ ہے - اور خدا نے مشکلات کے پہاڑ کو پاش پاش کیا اور کافروں کے مکر کو سست کیا اور ہم اسکو اپنی رحمت سے ایک نشان ٹھہرائیں گے -

اور ابتدا سے ایسا ہی مقدر تھا۔ اس الہام میں خدا تعالیٰ ظاہر فرماتا ہے۔ کہ ہندو لیکھرام کے قتل کے بعد سازش قتل کا ایک الزام لگا ئینگے۔ اور ایک مکر کریں گے تا وہ الزام پختہ ہو جائے۔ ہم اس الہام کی بریت ظاہر کر دینگے۔ اور اُن کے مکر کو سُست کر دینگے اور مشکلات کے پہاڑ آسان ہو جائیں گے۔

اب کچھ ضرور نہیں کہ ہم کسی کو اس پیشگوئی کی طرف توجہ دلاویں۔ خود اہل انصاف سوچیں اور اس قدر کھلے کھلے غیبی امور سے انکار کر کے اپنی عاقبت کو خراب نہ کریں۔

یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ اس پیشگوئی میں جو لیکھرام کو عجل سے نسبت دیگئی۔ اس میں کئی مناسبتوں کا لحاظ ہے۔ (۱) اول یہ کہ جیسا گوسالہ سامری بے جان تھا۔ ایسا ہی یہ بھی بے جان تھا اور سچائی کی روح اس میں نہیں تھی (۲) دوسرے یہ کہ جیسا کہ اس بے جان گوسالہ کے اندر سے مہمل آواز آتی تھی۔ ایسا ہی اس کے اندر سے بھی مہمل آواز آتی تھی (۳) تیسرے یہ کہ جیسا کہ وہ بے جان گوسالہ عید کے دن نیست و نابود کیا گیا تھا۔ ایسا ہی عید کے دنوں میں ہی یہ بھی نیست و نابود کیا گیا (۴) چوتھے یہ کہ جیسا کہ وہ گوسالہ قوم کے سونے کے زیور سے بنایا گیا تھا۔ ایسا ہی یہ گوسالہ قوم کی مالی جمعیت کیوجہ سے طیار ہوا تھا (۵) پانچویں یہ کہ جیسا کہ وہ گوسالہ آخر قوم کے مفتری لوگوں کیلئے طرح طرح کے عذاب اور دکھوں کا موجب ہوا ایسا ہی اس گوسالہ کے مفتری پجاریوں کا انجام ہوگا۔

## اکتیسویں ۳۱ پیشگوئی

یہ وہ پیشگوئی ہے جو براہین احمدیہ کے صفحہ ۵۲۲ میں درج ہے۔ بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید و پائے محمدیان بر منار بلند تر محکم افتاد۔ پاک محمد مصطفےٰ نبیوں کا سردار۔ خدا تیرے سب کام درست کر دیگا۔ اور تیری ساری مرادیں تجھے دیگا۔ رب الافواج اس طرف توجہ کریگا۔ اس نشان کا مدعا یہ ہے۔ کہ قرآن شریف خدا کی کتاب اور میرے منہ کی باتیں ہیں۔ جناب الٰہی کے احسانات کا دروازہ کھلا ہی اور اسکی پاک رحمتیں اس طرف متوجہ ہیں۔

## بتیسویں ۳۲ پیشگوئی

یہ وہ پیشگوئی ہی جو براہین احمدیہ کے صفحہ ۵۵۶ اور صفحہ ۵۵۷ پر درج ہے اور وہ یہ ہے یا عیسیٰ

انی متوفیک ورافعک الیّ وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ میں اپنی چمکار دکھلاؤں گا۔ اپنی قدرت نمائی سے تجھکو اٹھاؤں گا۔ دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کردے گا الفتنۃ ھٰھنا فاصبر کما صبر اولوالعزم یہ پیشگوئی لیکھرام کے حق میں تھی جو پوری ہوگئی اور تفصیل اس کی گذر چکی ہے اور اسکے بقیہ اور نشان بھی آنے والے ہیں۔ اور اسی کے متعلق براہین احمدیہ کے صفحہ ۵۱۰ اور صفحہ ۵۱۱ میں یہ الہام ہے ویخوفونک من دونہ۔ ائمۃ الکفر لاتخف انک انت الاعلیٰ ینصرک اللہ فی مواطن۔ ان یومی لفصل عظیم۔ یعنی تجھے کافر ڈرائیں گے۔ مگر آخر غلبہ تجھی کو ہوگا۔ خدا کئی میدانوں میں تیری فتح کرے گا۔ میرا دن بڑے فیصلہ کا دن ہوگا۔ یظل ربک علیک ویغیثک۔ ویرحمک۔ یعصمک اللہ من عندہ وان لم یعصمک الناس۔ وان لم یعصمک الناس یعصمک اللہ من عندہ۔ انی منجیک من الغم۔ انت منّی بمنزلۃ لایعلمھا الخلق۔ کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی لامبدل لکلمتہ (ترجمہ) خدا اپنی رحمت کا سایہ تجھ پر کریگا۔ اور تیرا فریادرس ہوگا۔ اور تجھ پر رحم کرے گا۔ وہ تجھے آپ بچائیگا اگرچہ انسانوں میں سے کوئی بھی نہ بچاوے۔ پھر میں کہتا ہوں کہ اگرچہ انسانوں میں سے کوئی بھی نہ بچاوے پر وہ تجھے آپ بچائیگا۔ میں تجھے غم سے بچاؤنگا۔ تو مجھ سے وہ قرب رکھتا ہے جس کا خلقت کو علم نہیں۔ خدا نے یہ لکھ چھوڑا ہے کہ میں اور میرے رسول غالب ہونگے۔ سو خدا کے کلمے کو کبھی نہیں بدلیں گے۔

## تینتیسویں ۳۳ پیشگوئی

یہ پیشگوئی براہین احمدیہ کے صفحہ ۵۵۸ اور ۵۵۹ میں درج ہے اور وہ یہ ہے۔ سَلَامٌ عَلَیْکَ یَا اِبْرَاھِیْمُ اِنَّکَ الْیَوْمَ لَدَیْنَا مَکِیْنٌ اَمِیْنٌ۔ حِبُّ اللّٰہِ خَلِیْلُ اللّٰہِ اَسَدُ اللّٰہِ المُجْعِلُ لَکَ سُھُوْلَۃً فِیْ کُلِّ اَمْرٍ بَیْتُ الْفِکْرِ وَبَیْتُ الذِّکْرِ۔ وَمَنْ دَخَلَہٗ کَانَ اٰمِنًا۔ مُبَارِکٌ وَّمُبَارَکٌ وَّکُلُّ اَمْرٍ مُبَارَکٌ یُّجْعَلُ فِیْہِ۔ رُفِعَتْ وَجُعِلَتْ مُبَارَکًا۔ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ یَلْبِسُوْا اِیْمَانَھُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِکَ لَھُمُ الْاَمْنُ

وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ - ترجمہ - تیرے پر سلام اے ابراہیم آج تو ہمارے نزدیک با مرتبہ اور امین ہے۔ خدا کا دوست - خدا کا خلیل - خدا کا شیر - ہم نے ہر ایک امر میں تیرے لئے آسانی کر دی - بیت الفکر اور بیت الذکر - اور جو اس میں داخل ہوا وہ امن میں آگیا - وہ بیت الذکر برکت دینے والا اور برکت دیا گیا ہے - اور ہر ایک برکت کا کام اس میں کیا جائیگا - اور جو لوگ ایمان لائے اور کسی ظلم سے ایمان کو مکدر نہیں کیا انہیں کو امن دیا جائیگا اور وہی ہدایت یافتہ ہونگے -

بیت الذکر سے مراد وہ مسجد ہے جو گھر کے ساتھ چھت پر بنائی گئی ہے - اور یہ الہام کہ مبارک و مبارک و کل امر مبارک یجعل فیہ یہ اس مسجد کی بنا کا مادہ تاریخ ہے اور نیز یہ اُس کے آئندہ برکات کیلئے ایک پیشگوئی ہے جن کے ظہور کے لئے اب بنا ڈالی گئی ہے -

## چونتیسویں ۳۴ پیشگوئی

یہ پیشگوئی کتاب براہین احمدیہ کے صفحہ ۵۲۰ میں درج ہے اور وہ یہ ہے وہ تجھے بہت برکت دیگا یہانتک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈینگے - اور اسی کے متعلق ایک کشف ہے اور وہ یہ ہے کہ عالم کشف میں میں نے دیکھا کہ زمین نے مجھ سے گفتگو کی اور کہا یَا وَلِیَّ اللّٰہِ کُنْتُ لَا عَرَفْتُكَ یعنی اے خدا کے ولی میں تجھ کو پہچانتی تھی -

## پینتیسویں ۳۵ پیشگوئی

شیخ محمد حسین بٹالوی صاحب رسالہ اشاعت السنہ جو بانی مبانی تکفیر ہے اور جس کی گردن پر نذیر حسین دہلوی کے بعد تمام مکفروں کے گناہ کا بوجھ ہے اور جس کے آثار بظاہر نہایت ردی اور یاس کی حالت کے ہیں - اُس کی نسبت تین مرتبہ مجھے معلوم ہوا ہے - کہ وہ اپنی اس حالت پُر ضلالت سے رجوع کریگا - اور پھر خدا اس کی آنکھیں کھولے گا وَاللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ -

اور ایک مرتبہ میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا میں محمد حسین کے مکان پر گیا ہوں اور میرے ساتھ ایک جماعت ہے - اور ہم نے وہیں نماز پڑھی اور میں نے امامت کرائی - اور مجھے خیال گذرا کہ مجھ کو نماز میں یہ غلطی ہوئی ہے کہ میں نے ظہر یا عصر کی نماز میں سورہ فاتحہ کو بلند آواز سے پڑھنا شروع کر دیا تھا پھر مجھے معلوم ہوا کہ میں نے سورہ فاتحہ بلند آواز سے نہیں پڑھی - بلکہ صرف تکبیر بلند آواز سے کہی ہے

پھر جب ہم نماز سے فارغ ہوئے۔ تو میں کیا دیکھتا ہوں۔ کہ محمد حسین ہمارے مقابل پر بیٹھا ہی اور اُس وقت مجھے اس کا سیاہ رنگ معلوم ہوتا ہے اور بالکل برہنہ ہے۔ پس مجھے شرم آئی کہ میں اس کی طرف نظر کروں۔ پس اُسی حال میں وہ میرے پاس آگیا میں نے اُسے کہا کہ کیا وقت نہیں آیا کہ تو صلح کرے۔ اور کیا تو چاہتا ہے کہ تجھ سے صلح کی جائے۔ اُس نے کہا کہ ہاں پس وہ بہت نزدیک آیا اور بغلگیر ہُوا۔ اور وہ اس وقت چھوٹے بچہ کی طرح تھا۔ پھر میں نے کہا کہ اگر تو چاہے تو ان باتوں سے درگذر کر جو میں نے تیرے حق میں کہیں جن سے تجھے دُکھ پہنچا۔ اور خوب یاد رکھ کہ میں نے کچھ نہیں کہا۔ مگر صحت نیت سے اور ہم ڈرتے ہیں خدا کے اس بھاری دن سے جبکہ ہم اس کے سامنے کھڑے ہوں گے۔ اس نے کہا کہ میں نے درگذر کی۔ تب میں نے کہا کہ گواہ رہ کہ میں نے وہ تمام باتیں تجھے بخشدیں جو تیری زبان پر جاری ہوئیں۔ اور تیری تکفیر اور تکذیب کو میں نے معاف کیا۔ اس کے بعد ہی وہ اپنے اصلی قد پر نظر آیا اور سفید کپڑے نظر آئے۔ پھر میں نے کہا جیسا کہ میں نے خواب میں دیکھا تھا آج وہ پورا ہو گیا۔ پھر ایک آواز دینے والے نے آواز دی کہ ایک شخص کا نام سلطان بیگ ہے جان کندن میں ہے۔ میں نے کہا کہ اب عنقریب وہ مر جائیگا۔ کیونکہ مجھے خواب میں دکھلایا گیا ہے کہ اُس کی موت کے دن صلح ہوگی۔ پھر میں نے محمد حسین کو یہ کہا۔ کہ میں نے خواب میں یہ دیکھا تھا کہ صلح کے دن کی یہ نشانی ہے۔ کہ اس دن بہاءالدین فوت ہو جائے گا۔ محمد حسین نے اس بات کو سُن کر نہایت تعظیم کی نظر سے دیکھا اور ایسا تعجب کیا جیسا کہ ایک شخص ایک واقعہ صحیحہ کی عظمت سے تعجب کرتا ہے۔ اور کہا یہ بالکل سچ ہے اور واقعی بہاؤالدین فوت ہو گیا۔ پھر میں نے اُس کی دعوت کی اور اُس نے ایک خفیف عذر کے بعد دعوت کو قبول کر لیا اور پھر میں نے اس کو کہا کہ میں نے خواب میں یہ بھی دیکھا تھا۔ کہ صلح بلا واسطہ ہوگی۔ سو جیسا کہ دیکھا تھا ویسا ہی ظہور میں آگیا اور یہ بدھ کا دن اور تاریخ ۱۲۔ دسمبر ۱۸۹۲ء تھی۔

## چھتیسویں۳۶ پیشگوئی

چھتیسویں پیشگوئی یہ ہے جیسا کہ میں ازالہ اوہام میں لکھ چکا ہوں۔ خدا تعالیٰ نے مجھے خبر دی۔ کہ تیری عمر اسّی برس یا اس سے کچھ کم یا کچھ زیادہ ہوگی۔ اور یہ الہام قریباً بیس۲۰ یا بائیس۲۲ برس کے عرصہ کا ہے جس سے بہت لوگوں کو اطلاع دی گئی۔ اور ازالہ اوہام میں بھی درج ہو کر شائع ہو گیا۔

# سینتیسویں پیشگوئی

سینتیسویں پیشگوئی یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے مجھے خبر دی ہے۔ کہ ان اشتہارات کی تقریب پر جو آریہ قوم اور پادریوں اور سکھوں کے مقابل پر جاری ہوئے ہیں۔ جو شخص مقابل پر آئیگا۔ خدا اُس میدان میں میری مدد کریگا۔ اسی طرح اور بھی پیشگوئیاں ہیں۔ جو متفرق کتابوں میں لکھی گئی ہیں۔ اور ایسے خوارق پانچ ہزار کے قریب پہنچ چکے ہیں۔ جن کے دیکھنے والے اکثر گواہ اب تک زندہ موجود ہیں۔ اور ہر ایک شخص جو ایک مدت تک صحبت میں رہا ہے اس نے بچشم خود مشاہدہ کیا ہے۔ اور کر رہے ہیں۔ پس اُن بدقسمت لوگوں کی حالت پر افسوس ہے کہ جو کہتے ہیں۔ کہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی معجزہ اور پیشگوئی نہیں ہوئی۔ یہ نادان نہیں سمجھتے کہ جس حالت میں اُن کی اُمت سے یہ انوار اور برکات ظاہر ہو رہے ہیں اور دوسرے کسی نبی کی اُمت سے یہ نشان ظاہر نہیں ہوتے۔ تو کس قدر سچائی کا خون کرنا ہے کہ ایسے سرچشمہ برکات سے انکار کیا جائے۔ بلکہ حق تو یہ ہے کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود مبارک نہ ہوتا تو کسی نبی کی نبوت ثابت نہ ہو سکتی۔

ظاہر ہے کہ صرف قصوں اور کہانیوں کو پیش کرنا اس کا نام تو ثبوت نہیں ہے۔ یہ قصے تو ہر ایک قوم میں بکثرت پائے جاتے ہیں لعنت ہے ایسے دل پر جو صرف قصوں پر اپنے ایمان کی بنیاد ٹھہرائے۔ خصوصاً وہ لوگ جنہوں نے ایک انسان کے بچہ عاجز کو خدا بنا لیا۔ دیکھا نہ بھالا قربان گئی خالہ۔

ہم جب انصاف کی نظر سے دیکھتے ہیں تو تمام سلسلہ نبوت میں سے اعلیٰ درجہ کا جوانمرد نبی اور زندہ نبی اور خدا کا اعلیٰ درجہ کا پیارا نبی صرف ایک مرد کو جانتے ہیں۔ یعنی وہی نبیوں کا سردار رسولوں کا فخر تمام مرسلوں کا سرتاج جس کا نام محمد مصطفیٰ و احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ جس کے زیر سایہ دس دن چلنے سے وہ روشنی ملتی ہے جو پہلے اس سے ہزار برس تک نہیں مل سکتی تھی۔ وہ کیسی کتابیں ہیں جو ہمیں بھی اگر ہم اُن کے تابع ہوں، مردود اور مخذول اور سیاہ دل کرنا چاہتی ہیں۔ کیا اُن کو زندہ نبوت کہنا چاہیئے۔ جن کے سایہ سے ہم خود مُردہ ہو جاتے ہیں یقیناً سمجھو کہ یہ سب مُردے ہیں۔ کیا مُردہ کو مُردہ روشنی بخش سکتا ہے۔ یسوع کی پرستش کرنا صرف ایک بت کی

پرستش کرتا ہو مجھے قسم ہو اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہو کہ اگر وہ میرے زمانہ میں ہوتا تو اُسکو انکسار کے ساتھ میری گواہی دینی پڑتی۔ کوئی اس کو قبول کرے یا نہ کرے۔ مگر یہی سچ ہو اور سچ میں برکت ہے۔ کہ آخر اُسکی روشنی دنیا پر پڑتی ہے۔ تب دنیا کی تمام دیواریں چمک اُٹھتی ہیں۔ مگر وہ جو تاریکی میں پڑے ہوں۔ سو آخری وصیت یہی ہے۔ کہ ہر ایک روشنی ہم نے رسول نبی اُمّی کی پیروی سے پائی ہے۔ اور جو شخص اُسکی پیروی کرے گا وہ بھی پائے گا۔ اور ایسی قبولیت اس کو ملے گی کہ کوئی بات اس کے آگے اَن ہونی نہیں رہے گی **زندہ خدا** جو لوگوں سے پوشیدہ ہے اس کا خدا ہوگا۔ اور **جھوٹے خدا** سب اس کے پیروں کے نیچے کچلے اور روندے جائیں گے۔ وہ ہر ایک جگہ مبارک ہوگا۔ اور الٰہی قوتیں اس کے ساتھ ہونگی۔ **وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی**

اب ہم اس رسالہ کو اس وصیت پر ختم کرتے ہیں۔ کہ اے سچائی کے طالبو! سچائی کو ڈھونڈو کہ اب آسمان کے دروازے کھلے ہیں اے ہماری قوم کے نادان مولویو!٭ یہ وہی خدا کے دن ہیں جن کا وعدہ تھا سو آنکھیں کھولو اور دیکھو کہ زمین پر کیا ہو رہا ہے۔ اور کیسے سچائی کے بادشاہ مقدس رسول کو پیروں کے نیچے کچلا جاتا ہے۔ کیا اس پاک نبی کی توہین میں کچھ کسر رہ گئی۔ کیا ضرور نہ تھا کہ زمین کے اس طوفان کے وقت آسمان پر کچھ ظاہر ہوتا۔ سو اس لئے خدا نے ایک بندہ کو اپنے بندوں میں سے چُن لیا تا اپنی قدرتیں دکھلاوے اور اپنی ہستی کا ثبوت دے اور وہ جو سچائی سے ٹھٹھے کرتے اور جھوٹ سے محبت رکھتے ہیں ان کو جتلاوے کہ میں ہوں اور سچائی کا حامی ہوں۔ اگر وہ ایسے فتنہ کے وقت میں اپنا چہرہ نہ دکھلاتا تو دنیا گمراہی میں ڈوب جاتی اور ہر ایک نفس دہریہ اور ملحد ہو کر مرتا۔ یہ خدا کا فضل ہے کہ انسانی کشتی کو عین وقت پر اس نے تھام لیا۔ یہ **چودھویں صدی** کیا تھی **چودھویں رات کا چاند** تھا۔ جس میں خدا نے اپنے نور کو چادر کی طرح زمین پر پھیلا دیا۔ اب کیا تم خدا سے لڑو گے کیا فولادی قلعہ سے اپنا سر ٹکراؤ گے؟ کچھ شرم کرو اور سچائی کے آگے مت کھڑے ہو۔ خدا نے دیکھا ہے کہ زمین بدعت اور شرک اور بدکاریوں سے جل گئی ہے اور نجاست کو پسند کیا جاتا ہے اور سچائی کو رد کیا جاتا ہو سو اس نے جیسا کہ اُسکی قدیم سے عادت ہو دنیا کی اصلاح کے لئے توجہ کی۔ کیونکہ سچی تبدیلی آسمان سے ہوتی ہے نہ زمین سے اور سچا ایمان اوپر سے ملتا ہے نہ نیچے سے۔ اس لئے اس رحیم خدا نے چاہا کہ ایمان

٭ اس زمانہ کے مولویوں کی نسبت میں وہی کہتا ہوں جو آثار میں پہلے سے کہا گیا ہے۔ منہ

کو تازہ کرے اور ان لوگوں کے لئے جنکو اشتہاروں کے ذریعہ سے بلایا گیا ہے یا آئندہ بلایا جائے ایسا نشان دکھلائے۔ اور مجھے میرے خدا نے مخاطب کر کے فرمایا ہے۔ اَلْاَرْضُ وَالسَّمَاءُ مَعَکَ کَمَا ھُوَ مَعِیْ* قُلْ لِیَ الْاَرْضُ وَالسَّمَاءُ۔ قُلْ لِیْ سَلَامٌ۔ فِیْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِیْکٍ مُّقْتَدِرٍ۔ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَالَّذِیْنَ ھُمْ مُّحْسِنُوْنَ۔ یَاْتِیْ نَصْرُ اللّٰہِ۔ اِنَّا سَنُنْذِرُ الْعَالَمَ کُلَّہٗ۔ اِنَّا سَنُنَزِّلُ۔ اَنَا اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنَا۔ یعنی آسمان اور زمین تیرے ساتھ ہے جیسا کہ وہ میرے ساتھ ہے۔ کہہ آسمان اور زمین میرے لئے ہے۔ کہہ میرے لئے سلامتی ہے وہ سلامتی جو خدائے قادر کے حضور میں سچائی کی نشست گاہ میں ہے۔ خدا اُن کے ساتھ ہے۔ جو اس سے ڈرتے ہیں اور جن کا اصول یہ ہے کہ خلق اللہ سے نیکی کرتے رہیں۔ خدا کی مدد آتی ہے۔ ہم تمام دنیا کو متنبہ کریں گے۔ ہم زمین پر اُتریں گے۔ میں ہی کامل اور سچا خدا ہوں میرے سوا اور کوئی نہیں۔

ان الہامات میں نصرت الٰہی کے پرزور وعدے ہیں مگر یہ تمام مدد آسمانی نشانوں کے ساتھ ہوگی۔ وہ لوگ ظالم اور نا سمجھ اور بے وقوف ہیں جو ایسا خیال کرتے ہیں۔ کہ مسیح موعود اور مہدی موعود تلوار لے کر آئے گا۔ نبوت کے نوشتے پکار پکار کر کہتے ہیں کہ اس زمانہ میں تلواروں سے نہیں۔ بلکہ آسمانی نشانوں سے دلوں کو فتح کیا جائے گا۔ اور پہلے بھی تلوار اُٹھانا خدا کا مقصد نہ تھا۔ بلکہ جنہوں نے تلواریں اُٹھائیں وہ تلواروں سے ہی مارے گئے۔ غرض یہ آسمانی نشانوں کا زمانہ ہے خونریزیوں کا زمانہ نہیں۔ احمقوں نے بُری تاویلیں کر کے خدا کی پاک شریعت کو بری شکلوں میں دکھایا ہے۔ آسمانی قوتیں جسقدر اسلام میں ہیں کسی دین میں نہیں ہوئیں اسلام تلوار کا محتاج ہرگز نہیں۔

الراقم میرزا غلام احمد قادیانی ۳ ذی القعدہ سنہ ۱۳۱۴ھ

## نظم منشی گلاب الدین صاحب رہتاسی

| | |
|---|---|
| اللہ اللہ صدی چودھویں کا جاہ و جلال | رحمت حق سے ملا ہے اسے کیا فضل و کمال |
| جس میں مامور من اللہ ہوا اک بندۂ حق | تا کہ اسلام کی رونق کو کرے پھر وہ بحال |
| جس کے آنے کی خبر مخبر صادق نے تھی دی | آسماں پر سے اُتر آیا وہ صاحب اقبال |
| قادیاں جائے قیام اُس کا غلام احمد نام | جھاڑے اسلام نے پھر جس کے سبب سے پر و بال |

* نوٹ۔ ضمیر ھو اس نا دلیل سے ہے کہ اس کا مرجع مخلوق ہے۔ منہ

دیں کی تجدید گی ہوئے بصد شد و مد
دیکھو جس شخص کو کرتا ہے یہی قیل و قال

بھوکے نورانی غذاؤں سے لگے ہونے سیر
پیاسے برکات کی بارش سے ہوئے مالامال

شرک و بدعت کی سیاہی تو گئی ہونے دور
نظر آنے لگا توحید کا اب حسن و جمال

راز سربستہ بہت علم لدنی کے کھلے
دیکھ لی کشف و کرامات کی اک زندہ مثال

وحی و الہام کی ماہیتیں روشن ہوئیں آج
شب معراج کا عُقدہ کھلا اور طور کا حال

کھل گیا آج کہ ہے معجزہ زندہ **قرآن**
سب جہاں مان گیا سامنا اس کا ہی محال

سر مخالف کا کٹا تیغ براہین سے سر
ہو گئے غیر مذاہب بھی بحجت پامال

پیشگوئیوں کے کھلے بھید رسالت کے بھی راز
کھل گیا **عیسیٰ مریم** کا نزول اجلال

معنے اعجاز نبوت کے فرشتوں کا نزول
قلب مومن پہ جو ہوتے ہیں الٰہی انضال

حل ہوئے نکتے تصوف کے ولائت کے بھی بھید
مانا سب نے کہ نہیں خارق عادت بھی محال

الغرض ہو گئے حل سینکڑوں عقدے لاحل
دش جواب اس کو ملے جس نے کیا ایک سوال

منصفو! غور کرو کیا ہے زمانہ اُلٹا
کہتے ہیں **عیسیٰ موعود** کو آیا **دجال**

مثل شیشہ کے نبی اور ولی ہوتے ہیں
نظر آتا ہے سدا شیشہ میں اپنا خط و خال

خود تو شپّر کی طرح آنکھوں سے معذور ہیں اور
عیب سُورج کو لگاتے ہیں بایں حُسن و جمال

علم ظاہر تو ہے العلم حجابُ الاکبر
علم باطن سے سدا پاتا ہے انسان کمال

موسیٰ و خضر کے قصہ کو بھی کیا بھول گئے
کر دیا موسیٰ کو حیران چلا خضر وہ چال

خضر کے پیچھے چلے جاؤ عقیدت سے **گلاب**
خیر و خوبی سے اگر چاہتے ہو تم حال و قال

## فہرست آمدنی چندہ برائے طیاری مہمان خانہ و چاہ وغیرہ

| نام | رقم | نام | رقم | نام | رقم |
|---|---|---|---|---|---|
| منشی عبدالرحمن صاحب اہلمد محکمہ جرنیلی ریاست کپورتھلہ | للعہ | ابراہیم سلیمان کمپنی مدراس | ہے | سیٹھ اسحاق اسمٰعیل صاحب منگلور | ہے |
| مولوی سید محمد احسن صاحب امروہی | للعہ | سیٹھ دالجی لالجی صاحب " | ۵ | میرزا خدا بخش صاحب اتالیق نواب صاحب مالیر کوٹلہ | ۵ |
| عربہ حاجی مہدی صاحب بغدادی نزیل مدراس | ۵ | سیٹھ صالح محمد حاجی اللہ رکھا " | ہے | اہلیہ مرزا صاحب موصوف | عمہ |
| سیٹھ عبدالرحمن حاجی اللہ رکھا مدراس | ۵ | مولوی سلطان محمود صاحب " | ۵ | شیخ رحمت اللہ صاحب تاجر لاہور | مالعہ |
| اہلیہ حکیم فضل الدین صاحب بھیروی | ۵ | شیخ محمد جان صاحب وزیرآبادی | ۵ | منشی کرم الٰہی صاحب ازکوہ شملہ | عما |
| خیرالدین سیکھوان قریب قادیان | عمہ | امام الدین سیکھوان قریب قادیان | عہ | نواب خان صاحب تحصیلدار جہلم | ۵ |
| جلال الدین صاحب بلانی ضلع گجرات | عمہ | عبدالعزیز صاحب پٹواری سیکھوان | عمہ | نبی بخش صاحب نمبردار بٹالہ | ۵ |
| عبدالحق صاحب کراچی والا۔ لدھیانہ | عمہ | خلیفہ نورالدین صاحب اللہ دتا جموں | ہے | محمد صدیق صاحب سیکھوان قریب قادیان | عمہ |
| مولا بخش صاحب تاجر چرم ڈنگہ ضلع گجرات | عمہ | قطب الدین صاحب کوٹلہ فقیر ضلع جہلم | عمہ | شادی خان صاحب سیالکوٹ | ۵ |
| خواجہ جمال الدین صاحب بی اے جموں | ۴ | غلام رسول صاحب [illegible] وارد جموں | عمہ | محمد الدین صاحب ٹکٹ فروش جموں | ۱۲ |
| محمد شاہ صاحب ٹھیکیدار " | عمہ | فضل کریم صاحب عطار " | عمہ | مستری عمر صاحب " | ۳ |
| منشی نبی بخش صاحب " | عمہ | اللہ دتا صاحب " | عمہ | سردار محمد خان صاحب " | ۲ |

مولوی محمد صادق صاحب جموں ۳ — مولوی محمد اکرم صاحب جموں — مفتی فضل احمد صاحب — شیخ مسیح اللہ صاحب شاہجہانپوری — [illegible] خان صاحب مہتمم انہار ملتان [illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# خط وکتابت

اس عرصہ میں جو کچھ مکرمی خواجہ غلام فرید صاحب چشتی پیر نواب صاحب بہاولپور سے اس عاجز کی خط وکتابت ہوئی محض بہ نیت فائدہ عام وہ تمام خطوط جانبین چھاپ دیئے جاتے ہیں۔ شاید کسی بندہ خدا کو اس سے فائدہ ہو۔ وَاِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ۔

## خواجہ صاحب کا وہ پہلا خط جو

ضمیمہ انجام آتھم کے ۹۳ صفحہ پر طبع ہوا

## مِن فقیر باب اللہ غلام فرید سجادہ نشین الی جناب میرزا غلام احمد صاحب قادیانی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الحمد للہ رب الارباب والصلوٰۃ علی رسولہ الشفیع یوم الحساب وعلیٰ آلہ والاصحاب والسلام علیکم وعلی من اجتہد واصاب اما بعد قد ارسلت الی الکتاب وبہ دعوت الی المباھلۃ وطالبت بالجواب وانی وان کنت عدیم الفرصۃ ولکن رأیت جزءہ من حسن الخطاب وسوق العتاب اعلم یا اعز الاحباب انی من بدو حالک واقف علی مقام تعظیمک لنیل الثواب وماجرت علی لسانی کلمۃ فی حقک الا بالتبجیل

ورعاية الآداب والآن اطلع لك بانی معترف بصلاح حالک بلا ارتیاب وموقن بانک عباد الله الصلحين وفي سعيك المشكور مثاب وقد اوتيت الفضل من الملک الوھاب ولک ان تسئل من الله تعالیٰ خیر عاقبتی وادعو لکم حسن مآب ولولا خوف الاطناب لازددت فی الخطاب والسلام علی من سلک سبیل الصواب نقط ۲۷۔ رجب ۱۳۱۴ھ من مقام چاچڑان مہر

(فقیر غلام فرید خادم الفقرا ۱۳۰۱)

**ترجمہ** تمام تعریفیں اس خدا کے لئے ہیں جو رب الارباب ہے اور درود اس رسول مقبول پر جو یوم الحساب کا شفیع ہے۔ اور نیز اس کے آل اور اصحاب پر۔ اور تم پر سلام اور ہر ایک پر جو راہ صواب میں کوشش کرنیوالا ہو۔ اس کے بعد واضح ہو کہ مجھے آپکی وہ کتاب پہنچی جس میں مباہلہ کیلئے جواب طلب کیا گیا ہے اور اگرچہ میں عدیم الفرصت تھا تاہم میں نے اس کتاب کے ایک جز کو بجز جو حسن خطاب اور طریق عتاب پر مشتمل تھی پڑھا ہے۔ سوائے ہر ایک حبیب سے عزیز تر تجھے معلوم ہو کہ میں ابتداء سے تیرے لئے تعظیم کرنیکے مقام پر کھڑا ہوں تا مجھے ثواب حاصل ہو اور کبھی میری زبان پر تعظیم اور تکریم اور رعایت آداب کے تیرے حق میں کوئی کلمہ جاری نہیں ہوا۔ اور اب میں تجھے مطلع کرتا ہوں کہ میں بلاشبہ تیرے نیک حال کا معترف ہوں اور میں یقین رکھتا ہوں کہ تو خدا کے صالح بندوں میں سے ہے اور تیری سعی عند اللہ قابل شکر ہے جس کا اجر ملیگا اور خدائے بخشندہ بادشاہ کا تیرے پر فضل ہے میرے لئے عاقبت بالخیر کی دعا کر اور میں آپ کیلئے انجام خیر و خوبی کی دعا کرتا ہوں اگر مجھے طول کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں زیادہ لکھتا۔ والسلام علیٰ من سلک سبیل الصواب۔

## اس کا جواب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

من عبد الله الاحد غلام احمد عافاه الله وايد الى الشيخ الكريم السعيد حبی فی الله غلام فرید السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اما بعد فاعلم ایها العبد الصالح قد بلغنی منک مکتوبٌ ضُمِّخَ

بعطر الاخلاص والمحبۃ وکتب بانامل الحب والالفۃ
جزاک اللہ خیر الجزاء وحفظک من کل انواع البلاء انی
وجدت ریح التقوی فی کلماتک فما اضوع ریاک وما احسن
نموذج نفحاتک واخبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی امری و
اثنیٰ علی احبابی وزمری وقال لا یصدقہ الا صالح ولا یکذبہ
الا فاسق فبشر فالک ببشارۃ المصطفی وواھاً لک من الرب
الاعلیٰ ومن تواضع للہ فقد رفع ومن استکبر فرد ودفع
وانی ما زلت مذ رئیت کتابک وانست اخلاقک و
آدابک ادعو لک فی الحضرۃ واسئل اللہ ان یتوب علیک
بانواع الرحمۃ وقد سرنی حسن صفاتک ورزانۃ حصاتک
وعلمت انک خلقت من طینۃ الحریۃ واعطیت مکارم
السجیۃ واحن الی لقائک بھوی الجنان ان کان قدر الرحمن
وقد سمعت بعض خصائص نباھتک وما ثروجاھتک من
مخلصی الحکیم المولوی نور الدین فالآن زاد مکتوبک یقیناً
علی الیقین وصار الخبر عیانا والظن برھانا فادعو اللہ سبحانہ
ان یبقی مجدک وبنیانہ ویحیط علیک رحمہ وغفرانہ
وکنت قلت للناس انک لا تلوی عذارک ولا تظھر
انکارک فابشرت بان کلمتی قد تمت وان فراستی
ما اخطأت ورغبنی خلقک فی ان افوز بمرآک واُسر
بلقیاک فارجوان تسرنی بالمکتوبات حتی تجیٔ من اللہ
وقت الملاقات والآن ارسل الیک مع مکتوبی ھذا
ضمیمۃ کتابی کما ارسلتہ الی احبابی وفیھا ذکرک
وذکر مکتوبک وارجوان تقرءھا ولو کان حرج فی بعض
خطوبک والسلام علیک وعلی اعزتک وشعوبک فقط من قادیان۔

## خواجہ صاحب کا دوسرا خط

بخدمت جناب میرزا صاحب عالی مراتب مجموعہ محاسن بیکران مستجمع اوصاف بے پایان مکرم معظم برگزیدۂ خدائے احد جناب میرزا غلام احمد صاحب متع اللہ الناس ببقائہ وسرنی بلقائہ وانعمہ بآلائہ پس از سلام مسنون الاسلام و شوق تمام و دعائے اعتلائے نام وارتقائے مقام واضح ولائح باد۔ نامۂ محبت ختامہ الفت شمامہ مشحون مہربانی ہائے تامہ معہ کتاب مرسلہ رسیدہ چہرہ کشائے مسرت تازہ و فرحت بے اندازہ گشت مخفی مباد کہ ایں فقیر از بدو حال خود بتقاضائے فطرت در عربدہا افتادن و بے ضرورت قدم در معارک مناقشات نہادن پسند ندارد چنداں کہ میتواند خود را از مداخل طوفان نزاع بے معنی برمے آرد و چوں اکثر مردم را موافقت ہوا از طلب حق باز داشتہ است و تعصب مجاری تحقیق را بخاک جہل فرا انباشتہ بران بگنہ گفتارہا نارسیدہ و غایت کارہا نادیدہ غوغائے برمے انگیزند و ہماں غبار جہالت کہ بہوائے عناد برداشتہ بسر خویش مے بیزند ورنہ ثمرہ کارہا بر نیت صحیح است و دلالت کنایات ابلغ از تصریح پوشیدہ نماند کہ دریں جزو زمان کسانے از علمائے وقت از فقیر مطالبہ جواب کردہ اند کہ ہمچو کسے را (یعنی آنصاحب را) کہ باتفاق علماء چنین و چنان ثابت شدہ است چرا نیک مرد پنداشتہ اند و از چہ رو در وے حسن ظن داشتہ چوں تحریر ایشان مملو بود از کمال جوش و ترکیب الفاظ ایشان با برق طپش ہا ہم آغوش نظر بر آنکہ مضامین شان بر علیان دلہا گواہ است بر نیت ہر کس خدائے دانا تر آگاہ و بہ ہیچ کس گمان بد بردن شیوہ اہل صفائیست و بے تحقیق کسے را منافق یا مطیع نفس دانستن روا نہ فقیر را در کار شان ہم گمان بدگراں مے نمود زیرا آنکہ اگر نیت صادق داشتہ باشند غلط شاں بمشابہ خطا فی الاجتہاد خواہد بود ورنہ گوشش محبت نیوش ہر قدر کہ از غایت کار آں مکرم ذخیرہ آگاہی انباشت دل الفت شامل زیادہ ازاں در اخلاص افزود کہ دانشت دعاست کہ از عنایت حق سببے بہتر پیدا آید و ساعتے نیکو روئے نماید کہ حجاب مباعدت جسمانی و نقاب مسافت طولانی از میان برخیزد و اگر بار سال مضمونیکہ در جلسۂ مذاہب پیش کردہ اند مسرور فرمایند منت باشد والسلام مع الاکرام فضائل و کمالات مرتبت مولوی نور الدین صاحب سلام شوق مطالعہ فرمایند و صاحبزادہ محمد سراج الحق صاحب نیز۔ الراقم فقیر غلام فرید الچشتی النظامی من مقام چاچڑاں شریف

(مہر) ۲۷ ماہ شعبان المعظم ۱۳۱۴ھ ہجریہ نبویہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

# جواب

بخدمت حضرت مخدوم و مکرم الشیخ الجلیل الشریف السعید حبی فی اللہ **غلام فرید** صاحب کان اللہ معہ و رضی عنہ و ارضاہ - السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ -

اما بعد نامہ نامی و صحیفہ گرامی افتخار نزول فرمودہ باعث گوناگون مسرت گردید و بمقتضائے آیہ کریمہ **اِنِّیْ لَاَجِدُ رِیْحَ یُوْسُفَ لَوْلَا اَنْ تُفَنِّدُوْنِ** از چندیں ہزار علماء و صلحا بوئے آشنائی از کلمات طیبات آں مخدوم بشمیدم شکر خدا کہ ایں سرزمین از ان مردان حق خالی نیست کہ در اظہار کلمۃ الحق از لوم ہیچ لائمے نمی ترسند - و نورے دارند از جناب احدیت و فراستے دارند از حضرت عزت - پس فطرت صحیحہ مطہرہ ایشاں سوئے حق ایشاں را مے کشد و در احقاق حق **روح القدس** تائید شاں مے فرماید فالحمد للہ ثم الحمد للہ کہ مصداق ایں امور آں مخدوم را یافتیم - اے برادر مکرم رجوع مشائخ وقت سوئے ایں عاجز بسیار کم است و فتنہ ہا از ہر سو پیدا ہم پیش ازیں حبی فی اللہ حاجی **منشی احمد جان** صاحب لدھیانوی کہ مولف کتاب طب روحانی نیز بودند بکمال محبت و اخلاص بدیں عاجز ارادتے پیدا کردند و بعض مریدان نا اہل ایشان چیزہا گفتند کہ بدیں مشیخت و شہرت کجا افتاد چوں اوشاں را ازاں کلمات اطلاعے شد معتقدان خود را در مجلسے جمع کردند و گفتند کہ حقیقت اینست کہ ما چیزے دیدیم کہ شما نمے بینید پس اگر از من **قطع تعلق** مے خواہید بسیار خوب است مرا خود پروائے ایں تعلق ہا نماندہ ازیں سخن شاں بعض مریدان اہل دل بگریستند و اخلاصے پیدا کردند کہ پیش ازاں نیز نمے داشتند و مرا وقت ملاقات گفتند کہ عجب کاریست کہ مرا افتادہ کہ من قصد مصمم کردہ بودم کہ اگر مرا نے گذارند من ایشاں را گذارم لیکن امر برعکس آں پدید آمدہ و قسم خوردند کہ اکنوں باں خدمتہا پیش مے آیند کہ قبل ازیں ازاں نشانے نبود ایں بزرگ مرحوم چوں بعد از مراجعت حج وفات کردند اعزہ و وابستگان خود را بار بار ہمیں نصیحت نمودند کہ بدیں عاجز تعلق ہائے ارادت داشتہ باشید و وقت عزیمت حج مرا نوشتند کہ مرا حسرتہا ست کہ من زمان شما را بسیار کمتر یافتم و عمرے گذرد ایں و آں برباد رفت و فرزندان و ہمہ مردان و زناں کہ اعزۂ شان بودند

بوصیت شان عمل کردند و خود را در سلک بیعت این عاجز کشیدند چنانچہ از روزگارے دراز فرزندان
آں بزرگ سکونت لدھیانہ را ترک کردہ اند و مع عیال خود نزد من در قادیان مے مانند۔

و شخصے دیگر **پیر صاحب العلم** است کہ برائے من خواب دیدند و در بارہ من از آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم در مجلسے عظیم شہادت دادند بسوئے من آن مکتوبے نوشتند کہ در **ضمیمہ انجام آتھم**
از نظر آں مکرم گذشتہ باشد۔

اما ہنوز جماعت این عاجز بداں تعداد نرسیدہ کہ بر من از خدائے من عدد آں مکشوف
گردیدہ بود میدانم کہ تا اکنوں جماعت من از **ہشت ہزار** دو سہ کم یا زیادہ خواہد بود۔

اے مخدوم و مکرم این سلسلہ سلسلۂ خدا است و بنائیست از دست قادرے
کہ ہمیشہ کار ہائے عجائب مے نماید و از کاروبار خود پرسیدہ نمے شود کہ چرا چنیں کردی
مالک است ہر چہ خواہد مے کند از خوف او آسمان و زمین مے جنبد و از ہیبت او ملائک می
لرزند و مرا او در **الہام** خود **آدم** نام نہادہ و گفت **اَرَدْتُ اَنْ اَسْتَخْلِفَ**
**فَخَلَقْتُ اٰدَمَ** چرا کہ مے دانست کہ من نیز مورد اعتراض **اَتَجْعَلُ فِیْہَا مَنْ**
**یُفْسِدُ فِیْہَا** خواہم گردید پس ہر کہ مرا مے پذیرد **فرشتہ** است نہ انسان و ہر کہ سر
مے پیچد **ابلیس** است نہ آدمی این **قول خدا** گفتہ نہ من **فطوبیٰ للذین**
**احبونی وما عادونی وصافونی وما اذونی وقبلونی وما ردونی**
اولئک علیہم صلوات اللّٰہ واولئک ہم المہتدون و آنچہ آں مخدوم نقل **مضمون جلسہ**
**مذاہب** طلب کردہ بودند پس سبب توقف این شد کہ من منتظر بودم کہ جزوے از مضمون
مطبوع نزدم رسد تا بخدمت بفرستم چنانچہ امروز یک حصۂ ازاں رسید۔ کہ
بخدمت روانہ مے کنم و ہم چنیں آئندہ نیز بطور یکجا وقتاً فوقتاً مے رسد انشاء اللہ تعالیٰ
بخدمت روانہ خواہم کرد و **قبولیت این مضمون** ازیں ظاہر است کہ اخبار ہائے سرکاری
کہ ہیچ خبرے سرکارے ندارند و صرف آں اخبار را نویسند کہ عظمتے داشتہ باشند **تعریف** آں مضمون
بنحوے کردہ اند کہ تا حد **اعجاز** رسانیدہ اند چنانچہ **سول ملٹری** مے نویسد کہ چوں این مضمون
خواندہ شد بر ہمہ مردم عالم محویت طاری بود و بالاتفاق نوشتند کہ بر ہمہ **مضامین** ہمیں غالب
آمد بلکہ نوشتند کہ دیگر مضامینے بہ نسبت آں چیزے نہ بودند پس این فضل خدا است کہ پیش ازیں

واقعہ از الہام وکلام خود مرا اطلاعے نیز داد ومن نیز پیش از وقت آں اعلام الٰہی را بذریعہ اشتہار مشتہر کردم پس عظمت ایں واقعہ نورٌ علیٰ نور شد فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذَالِکَ

دآنچہ آں مکرم درباره شکوه وشکایت علماء ارقام فرموده بودند دریں باب چہ گویم وچہ نویسم **مقدمہ من وایشاں برآسمان است** پس اگر من کاذبم ودر علم حضرت باری عزاسمہ مفتری ودعویٰ من کذبے وخیانتے ودجلے است درین صورت از خدا دشمن ترے درحق من کسے نیست وجلد ترمرا از بیخ خواہد برکند وجماعت مرا متفرق خواہد ساخت زیر آنکہ او مفتری را ہرگز بحالت امن نمے گذارد لیکن اگر من ازو واز طرف او ہستم وبحکم او آمدم وہیچ خیانتے درکاروبار خود ندارم پس شک نیست کہ او ز انساں تائید من خواہد کرد کہ از قدیم در تائید صادقان سُنّت او رفتہ است واز لعنت ایں مردم نمے ترسم لعنت آں ست کہ از آسمان ببارد وچوں از آسمان لعنت نیست پس لعنت خلق امریست کہ ہیچ راستبازے ازاں محفوظ نماندہ لیکن برائے آں مخدوم بحضرت عزت دعا میکنم کہ محض از سعادت فطرت خود ذبّ مخالفان ایں عاجز کرده اند پس اے عزیز خدا با تو باشد وعاقبت تو محمود باد۔ جزاک اللہ خیر الجزاء وَاَحْسَنَ اِلَیْکَ فِی الدُّنْیَا وَالْعُقْبٰی وَکَانَ مَعَکَ اَیْنَمَا کُنْتَ وَ ادخلک اللہ فی عبادہ المحبوبین۔ آمین۔

## مثنوی

اے فرید وقت در صدق وصفا … باتو باد آں روکہ نام او خدا

بر تو بارد رحمت یار ازل … در تو تا بد نور دلدار ازل

از تو جانِ من خوش ست اے خوشخصال … دیدہ ام مردے دریں قحط الرجال

در حقیقت مردم معنی کم اند … گو ہمہ از روئے صورت مردم اند

اے مرا روئے محبت سوئے تو … بوئے اُنس آمد مرا از کوئے تو

کس ازیں مردم بما روئے نہ کرد … ایں نصیبت بود اے فرخندہ مرد

ہر زماں با لعنتے یادم کنند … خستہ دل از جور و بیدادم کنند

کس بچشم یار صدیقے نشد
تا بچشم غیر زندیقے نشد

کافرم گفتند و دجال لعین
بهر قتلم هر لئیمے در کمین

بنگر ایں بازی کناں راچوں جهند
از حسد بر جان خود بازی کنند

مومنے را کافرے دادن قرار
کار جاں بازیست نزد هوشیار

زانکه تکفیرے که از ناحق بود
واپس آید بر سر اهلش فتد

سفلهٔ کو غرق در کفر نهاں
هرزه نالد بهر کفر دیگراں

گر خبر زاں کفر باطن داشتے
خویشتن را بدترے انگاشتے

تا مرا از قوم خود ببریده اند
بهر تکفیرم چها کوشیده اند

افترا ها پیش هر کس برده اند
و از خیانتها سخن پرورده اند

تا مگر لغزد کسے زاں افترا
ساده لوحے کافرے انگارد مرا

در ره ما فتنه ها انگیختند
با نصارے رائے خود آمیختند

کافرم خواندند از جهل و عناد
ایں چنیں کورے بدنیا کس مباد

بخل و نادانی تعصب ها فزود
کیں بجوشید و دو چشم شاں ربود

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفٰے ما را امام و مقتدا

اندریں دیں آمده از مادریم
هم بریں از دار دنیا بگذریم

آں کتاب حق که قرآں نام اوست
بادهٔ عرفان ما از جام اوست

آں رسولے کش محمد هست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مهر او با شیر شد اندر بدن
جاں شد و با جان بدر خواهد شدن

هست او خیر الرسل خیر الانام
هر نبوت را برو شد اختتام

ما ازو نوشیم هر آبے که هست
زو شده سیراب سیرابے که هست

آنچه ما را وحی و ایمائے بود
آں نه از خود از همان جائے بود

ما ازو یابیم هر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست
هر چه زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک و از خبر هائے معاد
هر چه گفت آں مرسل رب العباد

این ہمہ از حضرت احدیت است — منکران مستحق لعنت است
معجزات انبیاء و سابقین — آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
یک قسم دوری از آن فرقِ کتاب — نزد ما کفر است خسران و تباب
تا نہ باشد طالبِ پاک اندرون — تا نہ جوشد عشقِ یارِ بیچگون
این نہ من قرآن ہمین فرمودہ است — اندرو شرطِ تطہر بودہ است
نور را داند کسے کو نور شد — واز حجابِ سرکشی ہا دور شد
بیخبر از رازہائے این کلام — ہرزہ گویان ناقصان و ناتمام
مردہ اند و فہمِ شان مردار ہم — بے نصیب از عشق و از دلدار ہم
نورِ فرقان مے کشد سوئے خدا — مے توان دیدن از و روئے خدا
روئے من از نورِ روئے او بتافت — یافت از فیضش دلِ من ہرچہ یافت
ہمچنین عشقم بروئے مصطفیٰ — دل پرد چون مرغ سوئے مصطفیٰ
معجزات او ہمہ حق اند و راست — منکران موردِ لعنِ خدا است
بر ہمہ از جان و دل ایمانِ ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یک دو نان را بمغزش راہ نیست — ہر دلے از سرِّ آن آگاہ نیست
رازِ قرآن را کجا فہمد کسے — بہرِ نورے نور مے باید بسے
گر بقرآن ہر کسے را راہ بود — پس چرا شرطِ تطہر را فزود (لا یمسّہ الا المطہرون)
این ہمہ کوران کہ تکفیرم کنند — بے گمان از نورِ قرآن غافل اند
در کفِ شان استخوانے مغز نیست — در سرِ شان عقل و اندیشہ نیست
الغرض فرقان مدارِ دینِ ماست — او انیسِ خاطرِ غمگینِ ماست
ما چہ سان بندیم زان دلبر نظر — ہمچو روئے او کجا روئے دگر
چون دو چشمم کس ندید او جمال — جانِ من قربانِ آن شمس الکمال
تا مراد اند از حسنش خبر — شد دلم از عشقِ او زیر و زبر

حسن کمے بینم رخِ آن دلبرے — جان فشانم گر دہد دل دیگرے
ساقیِ من ہست آن جان پرورے — ہر زمان مستم کند از ساغرے

محو روئے او شدست این بندۂ من — بوئے او آید ز بام و کوئے من
جانِ من از جانِ او یابد غذا — از گریبانم عیان شد آن ذکا
فارغ افتادم بد از عز و جاہ — دل ز کف و از فرق افتادہ کلاہ
سر نتابد زان سرِ من چون منے — لعنتِ حق بر گمانِ دشمنے
تیغ گر بارد بکوئے آن نگار — آن منم کاول کند جان را نثار
کافرم گفتند دجال و لعین — من نہ دانم این چہ ایمان ست دین
کارِ ایشان ہر زمانے افترا است — یارِ ایشان ہر دمے حرص و ہوا است
صحتِ نیت چہ باشد در دلے — برگِ صدق او فتد چون بلبلے
لیکن این بے باکی و ترکِ حیا — افترا بر افترا بر افترا
ہر کہ او ہر دم پرستارِ ہوا — من چسان دانم کہ ترسد از خدا
اتباعِ نفس اعراض از خدا — بس ہمین باشد نشانِ اشقیا
بسکہ من در عشقِ او ہستم نہان — من ہمانم من ہمانم من ہمان
احمد اندر جانِ احمد شد پدید — اسمِ من گردید آن اسمِ وحید
بر من این بہتان کہ من زان شان — تافتم سر این چہ کذبِ فاسقان
آن منم کاندر رہِ آن سرورے — در میانِ خاک و خون بینی سرے
گر ہمین کفر است نزد کین ورے — خوش نصیبے آن کہ چون من کافرے
این طبیعتہائے شان چون گمہاست — در سرِ شان گر دلے بودے کجاست
دل پر از خبث است و باطن پر شر — صحتِ نیت از ایشان دور تر
بر خبر از تمانے بند دمیان — ترسد از دانائے اسرارِ نہان
این نہ کارِ مومنان و اتقیاست — این نہ خوئے بندگانِ با صفاست
خویشتن را نیک اندیشیدہ اند — ہائے این مردم چہ بد فہمیدہ اند
ہر کہ زین سان خبث در جانش بود — کافرم گر بوئے ایمانش بود

من برہ مردم بخواندم آں کتاب
کاں نمی بخشد او از رہ یاب

لیکن ایشاں را بحق روئے نبود
پیش ایشاں گر گرے گریہ مشے چہ سود

اندریں دل خوب گفت آں شاہ دین
کافراں را بر دل چوں مومنین

دانش دیں نیز لاف است و گزاف
پشت بنمودند وقت ہر مصاف

کبر شاں چوں تا کمال خود رسید
غیرت حق پردہ ہائے شاں درید

تن ہمے لرزد دل و جاں نیز ہم
چوں خیال تہمائے ایشاں بگرم

لیکن آں امرے کہ ہست از آسماں
چوں زوال آید بروز حاسداں

ہر کہ او زد بکار و بار حق
او ستادہ از پئے پیکار حق

صادقے دارد پناہ آں یگاں
دست حق در آستین او نہاں

اے بسا نفسے کہ ہمچو ملعم است
کار او از دست موسیٰ برہم است

آسماں از بہر من بارد نشاں
ہم زمیں الوقت گوید ہر زباں

ہم خبر دادیش کز مردم زلال سول
کو صدق از فضل حق یک نظ

کافرم گفتند و رو ہا تافتند
آں یقیں گو یادم بشگافت

برزباں قرآں گر درسینہ ہا
حب دنیا ہست و کبر و کینہ

جاہلانے غافل از تازی زباں
ہم ز قرآں ہم ز اسرار نہا

دشمنان دیں چو شمر نابکار
دریخ زین العابدین بیمار و زا

مکر ہا بسیار گرزند و کنند
تا انجام کار ما برہم زنت

من چہ چیزم جنگ شاں با آں خداست
گر زود بستیش ایں با من و ایں نا

فانی ایم و تیر ما تیر حق است
صید ما در اصل نخچیر حق است

ہر کہ با دست خدا پیچید زکیں
رنج خود کند چو شیطان اخیر

آمدم بر وقت چوں ابر بہار
با من آمد صد نشان لطف

ایں دو شاہد بہر من استادہ اند
باز در من ناقصاں افتادہ اند

ہائے ایں مردم عجب کور و کر اند
صد نشاں بینند غافل بگذرند

ایں چنیں اینان چرا بالا پرند
یا مگر زاں ذات ہمچوں منکر اند

او چو بر کس مہربانی میکند
از زمینی آسمانی میکند

من نہ از خود ادعائے کردہ ام
امر حق شد آنچہ را کردہ ام

آں خدا کایں عاجزے را چیدہ است
رحمتش در کوئے ما بارید است

سیل عشق دلبرے پُر زور بود
غالب آمد رخت ما را در ربود

بہر من شد ہستی طور خدا
چوں خودی رفت آمد آں نور خدا

در دو عالم مثل او شئے کجاست
جز سر کویش دگر کوئے کجاست

خلق و عالم جملہ در شور و شر اند
عاشقانش در جہان دیگر اند

راہ حق بر صادقاں آساں تر است
ہر کہ جوید دامنش آید بدست

صادقاں را مے شناسد چشم یار
کینہ و مکر ایں جا نے آید بکار

صدق ورزی در جناب کبریا
آخرش مے یابد از مومن وفا

صدق را زاں ہمیں باشد نشاں
کز پئے جاناں بکف دارند جاں

عزتش بخشند و فضل و لطف و جود
مہر و ماہ را پیشش آید در سجود

کار حق است ایں نہ از مکر بشر
دشمن ایں دشمن آں داد گر

مرہم دجانان پس از دردے رسید
گم شدم آخر رخے آمد پدید

من نہ دارم مایہ کردار ہا
عشق چوں فہمید خود شد کار ہا

رو بدو کردم کہ رو آں روئے اوست
ہر دل پُر خندہ ہا سوئے اوست

آں کساں کز کوچہ او غافل اند
از سگان کوچہ ہا ہم کمتر اند

آں جہاں چوں اندر کس ناپدید
از جہاں آں کور در بدبختی چہ دید

ہر کہ جوید وصلش از صدق و صفا
راہ و ہندش سوئے آں رب السما

صدق مے باید برائے وصل دوست
ہر کہ بے صدقش بجوید حمق اوست

صد درے مسدود بکشاید بصدق
یار رفتہ باز مے آید بصدق

دوختہ در صورت دلبر نظر
واز ثنائے دوست مردم بیخبر

…چی با ملہا بستہ اند — رستہ آں دلہا کہ بہرش خستہ اند
…لم دا عالم بجے دارد براہ — بت پرستی ہا کند شام و پگاہ
…ربا دارد بباطن ہا نظر — ہاں مشو نازاں تو با فخر دگر
…دگی در مردان عجز و بکاست — ہر کہ افتادست و آخر بخاست
ہر کہ ترکِ خود نشد یابد خدا — چیست وصل از نفس خود گشتن جدا
…ناں بلائے وزد بر جانِ ما — کور باید ذرۂ امکانِ ما
تا نہ قربانِ خدائے خود شویم — تا نہ محو آشنائے خود شویم
تا نہ بر ما مرگ آید صد ہزار — کے حیاتِ تازہ بینیم از نگار
…نصیبے نکرد و قمش شد بباد — یار آزردہ دلِ اغیار شاد
…نا شد عشق و سودا در جنوں — جلوہ نہ نماید نگار بیچگوں
…ں رہے کو عاقلاں بگزیدہ اند — از تکلف ہائے حق پوشیدہ اند
…گر بادیدار او رہ تافتیم — از رہ عشق و فنایش یافتیم
…دریں راہ درد بر سیا نیست — جاں بخواہد از تنش شوا نیست
…نگاہے ایں گدا را شاہ کرد — قصہا ئے راہ ما کوتاہ کرد

از سخنہا کے شود ایں کار و بار — صادق مے باید کہ تا آید نگار
گر بعلم خشک کارِ دیں بدے — ہر فقیہے راز دارِ دیں بدے
ہست آں عالی جنابے بس بلند — بہر وصلش شو ہا باید فگند
تا نہ کارِ دردِ کس تا جاں رسد — کے فغانش تا درِ جاناں رسد
لیک ترکِ نفس کے آساں بود — مردن از خود شدن یکساں بود
کے دریں گرد و غبارے ساختہ — میتواں دیدن آں رخ آراستہ
تا نہ باشیم از وجودِ خود بروں — تا نہ گردد پُر ز مہرش اندروں
تا نہ ریزد ہر پر و بالے کہ ہست — مرغ ایں رہ را پریدن مشکل است
از خردمنداں مرا انکار نیست — لیکن ایں رہ راہِ وصلِ یار نیست
چوں نہاں است آں عزیزِ محترم — ہر کسے راہے گزیند لاجرم
پردہ ہا بر پردہ ہا افراختہ — مطلبے نزدیک دور انداختہ
ترکِ خود کردیم بہرِ آں خدا — از فنائے ما پدید آید بقا
گر نہ او خواہے مرا از فضل و جود — صد فضولی کردمے بیسود بود
راہِ خود بر من کشود آں دلستاں — دانش انساں کہ گل را باغباں

## ہر کہ در عہدم ز من ماند جدا — مے کُند بر نفسِ خود جور و جفا

…ز نورِ وصلتاں شد سینہ ام — شد زدودے صیقل آئینہ ام
…کہ جانم شد نہاں دریایِ من — بوئے یار آمد ازیں گلزارِ من
احمدِ آخر زماں نامِ من است — آخریں جامے ہمیں جامِ من است
ہر کہ را یارے نہاں شد از نظر — از خبر دارے ہمیں پرسد خبر
…ی دود ہر سو ہمے دیوانہ وار — تا مگر آید نظر آں روئے یار
عاشقاں را صبر و آرامے کجا — توبہ از روئے دلارامے کجا
…ز فقش گر اتفاقے اوفتد — در تن و جانش فراقے اوفتد
…ز چوں بیند جاں و روئے او — میدود چوں دیوانہ سوئے او

پیکرم شد پیکرِ یارِ ازل — کارِ من شد کارِ دلدارِ ازل
نورِ حق دادیم زیرِ چادرے — از گریبانم بر آمد دلبرے
طالبِ راہِ خدا را مژدہ باد — کش خدا بنمود ایں وقتِ مراد
ہر کہ جویانِ نگارے مے بود — کے بیک جا تش قرارے مے بود
ہر کہ عشقِ دلبری در جانِ اوست — دل ز دستش اوفتد از ہجرِ دوست
ہر کرا عشقِ رخِ یارے بود — روز و شب با آں خوش کارے بود
یک نفس نے زندگی بے روئے یار — میکند بر روئے پریشاں روزگار
میزند در دامنش دست از جنوں — گر ز فرقت شد دلم اے یار خوں

اینچنیں صدق ار بود اندر دلے
تا فتن رواز خورِ تاباں کرمن
عالمے راکورو کردست ایں خیال
آں خردمندے کہ جوید کوئے یار

گل بجوید حاکش چوں بلبلے
خود برآرم روشنی از خویشتن
سرنگوں افگند در چاہِ ضلال
آبرو ریزد زبہرِ روئے یار
بے عنایاتِ خدا کارست خام

گر توافتی از صد درد و نفیر
ایں ہمیں آثار ناکامی بود
سوئے آبے تشنہ را باید شتافت
خاک گردد تا ہوا برباید ش
پختہ داند ایں سخن را والسلام

کس ہمے خیزد کہ گردد دستگیر
بیخ شقوت نخوت و خامی بود
ہر کہ جست از صدق دل آخر یافت
گم شود تا کس رہے بنمایدش

باایں ہمہ کہ از خامہ ایں عاجز بیروں آمد از حال است نہ از قال و از جوشیدن است نہ از تکلفات کوشیدن اکنوں آں بہ کہ تخفیف تصدیع کنم آنچہ در دل ماست خدا در دل شما الہام کند و دل را بدل راہ دہد از مکرمی اخویم مولوی حکیم نور الدین و صاحبزادہ محمد سراج الحق جمالی السلام علیکم مو یو لضا بذکر خیر آں مکرم اکثر رطب اللسان می مانند عجب کہ اوشاں در اندک صحبتے دلی محبت و اخلاص باں مکرم چند بار ایں خارق امر از اں مخدوم ذکر کردہ اند کہ مرا یک درود شریف برائے خواندن ارشاد فرمودند کہ ازیں زیارت حضرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم خواہد شد چنانچہ ہماں شب مشرف بزیارت شدم۔ والسلام۔ الراقم خاکسار **غلام احمد** از قادیان ٭

## خواجہ صاحب کا تیسرا خط

بخدمت جناب معانی آگاہ معارف پناہ حقائق نگاہ شریعت انتباہ المستظہر باللہ المعرض عما سواہ المؤید من اللہ الصمد جناب مرزا **غلام احمد** صاحب مکارم لاتعد سلمہ الاحد۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ جوش اشتیاق ہمچوں مکارم اخلاق آں سلالۃ النفس و آفاق از حد بیروں ست و محبت باں **مجاہد فی سبیل اللہ** روز افزوں منت جواد بی منت کہ اوقات ایں فقیر را بجنایت بے غایت۔ بر مجاری عافیت ظاہر و باطن جاری فرمود۔ و تائید آں مرضیۃ الشمائل محمودۃ الخصائل از جناب عزت خطابش مسئول و مقصود۔ سلک لآلی آبدار محبت و وداد و عقد جواہر تابدار صداقت و اتحاد یعنی نامۂ اخلاص ختامہ مملو بمواد خلوص و صفا و محشو بذخائر خلت و اصطفا ورود کرم آمود نمودہ مسرور نا محصور فرمود فقیر از الفاظ الفت آمیز و معانی انبساط خیز و معارف حیرت انگیز آں غواص بحار معالم ذخیرہ انشطاط قلب فراہم نمود۔ و ورود **مضمون جلسۃ المذاہب** مرسلہ آں صاحب کہ باوجود آذوقہ حقائق گرانبہا جدت اور اشتمل بود۔ دل از مستمعان در ربود۔ ہموارہ بایں مجاہدات رفیع الغایات بعنایات غیبیہ و تفضلات لاریبیہ مؤید و مکرم باشد و فقیر را مستخبر حالات مسرت سمات دانستہ بارسال فضائل رسائل و ارقام کرائم رقائم مبتہج مے فرمودہ باشند۔ ۱۴ر شوال المکرم ۱۳۱۴ھ ہجریہ قدسیہ۔

**الراقم فقیر غلام فرید الچشتی النظامی سجادہ نشین از چاچڑان شریف**

مُہر: فقیر غلام فرید خادم الفقرا

مطبع ضیاء الاسلام قادیان ۱۹ر شوال ۱۳۱۴ھ

# نئی مطبوعات

## ملفوظات حضرت مسیح موعود جلد اوّل

اس میں حضور انور کے ملفوظات سلسلہ کے مختلف اخبارات سے جمع کئے گئے ہیں۔ جو پڑھنے ہی سے تعلق رکھتے ہیں۔ امید ہے۔ کہ دوست اس در بے بہا کو شوق کے ہاتھوں خریدینگے۔ پڑھینگے۔ اور زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائینگے۔ عام اشاعت کی خاطر قیمت بھی برائے نام رکھی ہے۔ یعنی کاغذ اچھا لکھائی عمدہ چھپائی اعلےٰ۔ ٹائٹل دیدہ زیب سائز بڑا حجم ۴۶۰ صفحہ مگر باوجود ان خوبیوں کے قیمت قسم دوم کی صرف ۱۲ر مجلد ۱۴ر قیمت قسم اول عہ مجلد عہ ر۶

## ذکر حبیب

یہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی نہایت ہی لطیف تالیف ہے۔ اس میں آپنے اپنے محبوب آقا کے چشمدید حالات رقم فرمائے ہیں۔ یہی نہیں۔ بلکہ حضور کے بعض نادر خطوط مقولے تقریریں اور نصائح بھی جمع کی ہیں اور مختلف سواریوں مکانوں اور کمروں و منبر کے فوٹو بھی دیئے ہیں۔ جو حضور کے استعمال میں آیا کرتے تھے۔ جو دوست ذکر حبیب پڑھکر وصل حبیب کا لطف لینا چاہتے ہیں۔ وہ اسے ضرور پڑھیں اور حظ اٹھائیں۔

سائز بڑا۔ حجم تقریباً ساڑھے چار سو صفحہ کاغذ لکھائی۔ چھپائی عمدہ قیمت قسم دوم ۱۲ر مجلد عہ ر قیمت قسم اول عہ ر مجلد عہ ر۶

## تحقیق جدید متعلق قبر مسیح

یہ بھی حضرت مفتی صاحب قبلہ کی محققانہ و عالمانہ تصنیف ہے۔ جو کہ آپ نے کئی سال کی محنت تلاش اور تحقیق کے بعد لکھی ہے۔ اس میں حضرت مسیح ناصری آپ کی والدہ اور حواریوں کا ہندوستان میں آنا۔ کشمیریوں کا بنی اسرائیل ہونا۔ کشمیری زبان اور عبرانی کا تطابق پرانی عمارتوں۔ کتبوں۔ دستاویزوں اور قدیم تصانیف سے ثابت کیا ہے۔ اس میں جابجا فوٹو بھی لگائے گئے ہیں۔ جس نے کتاب کو اور بھی چار چاند لگا دیئے ہیں۔ کاغذ اعلےٰ لکھائی ستھری طباعت دیدہ زیب ۱۵ فوٹو۔ سائز موزوں۔ حجم ۱۸۰ صفحہ مگر قیمت صرف قسم دوم ۶ر مجلد ۸ر قسم اول ۸ر مجلد ۱۰ر

**نوٹ:۔** ان کے علاوہ سلسلہ احمدیہ کی تائید اور اسلام کی تصدیق میں ہمارے پاس کتابیں بکفایت ملتی ہیں۔ ضرورتمند فہرست کتب طلب کرکے حسب ضرورت منگوا سکتے ہیں۔

خاکسار ملک فضل حسین مینیجر بکڈپو تالیف واشاعت قادیان

پبلشر
ملک فضل حسین
مینجر بک ڈپو تالیف واشاعت قادیان نے
اللہ بخش سٹیم پریس قادیان میں باہتمام چوہدری اللہ بخش پرنٹر
چھپوا کر قادیان سے
شائع کیا